







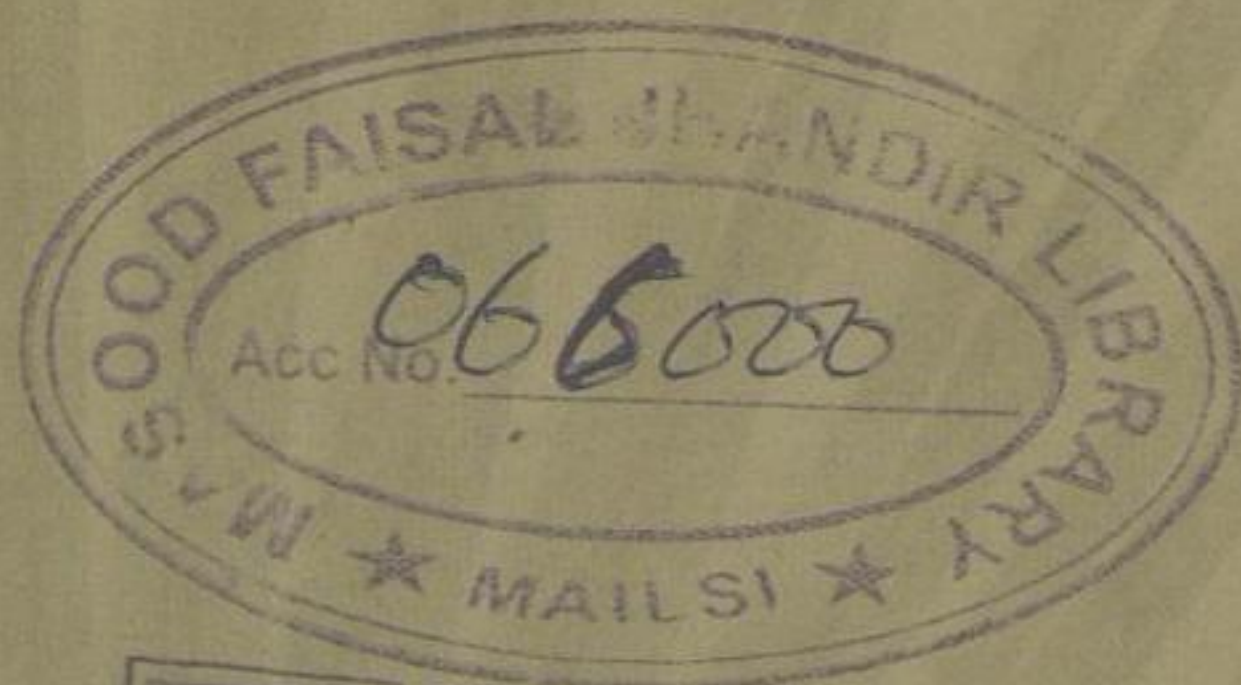


(۱۵)  
حصہ پانزدہم

# مہاراجہ

شیخ غلام علی اینڈ سنز پوسٹ بکس ۵۲۸ لاہور





TECHNICAL SUPPORT BY  
**CHUGHTAI**  
PUBLIC LIBRARY

Mohammed Faisal Handir Library



اَحْمَدُ حَقِيقٌ مَحْفُوظٌ

مَنْ يَرِدَ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهَهُ فِي الدِّينِ  
المحمدی کتاب مستطاب گلدستہ رحمت جامع خیر برکت سبیل نجات دوی  
مسائل جزیئہ اگر اہ حجر غصب شفیعہ تقسیم مزارعت معاملہ فرج قربانی عقیقہ

# بہارِ شریعت

حصہ پانزدہم

مُصَنَّفُهُ

جناب مولانا مولوی حکیم ابوالعلا محمد امجد علی صاحب  
اعظمی رضوی سنی حنفی و تادری برکاتی دامت فیوضہم

ناشر

شیخ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز

لاہور — حیدرآباد — کراچی



## فہرست مضامین بہار شریعت حصہ پانزدہم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	اکراہ میں روزہ توڑنے سے قضا واجب ہے کفار	۱۷	اکراہ کا بیان
۲۱	نہیں	۱۸	اکراہ کی تعریف
۲۲	غیر اکراہ میں کفر کی اجازت نہیں	"	اس کی شرائط اور قسمیں
"	مسلم یا ذمی کے مال تلف پر اکراہ	"	اکراہ کے احکام
"	کسی کو قتل کرنے یا اس کا عضو کاٹنے پر مجبور کیا گیا	۱۹	بیع شراہ اجارہ اقرار اکراہ کی وجہ سے کئے تو بیع کا اختیار ہے
"	اپنا عضو کاٹنے پر مجبور کیا گیا	"	ود ایک کوڑا مارنا ضرب شدید نہیں مگر بعض صورتوں میں مال قلیل و کثیر کا اکراہ میں فرق
"	اپنے کو تلوار سے قتل کر دینے میں بری طرح تجھے قتل کروں گا	"	مکرہ کی بیع نافذ ہے مگر لازم نہیں اور مہر میں اکراہ ہوا تو ہوا ہی نہیں
"	زنا یا بواہت پر اکراہ	۲۰	اکراہ کے ساتھ شہن پر قبضہ کیا تو واپس کر سکتا ہے
۲۳	طلاق دینے پر زوجہ نے اکراہ کیا یا کسی اور نے	"	جو بیع اکراہ سے ہوئی اس میں اور دیگر بیوع فاسدہ میں فرق
"	مہر رض نے عورت کو طلاق پر مجبور کیا	"	بیع ہلاک ہو گئی تو بائع قیمت لے گا
"	عورت کو مجبور کیا کہ ایک ہزار کے عوض طلاق قبول کرے	"	بادشاہ کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اسی طرح بعض شہروں کا شراب پینے یا خون یا مردار گوشت یا سوڑا گوشت کھانے پر اکراہ
"	دس ہزار کے عوض نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا	"	کفر کرنے پر اکراہ
"	ایک ہزار کے عوض خلع کرنے پر مجبور کیا گیا اور عورت کا مہر اٹھ ہے	۲۱	کفر نہیں کیا اور قتل کیا گیا تو اب پائے گا اسی طرح نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا گیا
۲۴	اکراہ کے ساتھ کیا چیزیں صحیح ہے اس کا مطلب	"	مسافر یا مریض روزہ نہ رکھنے یا توڑنے پر مجبور کیا گیا توڑ دے
"	تہا یا قہم کے کفارہ پر مجبور کیا گیا	"	
"	اکراہ کے ساتھ اسلام صحیح ہے اس کا مطلب	"	
"	اکراہ کے ساتھ دین معاف کرایا کنفیل کو بری کرایا	"	
"	شفعہ سے روکا	"	
"	جوری یا قتل عمد کا زبردستی اقرار کرایا	"	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۸	نعل میں حجر نہیں ہوتا	۲۵	شوہر نے عورت سے دھمکی دیکر مہر معاف کرایا یا مہرہ کرایا
۲۹	نابالغ کو قرض دینا یا اس کے پاس مانت رکھنا یا بیع کرنا اگر بغیر اجازت ولی ہو تو ہلاک ہونے پر تادان نہیں	۲۶	ایک شخص کے لیے مہر کرنے کی دھمکی اُس نے دو شخصوں کو مہر کیا
۳۰	آزاد عاقل بالغ پر حجر ہوتا ہے یا نہیں	۲۷	کھانا کھانے پر اکراہ
۳۱	سفید کے کن تصرفات میں حجر ہو سکتا ہے	۲۸	ہزار قیدی چھوڑنے کے لیے لونڈی زنا کے لیے مانگتا ہے دینا جائز نہیں
۳۲	نابالغ جب بالغ ہو تو اُس کے اموال کب اُس کو دیئے جائیں	۲۹	چوروں نے مال بتانے کو کہا اُس نے نہیں بتایا اور قتل ہو گیا
۳۳	مال دینے کے بعد چال چلن خراب ہو گئے	۳۰	مرد عورت نے اتفاق کیا کہ بظاہر ایک ہزار پر طلاق دیں گے
۳۴	جس پر بکثرت دین میں دائیں کی درخواست پر قاضی اے مجبور کر دے گا	۳۱	حجر کا بیان
۳۵	مفسد نے چیر خریدی تو اس چیر کا حق دار تنہا بالغ ہے یا نہیں	۳۲	حجر کی تعریف اور یہ کہ اُس کے اباب کیا ہیں
۳۶	دین کس مال سے ادا کیا جائے	۳۳	طبيب جابل جس کو علاج میں مہارت نہ ہو اس کو علاج کرنے سے روک دیا جائے اسی طرح جابل مفتی کو فتویٰ دینے سے روکا جائے
۳۷	بلوغ کا بیان	۳۴	آج کل کے مولویوں کو خیر خواہانہ نصیحت
۳۸	رہ کے اور لڑکی کے بلوغ کی کیا کیا صورت ہے	۳۵	جنون حجر کے لیے سبب ہے اور معقوہ تمیز دار بچہ کے حکم میں ہے
۳۹	جب بالغ ہونا مسلم ہو چکا تو اپنے کو نابالغ نہیں کہہ سکتے	۳۶	مجنون اور نابالغ نہ طلاق دے سکتے ہیں نہ اقرار کر سکتے ہیں
۴۰	لڑکے کی عمر بارہ سال کی ہو اور اس کی عورت کو حمل ہو تو بچہ ثابت النسب مانا جائے گا	۳۷	غلام طلاق بھی دے سکتا ہے اور اقرار بھی کر سکتا ہے
۴۱	ماذون کا بیان	۳۸	نابالغ کا وہ عقد جس میں نفع و ضرر دونوں ہوتے ہیں اجازت ولی پر موقوف ہے
۴۲	نابالغ کے تصرفات تین قسم کے ہیں اور ان کے احکام	۳۹	
۴۳	نابالغ کی بیع اجازت پر موقوف ہے مگر جبکہ ماذون ہو	۴۰	
۴۴	نابالغ کا ولی کون ہے	۴۱	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸	ذوات الیقیم اور ذوات الامثال کی قدر تفصیل	۳۲	دلی کا خاموش رہنا بھی اذن ہے
"	غاصب کتنا ہے کہ چیز ہلاک ہو گئی تو قید کریں جب تک اس کا سچا ہونا ظاہر نہ ہو	"	دلی نہ ہو یا اجازت نہ دے تو قاضی اجازت دیکتا ہے
"	غاصب کتنا ہے میں نے چیز واپس کر دی مالک کے یہاں ہلاک ہوئی	"	نابالغ یا مستودہ کے بعض اقرار صحیح ہیں
۳۹	جائداد غیر منقولہ چھین لی اس کا کیا حکم ہے	۳۳	مسلمان کا دلی کافر نہیں ہو سکتا
"	زمین غصب کر کے اس میں کاشت کی جائداد موقوفہ اور نابالغ کی زمین غصب کی اس کا کیا حکم ہے	"	بچہ پر دھڑی کیا تو انکار کی صورت میں اس پر حلف ہے
"	چیز میں نقصان کی چار صورتیں ہیں	"	<b>غضب کا بیان</b>
"	مغضوب چیز کی اجرت حاصل کی	"	غضب کے متعلق احادیث
"	مغضوب یا وادیت کو بیچ کر نفع حاصل کیا اس کے احکام	۳۵	غضب کی تعریف
۴۰	مغضوب چیز میں تغیر	"	بعض صورتوں میں اگرچہ غضب نہیں مگر اس کا حکم پایا جاتا ہے یعنی ضمان لازم ہے
"	ایسی تبدیلی کی کہ دوسری چیز ہو گئی یا دوسری چیز میں ملا دی کہ تیز نہ ہو سکے یا دشوار ہو	۳۶	مٹی کا ڈھیل یا ایک قطرہ پانی بغیر اجازت لینا جائز نہیں
"	روپیہ غصب کر کے گلا دیا	"	چوری کی صورت کو غضب نہیں کہیں گے
"	غاصب واپس کرنا چاہتا ہے مگر مالک پڑیں چلا گیا ہے کیا کرے بغیر تاوان میٹے چیز کو کام میں لانا حرام ہے	"	دوسرے کے جانور پر بوجھ لادنا جائز ہے
"	بکری کو ذبح کر کے گوشت پکا لیا گیہوں کا آٹا پسوایا	"	غضب کا حکم
"	لوہے کی تلوار چھری بنالی تانبے کے برتن بنالیے	"	غاصب کے ضمان لے یا قاتل الغائب اختیار ہے
"	اس کا کیا حکم ہے	"	شے موقوف غضب کر لی اور اس کی قیمت بردھ گئی پھر کسی دوسرے نے غضب کر لی
"	بکری ذبح کر ڈالی بلکہ اس کا گوشت بنایا ابھی مالک ہی کی ہے	۳۷	پرانی دیوار اگر ادی اس کا نقصان لینے کی صورت میں جہاں غضب کیا ہے چیز کو دیں واپس کرنا ہوگا
۴۲		"	یہ ضرور نہیں کہ اس طرح واپس کرے کہ مالک کو ظلم ہو جائے
		"	گیہوں غصب کر کے مالک کو پیسنے کے لیے دے آیا
		"	سوتے میں ٹوپی یا انگوٹھی وغیرہ اتار لی
		"	مالک کی گود میں چیز رکھ دی مگر اسے ظلم نہ ہوا
		۳۸	مغضوب چیز ہلاک ہو گئی تو کیا تاوان دے



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	روٹی کتوالی یا سوت کا کپڑا بنوایا	۴۲	جانور کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے آنکھ پھوڑ دی یا
"	زمین میں عمارت بنوائی یا پیڑ لگائے	"	گدھے کو ذبح کر دیا
۴۵	لکڑی چیر ڈالی لکڑی کے لیے آ رہ عاریت لیا وہ ٹوٹ گیا	"	منسوب چیز موجود ہے مگر اسکے لینے میں غاصب
"	مردار کا چمڑا غصب کر کے پکا لیا	"	کا نقصان ہو گا
"	دروازہ کا ایک بازو یا موزہ جوتے میں کا ایک تلف کر دیا	"	بغیر قصد ایک چیز دوسرے کی چیز میں چلی گئی اور بغیر نقصان
"	تلف کرنے سے کہاں ضمان واجب	"	چیز کو نہ نکالا جاسکے
"	ہوتا ہے کہاں نہیں	"	سونا چاندی غصب کر کے روپیہ اشرفی برتن بنایا
"	دوسرے کا انڈا توڑ دیا گندہ نکلا یا اخروٹ توڑا وہ خالی	"	غاصب نے کپڑا غصب کر کے پھاڑ ڈالا اس کی تین صورتیں
"	نکلا کسی چیز کی ترکیب اور بناوٹ بگاڑ دی	"	ہیں۔
"	دیوار گرا دی پھر دیسی ہی بنا دی	۴۳	کپڑا غصب کر کے رنگ ڈالا
۴۶	دوسرے کی زمین میں سے مٹی اٹھا لیا	"	کپڑا کسی کے رنگ میں گر گیا اور اس پر رنگ آ گیا
"	کسی کا گوشت پکا ڈالا ضمان دینا ہو گا مگر ایک	"	رنگ غصب کر کے اپنا کپڑا رنگ لیا
"	سورت میں نہیں دینا ہو گا اور اسی طرح کی اور کئی	"	ایک کا رنگ غصب کیا دوسرے کا کپڑا غصب کیا اور
۴۷	صورتیں ہیں	"	اس میں رنگ دیا
"	کوئی اپنی دیوار گراتا ہی چاہتا تھا اس نے بغیر ہاتھ	"	کپڑے کو دھویا اور اس میں پھنسنے بٹے
"	وہ دیوار گرا دی اس میں تاوان نہیں	"	ستو غصب کر کے گھی میں مل دیے
"	قصاب کی بکری بغیر اجازت ذبح کر دی تاوان	"	زیور یا برتن غصب کر کے توڑ پھوڑ ڈالے
"	ہے یا نہیں	۴۴	چاندی کی چیز پر سونے کا طمع تھا طمع دور کر دیا
"	دوسرے کا مال بغیر اجازت چند جگہوں میں خرچ کرنا	"	تانبے لوہے پتیل کی چیزیں وزن بکیں یا عدد وزن
۴۷	جائزہ ہے	"	سے خارج ہو گئی ہوں دونوں کے احکام
"	جانور نے کھیت چرایا یا بلی نے کھیت کھا لیا تاوان نہیں	"	جانور غصب کیا تھا وہ بڑھ گیا کھیت میں زراعت
"	مسلم کے پاں شراعتی کسی نے تلف کر دی تاوان نہیں	"	بڑھ گئی
"	مسلم نے کافر سے شراب غصب کر کے پی ڈالی	"	درخت میں پھل آگئے ان سب میں غاصب کو معاوضہ
"	مسلم نے کافر کی شراب کر کے بنا لیا تو سر کر کے کھا ہے	"	نہیں ملے گا۔



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۹	ایک نے قبر کھود دائی دوسرے نے اپنی میت اس میں دفن کر دی	۴۷	دوسرے کی چیز تلف کر دی مالک نے جائز کر دیا
۵۰	غاصب نے چیز غائب کر دی پتہ نہیں کر کہاں ہے مالک کیا کرے	۴۸	ضمان سے بری نہ ہوا
۵۱	غاصب کہتا ہے مجھے چیز کی قیمت معلوم نہیں کی کیا حکم		غاصب دوسرے نے غصب کر لی یا غاصب نے ورعیت رکھی
۵۲	ضمان لینے کے بعد چیز ظاہر ہو گئی تو مالک کو اختیار ہے		مالک جس سے چاہے ضمان لے
	زیادہ منفصلہ غاصب کے پاس امانت ہے		غاصب دوسرے نے غاصب کو چیز واپس کر دی یا تاوان دے دیا یا بری ہو گیا
	اموال غصب کی چیزیں توڑ ڈالیں تو تاوان نہیں		غاصب نے عاریت دیدی تو مالک اس غاصب یا مستعیر جس سے چاہے ضمان لے
	طبل غازی یا جو دف شادیوں میں بجانا جائز ہے یا بچوں کے تاشے باجے توڑے تو تاوان ہے		غاصب نے چیز بیع دی اگر مالک نے غاصب سے ضمان لیا تو بیع صحیح ہو گئی اور مشتری سے لیا تو باطل ہو گئی
	بولنے والے کو تڑا اور اڑنے والے کے تاوان میں فرق		چیز رہن رکھ دی یا اُجرت پر دیدی مالک نے مرہن یا مستاجر سے ضمان لیا تو رجوع کریں گے
	سینگ والا مینڈھا جس کو لڑا آپس اور امیسل مرغ اور تیر بٹیر کے تاوان		مالک کچھ ضمان غاصب اور کچھ غاصب الغاصب کے لے سکتا ہے
	درخت کے چھوٹے پھل جو کار آمد نہیں ہیں توڑ ڈالے		غاصب مغبوب کو مالک دینے کے لیے لیا ہے تو جب تک دے نہ دے بری الذمہ نہ ہوگا
	یا کلیاں توڑ ڈالیں ان کا بھی تاوان دینا ہوگا		گھوڑا غصب کیا اس کو دوسرا چھین لے گیا دوسرے کے یہاں سے مالک چور لے گیا دوسرا زبردستی چھین لایا
	خاص اور عام کوئیں میں نجاست ڈالنے کا فرق		مالک نے غاصب کی بیع کو جائز کر دیا بیع صحیح ہو گئی
۵۲	علی بن عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ کی حکایت اور امام عظیم رحمۃ اللہ تعالیٰ کا زبردست استدلال		بیع کرنے کے بعد غاصب خود ہی چیز کا مالک ہو گیا
	ایک نے دوسرے کو بکری بکری بیع کر دیا اور بکری اسکی زخمی فاج کو تاوان دینا ہوگا اسے معلوم ہو یا نہ ہو		آگ لگی تھی بجھانے کے لیے کسی کی دیوار پر چڑھنے کے ساتھ دیوار گر گئی تاوان واجب نہیں
	کسی نے کہا میرا کپڑا پھاڑ کر پانی میں ڈال دیا اس نے ایسا ہی کیا اس میں تاوان نہیں مگر گنہگار ہے		دوسرے کے مکان میں بلا اجازت داخل ہونا جائز ہے مگر بغیر ورت
	زمین غصب کر کے اس میں کچھ بویا مالک نے کھیت جو کر اور چیز بویا اس پر تاوان نہیں		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۸	کوچہ سر بستہ میں شفعہ کی صورتیں		کسی کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی مالک نے
"	شرکت کی دو صورتیں ہیں		جب کہا تو اس نے کہا بیج مجھے دو اور میں اجرت
۵۹	جار مطلق کب شفعہ کر سکتا ہے	۵۳	پر کام کروں گا
	دو منزلہ مکان کی ایک منزل فروخت ہوئی کون		درخت کی شاخ دوسرے کی دیوار پر آگئی مالک درخت کے
"	شفعہ کرے	"	کدے شافیں کاٹ دو ورنہ میں کاٹ ڈالوں گا
"	مکان بیچا اور راستہ نہیں بیچا	"	اندھے غصب کئے اور اس سے بچے نکلے
	مکان کے دروازے دو گلیوں میں ہیں یا دو گلیوں	"	تنور سے شعلہ نکلا اور یہ مکان جلا پھر کسی اور کا مکان جلا
	کو ایک کر دیا یا کوچہ سر بستہ کی دیوار توڑ کر راستہ		کسی کا دامن دوسرے کے نیچے دبا اور اٹھنے
۶۰	عام کر دیا	"	میں پھٹ گیا
"	چند شرکا ہوں تو سب حق دار ہیں		ولال کو چیز دی تھی اسے معلوم ہوا کہ چوری کی ہے
"	شفعہ کرنے والے بعض موجود ہیں بعض غائب	"	واپس کر دی یہ بری ہے
	قاضی کے فیصلہ کے بعد شفعہ نے لینے سے انکار		مدیون کی پگڑی داس نے اتار لی اور کہا کہ میرا پیسہ لادو
"	کر دیا تو اس کے بعد والے شفعہ نہیں کر سکتے	"	تب دو ننگا پھر وہ پگڑی اس کے پاس منانے ہو گئی
	شفیع جائداد کا صرف ایک جز لینا چاہتا ہے یہ نہیں		جانور کسی کے گھر میں گھس گیا یا پرند کنیوں میں گر گیا تو
۶۱	ہو سکتا	"	کس کے ذمہ نکالتا ہے
"	ایک نے اپنا حق شفعہ دوسرے کو دیدیا		کسی کے مکان میں بہت لوگ جمع تھے اور صاحب خانہ
	دو شخصوں نے مشترک مکان بیچا یا دو شخصوں نے ایک	۵۴	کا آئینہ دیکھنے لگے وہ ٹوٹ گیا تو تاوان نہیں
"	مکان خریدار دو مکان خریدے		ایک نے دوسرے کی ٹوپی اتار کر تیرے سر پر رکھی اور
"	دکیل سے طلب شفعہ کب ہو سکتی ہے		اس نے چوتھے کے سر پر دھلی بذا القیاس پھر وہ ٹوپی
۶۲	طلب شفعہ کا بیان	"	منانے ہو گئی
"	طلب مواثبت		شفعہ کا بیان
	طلب مواثبت میں دیر کرنا شفعہ کو باطل کرتا ہے اور	۵۵	شفعہ کی تعریف اور اس کے شرائط
"	اس کی صورتیں	"	مکان موقوف کے ذریعہ سے شفعہ نہیں ہو سکتا
۶۳	طلب ائشہاد یا طلب تقریر اور اس کی صورتیں	۵۷	شفعہ کے مراتب



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۲	ہے یا نہیں	۶۵	طلب تملیک
"	بیع بالخیار اور بیع فاسد میں شفعہ ہو سکتا ہے یا نہیں	"	شفیع کے دعویٰ کرنے پر قاضی چند سوالات کرے گا
"	خیار عیب یا اقالہ سے جائداد واپس ہوئی تو شفعہ ہو سکتا ہے	۶۶	مثن کا حاضر کرنا نہ دعویٰ کیلئے شرط ہے نہ فیصلہ کے لیے
۶۵	شفعہ باطل ہونے کے وجوہ	"	شفعہ کا دعویٰ مشتری پر ہوگا اور کبھی بائع پر بھی ہو سکتا ہے
"	مشتری نے شفیع کو کچھ دیگر مصالحت کر لی یا حتی شفعہ کو خرید لیا شفعہ باطل ہو گیا	"	ذمہ داری کبھی مشتری پر ہوتی ہے اور کبھی بائع پر
"	شفیع کی موت سے شفعہ باطل ہوتا ہے بائع یا مشتری کی موت سے نہیں	۶۷	شفعہ میں خیار
"	جس جائداد کے ذریعہ سے شفعہ کرنا ہے وہ ملک مشتری سے خارج ہو گئی شفعہ باطل ہو گیا	"	شفعہ میں اختلافات کی صورتیں
"	شفیع نے وہ جائداد خرید لی یا اس کا ضمانت دے کر کیا شفعہ باطل ہو گیا	۷۰	کتنے داموں میں شفیع کو جائداد ملے گی
"	بائع کا وکیل شفعہ نہیں کر سکتا ہے اور مشتری کا وکیل کر سکتا ہے یوں بائع یا مشتری نے جس کو خیار دیا ہے	"	بائع نے مشتری سے مثن کم کر دیا تو یہ کسی شفیع سے بھی ہو گئی اور مثن میں زیادتی ہوئی تو شفیع پر زیادتی نہیں ہوگی
۷۱	شفیع نے وہ جائداد خرید لی یا اس کا ضمانت دے کر کیا شفعہ باطل ہو گیا	۷۱	ذوات الامثال یا ذوات القیم سے جائداد خریدی
"	بائع کا وکیل شفعہ نہیں کر سکتا ہے اور مشتری کا وکیل کر سکتا ہے یوں بائع یا مشتری نے جس کو خیار دیا ہے	"	ادائے مثن کے لیے میعاد تھی تو شفیع کو اختیار ہے اس وقت دے یا میعاد پر
۷۲	شفیع کو غلط خبر ملی تھی اور اس نے تسلیم کر دی تو تسلیم صحیح ہے یا نہیں	"	مشتری نے زمین میں کاشت کی تو فصل تیار ہونے پر شفیع کو زمین ملے گی۔
"	شفیع نے ملک کا دعویٰ کیا شفعہ باطل ہو گیا	"	مشتری نے جدید تعمیر یا درخت لگائے یا مکان میں روغن وغیرہ کرایا
"	شفعہ باطل کرنے کی صورتیں یا یہ کہ شفعہ کا حق ہی پیدا نہ ہو	"	عمارت منہدم کر دی یا منہدم ہو گئی تو کتنا مثن دینا ہوگا
"	نابالغ کے لیے بلکہ جو بچہ پیٹ میں ہے اس کے لیے بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے	"	زمین خریدی جس میں درخت ہیں ان کے پھل کس کے ہیں
۷۳	نابالغ کے لیے کون شخص طلب شفعہ کرے	۷۳	مشتری کے تمام تصرفات شفیع باطل کر دے گا
۷۹	تقسیم کا بیان	۷۴	کس میں شفعہ ہو سکتا ہے اور کس میں نہیں
"		"	صلح کے ذریعہ جو چیز حاصل ہوئی اس میں شفعہ ہو سکتا



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۳	دیوار مشترک کی تقسیم	۷۹	تقسیم کی تعریف
"	دکان مشترک قابل تقسیم نہ ہو تو باری مقرر کر دی جائے گی	"	درخواست کرنے پر قاضی کب تقسیم کرے گا
"	ایک شریک راضی نہ ہو	"	تقسیم میں حصہ جدا کرتا ہے اور مبادلہ کا پہلو بھی ہے
"	زراعت اور تھان یا سے ہوئے کپڑے کی تقسیم	"	ایک شریک موجود ایک غائب یا ایک بالغ دوسرا نابالغ
"	برتن۔ زیور۔ سونے چاندی کی تقسیم	"	تقسیم کیلئے حکومت کی طرف سے آدمی مقرر کیا جائے
"	چند مکانات یا قطعات زمین کی تقسیم	"	اسکی اجرت شرکا دیں
"	نالی یا پر نالہ کی تقسیم	"	اجرت تقسیم سب شرکا برابر دیں
۸۵	طریقہ تقسیم	۸۱	تقسیم کنندہ کو کیا ہونا چاہیے
"	تقسیم میں قرعہ ڈالنا اچھا ہے	"	ایک ہی شخص اس کے لیے مقرر نہ ہو نہ انکو شرکت کا
"	قاضی یا اس کے نائب کی تقسیم میں انکار کی گنجائش نہیں	"	موقعہ دیا جائے
"	خود تقسیم کر رہے تھے اور سب کے نام نکل آئے یا مقرر	"	شرکا خود بھی تقسیم کر سکتے ہیں
"	ایک باقی ہے تو انکار نہیں کر سکتے	"	بعض صورتوں میں شرکا سے گواہ مانگے جائیں گے
"	زمین و عمارت کی تقسیم میں قیمت بھی لگائی جائے	"	اور بعض میں نہیں
"	ایک پر نالہ دوسرے کے حصے میں پروا تو تقسیم رکھی جائے	۸۲	تنہا ایک وارث موت مورث ثابت کرنا چاہتا ہے
"	یا توڑ دی جائے	"	جائداد مشترک غائب یا نابالغ کے قبضہ میں ہے
۸۶	بعض شرکا کہتے ہیں کہ راستہ مشترک ہی ہے	"	کیا چیز تقسیم کی جائے گی کیا نہیں
"	راستہ کتنا چوڑا کتنا اونچا ہونا چاہیے	"	اگر ہر ایک حصہ قابل انتفاع ہے تو فقط ایک کے
"	تقسیم میں شرط ہے کہ راستے کی مقدار میں مختلف ہوگی	"	کنے سے تقسیم ہوگی
"	دو منزلہ مکان کی تقسیم قیمت کے لحاظ سے ہوگی	"	اور جس کا حصہ قابل انتفاع نہ ہو تو اس کے کنے سے
"	زمین مشترک میں درخت یا زراعت ہے	"	تقسیم نہ ہوگی
"	بھوسے کی تقسیم	"	ایک چیز تقسیم کرنی ہو یا چند چیزیں تقسیم کی جائیں گی
"	ایک کی دو روٹیاں ہیں دوسری کی تین انکو تین حصوں	"	دونوں کے حکم
"	نے کھایا	"	جو چیزیں تقسیم سے خراب ہو جائیں یا ان میں بہت
"	تقسیم میں غلطی کا دعویٰ یا یہ کہ میرا حصہ مجھے نہیں	"	تفاوت ہو



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۱	دین و عین کی تقسیم باطل ہے	۸۷	استحقاق کے مسائل
"	ایک شخص مرا جس کے تین لڑکے ہیں پھر ان میں سے کوئی مرا اس نے لڑکا چھوڑا ان تینوں میں تقسیم ہوئی	"	مکان یا زمین کی تقسیم ہوئی ایک نے دوسرے کے حصہ میں دعویٰ کیا کہ یہ کمرہ یا درخت میرا ہے
"	پھر یہ لڑکا کھتا ہے کہ داد نے میرے وصیت کی ہے	"	درخت یا عمارت کی تقسیم کے بعد ایک نے دوسرے پر زمین کا دعویٰ کیا
۹۲	یا میرا باپ پر میرا دین ہے یہ تقسیم توڑی جائے گی یا نہیں	۸۸	ایک کے درخت کی شاخیں دوسرے کے حصہ میں لگتی ہیں یا ایک کی دیوار پر دوسرے کی کڑیاں ہیں
"	تقسیم کو توڑنا اور تقسیم میں قریب اندازنی	"	زمین مشترک میں درخت لگایا یا مکان بنوایا
"	تقسیم میں حصوں کا تعین کیونکر ہوگا	"	ترکہ کی تقسیم کے بعد معلوم ہو کہ میت پر دین ہے جن لوگوں نے تقسیم کی ان میں سے کسی نے میت پر اپنا دین بتایا
"	بلادہ تقسیم ایک شخص توڑنا چاہتا ہے یہ نہیں ہو سکتا	۸۹	وصی سے ورثہ یہ کہتے ہیں کہ بقدر دین جدا کر کے باقی کو تقسیم کر دے
"	سب نام نکل آئے یا صرف ایک باقی رہ گیا تو رجوع نہ کر سکتے	"	وصی کو اختیار ہے کہ تقسیم نہ کرے
"	اونٹ بکریوں کی تقسیم	"	وصی و شخص ہوں تو تنہا ایک کچھ نہیں کر سکتا
"	بہو یا صدقہ یا بیع کی شرط سے تقسیم نامد ہے	"	ورثہ مسلمان ہیں اور وصی کافر ذمہ
"	مکان مشترک اس طرح تقسیم ہوا کہ ایک کو ساری زمین دی جائے دوسرے کو پوری عمارت	"	ایک وارث نے دین کا اقرار کیا دوسرا انکار کرتے ہیں
۹۳	مہایاتہ کا بیان اس کے معنی اور احکام	"	دائن کے مطالبہ پر تقسیم توڑی جاسکتی ہے
"	مہایاتہ کی صورتیں	۹۰	ورثہ نے قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست کی تو قاضی دریا کرے کہ دین یا وصیت ہے کہ نہیں
"	مہایاتہ ہوئی اور مکان کا کرایہ زیادہ ہو گیا یہ زیادتی کس کی ہے	"	تقسیم کے بعد نیا وارث ظاہر ہوا یا وصیت کا پتہ چلا
۹۴	دو مختلف چیزوں میں بھی مہایاتہ ہو سکتی ہے	"	وارث نے دین ادا کیا تو دوسرے ورثہ سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں
"	مہایاتہ توڑی بھی جاسکتی ہے	"	تقسیم کے بعد ورثہ نے دین نہ کر کا دعویٰ کیا
"	غلام کو اجرت پر دینے یا جانور پر سواری لینے یا جانور کے دودھ لینے میں مہایاتہ ناجائز ہے	"	
"	درختوں کے پھل اور بکریوں میں مہایاتہ ناجائز ہے	۹۱	
"	اس کے جواز کا حیلہ کپڑے پہننے میں مہایاتہ ناجائز ہے	"	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۲	زمین دی کہ اس میں زراعت کرو اور پیڑ بھی لگاؤ	۹۵	مہایا کی صورت میں ابتدا کو ن کرے گا
"	یہ شرط کہ مزدوروں کی اجرت مالک زمین دے گا یا	"	طریق مہایا میں اختلاف ہو تو قاضی کیا کرے
"	کاشتکار	"	گاؤں کی حفاظت کے لیے پانی ہی مقرر ہوئے تو پھر
"	جس شرط سے مزارعت فاسد ہوئی وہ جس کے لیے مفید تھی	"	کس کے ذمہ ہیں
"	اس نے ساقط کر دی اور دونوں کیلئے مفید ہو اور دونوں	"	تقسیم میں کیا پیمیز تبعاً داخل ہوگی
۱۰۴	ساقط کر دیں تو مزارعت صحیح ہو گئی	۹۶	تقسیم میں خیار کے احکام
"	کاشت کار نے کھیت جوت لیا اب مالک زمین کھیت بڑا	۹۷	ولی بھی تقسیم کر سکتا ہے
"	نہیں چاہتا	"	دسی تقسیم کر سکتا ہے یا نہیں
"	مزارع دوسر کو مزارعت پر دینا چاہتا ہے اس کی صورتیں	۹۸	مزارعت کا بیان
"	مزارعت فسخ ہونے کی صورتیں	۹۹	مزارعت کی تعریف اور اس کے شرائط
"	مرجبانے سے مزارعت فسخ ہو گئی اور ابھی فصل تیار نہ ہو	۱۰۰	وہ شرائط جن سے مزارعت فاسد ہو جاتی ہے
۱۰۵	تو انتظار کریں	"	بعض جائز و ناجائز صورتیں
"	کھیت جوتنے کے بعد ان میں سے کوئی مر گیا	۱۰۱	عقد مزارعت لازم ہے یا نہیں
۱۰۶	کھیت اگنے سے پہلے مر گیا	"	مزارع کے ذمہ کھیت جوتنا پانی ہے یا نہیں
"	مدت پوری ہو گئی اور فصل کچی ہے	"	پیداوار کی تقسیم میں طے شدہ سے گھٹانا بڑھانا چاہتے
"	تیار ہونے سے پہلے مزارع مر گیا اس کے ورثہ کام	"	ہیں
"	کرنے کو کہتے ہیں یا انکار کرتے ہیں دونوں کے احکام	"	ایک کی زمین اور بیج دونوں کے یا زمین دونوں کی
"	کھیت بونے کے بعد مزارع غائب ہو گیا تو مالک کیا	۱۰۲	اور بیج ایک کے یا دونوں کی دونوں چیزیں
"	کے	"	مزارعت فاسدہ کے احکام
"	مالک زمین پر دین ہے اور اس زمین کے سوا کوئی چیز	"	مزارعت فاسدہ میں جو حصہ ملا ہے اسے طیب ظاہر کر نیکا
"	نہیں جس کو مزارعت پر ڈچکا ہے تو زمین بچی جائے	۱۰۳	طریقہ
"	گی یا نہیں	"	مالک زمین کو کاشت کرنے کے لیے بیج دے اس
"	فصل تیار ہونے کے بعد زمین کی بیج ہوئی	"	کی صورتیں
"	اگنے سے پہلے کھیت کو بیج دیا	"	یہ کہہ کر زمین دی کہ گیوں بڑے تو اتنا اور جو بڑے تو یہ



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۰	بڑے رٹکوں نے کھیت بویا۔ غلہ سبک ہے یا قسط بونے والوں کا	۱۰۷	مزارع بہت زیادہ بیمار ہو گیا یا سفر میں جائے گا یا اس پیشہ ہی کو چھوڑنا چاہتا ہے یا دوسرا کھیت بونا چاہتا ہے ان صورتوں میں مزارعت فسخ کی جا سکتی ہے
۱۰۱	معاملہ کا بیان اور اس کے شرائط	۱۰۸	مدت پوری ہو گئی اور فصل تیار نہیں ہے تو مدت کے بعد مصارف دونوں کے ذمہ ہیں
۱۱۱	درختوں کے سوا بکری وغیرہ کو معاملہ کے طور پر نہیں دے سکتا	۱۰۹	مدت پوری ہونے کے بعد مالک یا مزارع کچی کھیتی کاٹنا چاہتا ہے
۱۱۲	زکل سیٹھا بید کو معاملہ کے طور پر دے سکتا ہے یا نہیں	۱۱۰	زمین مشترک ہے ایک شریک غائب ہو گیا تو جو موجود ہے مزارعت کر سکتا ہے یا نہیں
۱۱۳	معاملہ اور مزارعت میں بعض باتوں کا فرق	۱۱۱	دوسرے کی زمین بلا اہوازت بوئی
۱۱۴	مدت مذکور نہ ہو تو کب تک معاملہ باقی رہے گا	۱۱۲	زمین غصب کر کے مزارعت پر دے دی
۱۱۵	مدت ایسی ذکر کی جس میں پھل نہیں آئیں گے یا پھیلنے کا احتمال ہو اس کے احکام	۱۱۳	بیع غصب کر کے مزارعت پر دے دیے
۱۱۶	نئے پودے کا جو ابھی پھلنے کے قابل نہیں ان کا معاملہ	۱۱۴	راہن نے مرہون زمین مزارعت پر دی یہ صحیح ہے
۱۱۷	ترکاریوں کے درخت یا باغ کو معاملہ پر دیا کہ جب تک پھلیں کام کر دیں معاملہ فاسد ہے	۱۱۵	مزارعت میں کس کے ذمہ کام ہیں
۱۱۸	ترکاریوں کا وقت ختم ہو گیا بیع لینے کا وقت باقی ہے معاملہ صحیح ہے	۱۱۶	مزارع کے پاس غلہ امانت ہے اگرچہ مزارعت فاسد پانی دینے یا کاٹنے میں دیر کی اور فصل ضائع ہو گئی
۱۱۹	پھل آنے کے بعد معاملہ پر دینے کی دو صورتیں ہیں	۱۱۷	شرکت میں کھیت بویا ایک شریک پانی دینے سے انکار کرتا ہے
۱۲۰	غالی زمین معاملہ پر دی کہ عامل درخت درخت لگائے یہ جائز ہے	۱۱۸	مزارعت میں بیع مزارع کے ذمہ تھے مگر مالک زمین نے خود کھیت کو بویا
۱۲۱	دوسرے کے بارغ سے گھٹلی آکر اس کی زمین میں جم گئی یا پھل آکر گرا اور جمایا مالک زمین کا ہے	۱۱۹	اجارہ پر کھیت لیا اور مالک زمین سے اجرت پر کام کرایا
۱۲۲	معاملہ صحیحہ کے احکام	۱۲۰	جائز ہے
۱۲۳	معاملہ فاسدہ کے احکام	۱۲۱	ایک شخص مرا اور اس کی اولاد میں ایک ساتھ رہتی ہیں



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۰	ہو سکتا ہے	۱۱۳	معاملہ فسخ ہونے کی صورت میں
۱۲۱	عورت اور گنگے اور اقلق اور جن کا ذبیحہ	۱۱۴	ایک شریک نے دوسرے کو معاملہ پر دیا
"	معبودان باطل کے لیے مشرک نے مسلم سے ذبح	"	دو شخصوں کو معاملہ پر دیا یہ جائز ہے
"	کرایا اور مسلمان نے بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا	"	دو شخصوں نے مشترک باغ کو معاملہ پر دیا
"	ذبح کے بعد چھری پھیرنے کا اعتبار نہیں	"	بغیر اجازت زمین دار کاشت کار نے پیڑ لگایا یہ
"	قصداً یا بھول کر بسم اللہ نہ کہنے کا حکم	"	زمین دار کا ہے
"	بسم اللہ کے ساتھ دوسرا نام بھی یا اس کی تین	"	معلم کے لیے غلہ جمع کر کے بویا گیا اس کا مالک معلم
"	صوتیں ہیں	"	نہیں جب تک اُسے دے نہ دیں
"	ما اهل بخیر اللہ بد کا مطلب اور ولایت کا	"	کھیت میں کچھ پھل یا بالیں یا دانے چھوڑ دیئے
"	رد	"	جو چاہے لے سکتا ہے
۱۲۲	بسم اللہ کی لا کو ظاہر کرنا چاہیے	۱۱۵	مال کو چند باتوں سے بچنا لازم ہے
"	بسم اللہ اکبر بغیر داؤ کے	"	ذبح کا بیان
"	زبان سے بسم اللہ کہی اور دل میں نیت حاضر	۱۱۶	ذبح کے متعلق حدیثیں
"	نہیں	۱۱۷	ذبح کی تعریف اور اس کے اقسام
"	ذبح اختیاری میں جانور پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے	۱۱۸	ذبح فوق العقدہ میں جانور حلال ہے یا حرام
"	اور شکا ر میں آلہ پر	"	ذبح سے جانور حلال ہونے کے شرائط
"	خود ذابح بسم اللہ پڑھے اور معین ذابح کس کو	"	بکری ذبح کی اس سے خون نکلا یا حرارت پیدا
"	کہتے ہیں	۱۱۹	ہوئی حلال ہے یا حرام
۱۲۳	بسم اللہ پڑھنے اور ذبح کے درمیان فاصلہ نہ ہو	۱۲۰	کس چیز سے ذبح کر سکتے ہیں
"	چلاؤ جانور بھاگ جائے تو ذبح اضطراری ہو سکتا	"	ذبح کے بعض مستحبات و مکروہات
"	ہے	"	احرام میں خنکار ذبح کرنے یا حرم کے جانور ذبح
"	آبادی اور جنگل میں بھاگنے کا فرق ہے یا نہیں	"	کرنے میں جانور حرام ہے
۱۲۴	مرفی اور درخت پر چلی گئی یا کبوتر اڑ گیا یا ہرن گھسیٹا	"	جنگلی جانور مانوس ہو جائے تو ذبح اختیاری ہے
"	ذبیحہ کے پیٹ سے بچہ نکلا زندہ ہو تو ذبح کر دیا جائے	"	اور گھریلو جانور وحشی ہو جائے تو ذبح اضطراری



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۳	شرائط کا ایک جز وقت میں پایا جاناد جو کچھ لیے کافی ہے	۱۲۴	ذبح کے بعض مستحبات
"	سبب وجوب اور قربانی واجب ہوگی	"	حلال و حرام جانوروں کا بیان
"	کتنا مال پائے جانے میں قربانی واجب ہوگی	"	اس کے متعلق چند حدیثیں
۱۳۴	بی بی یا بالغ لڑکوں کی طرف سے قربانی کرنے میں اجازت لینی ہوگی	۱۲۵	بیش الجبط کا مختصر اور نتیجہ خیز واقعہ
"	قربانی کا حکم	۱۲۶	بعض جانوروں کے حرام ہونے میں کیا حکمت ہے
۱۳۵	دسویں کو قربانی کرنا سروری نہیں وقت میں جب چاہے کر سکتا ہے	"	حلال و حرام جانوروں کی کچھ تفصیل اور چند کلیات
"	قربانی کرنے کے بعد فقیر مالدار ہو گیا دوبارہ قربانی کرے یا نہیں وقت گزرنے کے بعد فقیر ہو گیا تو ساقط نہیں اور وقت کے اندر مر گیا تو ساقط ہے	"	پھلی کے پیٹ سے موتی یا اشرفی یا زیور نکالنا ان کا کیا حکم ہے
"	بکری یا گائے اونٹ کا ساتواں حصہ واجب زائد ہو سکتا ہے کم نہیں ہو سکتا	۱۲۸	جلالہ اور بکرے کا حکم
"	شرکت میں قربانی کے مسائل	"	بکری کے بچے کو کتیا کا دودھ پلایا یا بکری سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہوا
"	گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ کے تقسیم ناجائز ہے	"	ذبح کیا ہو جانور پانی میں گر کر یا رطوبت سے مر گیا کھایا جائے
۱۳۶	قربانی کا وقت اور اس میں افضل کونسا ہے	"	زندہ جانور سے جو مکروہ اکاٹ لیا گیا حرام ہے
"	تاریخوں میں شبہہ ہو تو کیا کرے	"	ذبح کے بعد بھی جانور زندہ تھا اس کا مکروہ اکاٹ لیا حلال ہے
"	قربانی کرنا اس کی قیمت صدقہ کرنے سے افضل ہے	"	شکار پر تیر چلایا اور کوئی مکروہ اکٹ کر جدا ہو گیا وہ حلال ہے یا حرام ہے
"	شہر میں بعد نماز وقت قربانی ہوتا ہے اور دیہات میں طلوع فجر سے	۱۲۹	دوسرے جانور ذبح کرنے کو کہا اس وقت ذبح نہیں کیا بیچنے کے بعد ذبح کیا تاوان سے
"	پہلی جگہ نماز ہو گئی وقت ہو گیا اگرچہ عید گاہ میں نہیں ہوئی	"	سور اور انسان کے سوا ہر جانور ذبح سے پاک سمجھتا ہے
"	نماز کے بعد قربانی ہوئی اور معلوم ہوا کہ نماز نہیں ہوئی تو نماز کا اعادہ ہے قربانی کا نہیں	۱۳۲	قربانی کا بیان
"		"	اس کے فضائل میں چند احادیث
"		"	قربانی کے اقسام اور وجوب کے شرائط



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۱	کا ہے تو کیا کرے	۱۳۵	یہ گمان تھا کہ عزنہ کا دن ہے اور قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ وہیں ہے یا اسی صورت میں دوسری کو نماز سے قبل قربانی کی
"	قربانی کے مستحبات	"	نویں کے متعلق دوسری کی گواہی گزری اور قربانی نماز ہو گئی پھر معلوم ہوا کہ گواہی غلط تھی دونوں ہو گئیں
۱۳۲	اگر خود ذبح نہ کرے تو مسلمان سے ذبح کرے	"	ایام غر گزر گئے اور قربانی نہیں کی تو کیا کرے
"	قربانی کے گوشت و پوست کے مسائل	"	قربانی کی وصیت کی مگر نہ قیمت بتائی نہ جانور کا تعین کیا
۱۳۳	ذبح سے پہلے قربانی کے جانور سے نفع حاصل کرنا منع ہے اور اس کی صورتیں	۱۳۸	قربانی کی منت مانی اور یہ نہیں معین کیا کہ بکری یا گائے اور بکری کی منت ہے تو گائے کی قربانی ہو سکتی ہے
"	قربانی کے لیے جانور خریدنے کے بچہ پیدا ہوا اس کو کیا کرے	"	قربانی کے جانوروں کا بیان
۱۳۴	قربانی کرنے کے بعد اس کے پیٹ میں سے بچہ نکال دوسرے کے جانور کو بلا اجازت بھول کر ذبح کر دیا	"	جانوروں کی عمر کیا ہو اور کون سا جانور افضل ہے
"	دوسرے کے جانور کو بلا اجازت قصداً ذبح کیا	"	قربانی کے جانوروں میں عیب نہ ہو اور بیبیوں کی تفصیل
۱۳۵	مالک نے جانور کو معین نہ کیا ہوا اور بلا اجازت کسی نے ذبح کر دیا	۱۳۹	خودینے کے وقت عیب نہ تھا بعد میں عیب ہو گیا یا خریدنے کے وقت عیب تھا پھر جاتا رہا
"	جانور کو غضب کر کے قربان کر دیا	"	قربانی کے وقت جانور کو داغ عیب پیدا ہو گیا
"	اپنی بکری دوسرے کی طرف سے تسربانی کی نہیں ہوئی	"	قربانی کا جانور مر گیا یا گم ہو گیا تو کیا کرے
"	امانت یا عاریت یا رہن کی قربانی	۱۴۰	قربانی کے جانور میں شرکت کے مسائل
"	موتی خاں سے نیلا مہرے کر تسربانی کی نہیں ہوئی	"	شرکاء کی نیتیں مختلف قسم کے تقرب کی ہوں قربانی جائز ہے
"	دو شخصوں کے مابین ایک جانور مشترک ہے اس کی قربانی کوئی نہیں کر سکتا	"	لوگوں کے جانور مل گئے پتہ نہیں چلتا کون کس
"	ایک شخص کے اہل دیہال نو میں اس نے دس بکریاں		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۷	قربانی کے بعد معلوم ہوا کہ جانور میں عیب تھا	۱۴۶	کی قربانی کی اور یہ معین نہیں کیا کہ کس کی طرف سے کون ہے
"	قربانی شدہ بکری کسی نے غصب کر لی تاوان لے کر صدقہ کرے	"	اپنی طرف سے اور بچوں کی طرف سے قربانی کی بیع فاسد سے خرید کر قربانی کی ہو گئی
"	غنی نے منت مانی تو اس کے ذمہ دو قربانیاں واجب ہیں	"	موسوب کی قربانی کی اور واہب نے واپس لے لیا
"	ایک سے زیادہ قربانیاں بھی جائز ہیں	"	دوسرے سے قربانی کرائی اُس نے قصداً بسم اللہ
"	قربانی کا طریقہ	"	چھوڑ دی تاوان دے
۱۴۸	سرکار رسالت کی طرف سے قربانی	"	تین شخصوں کی بکریاں مل گئیں ان کو کیا کرنا چاہیے
۱۴۹	عقیقہ کا بیان	"	دوسرے سے ذبح کرایا اور خود بھی چھری پر لٹا
"	اس کے متعلق احادیث	"	رکھا دونوں بسم اللہ کہیں
۱۵۰	عقیقہ کرنا مستحب ہے	"	قربانی کے لیے گلے خریدی اب اس میں
"	بچہ پیدا ہوا تو کیا کرنا چاہیے	"	دوسرے کو شریک کر سکتا ہے یا نہیں
"	بچہ کا اچھا نام رکھا جائے اور عقیقہ کیا جائے	"	پانچ شخصوں نے گائے خریدی چھٹا شخص شرکت پراہتا ہے۔ چار نے منظور کیا ایک انکار کرتا ہے
۱۵۱	عقیقہ کے مسائل	۱۴۷	



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

## اکراہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اٰیْمَانِہٖ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاٰیْمَانِ وَ لٰکِنْ مِّنْ تَخَرَّحٍ یَّا لَکُفْرٍ صَدْرًا فَعَلٰیہُمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (پارہ ۱۴ رکوع ۲۰) جس نے ایمان کے بعد کفر کیا (اُس پر اللہ کا غضب ہو) مگر جو شخص مجبور کیا گیا اور اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہے (وہ عذاب کے بری ہے) ولیکن جس نے کفر کے لیے سینہ کو کھول دیا اُن پر اللہ کا غضب ہے اور اُن کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ ہدایہ میں ہے کہ یہ آیت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ مشرکین نے کلمہ کفر بولنے پر انہیں مجبور کیا اور انہوں نے زبان سے کہہ دیا پھر جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے قلب کو کس حال پر پایا عرض کی۔ میرا دل ایمان پر بالکل مطمئن تھا ارشاد فرمایا کہ اگر وہ پھر ایسا کریں تو تم کو ایسا ہی کرنا پڑے یعنی ایمان پر مطمئن رہنا چاہیے۔ تفسیر بیضاوی شریف میں ہے کہ کفار قریش نے عمار اور ان کے والد یاسر اور اُن کی والدہ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ارتداد پر مجبور کیا اُن کے والدین نے انکار کیا اُن دونوں کو قتل کر ڈالا اور یہ دونوں پہلے دو شخص ہیں جو اسلام میں شہید کیے گئے اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زبان سے وہ کہہ دیا جو کفار نے چاہا تھا۔ کسی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ عمار کا فر ہو گیا۔ فرمایا ہرگز نہیں، بے شک عمار چوٹی سے قدم تک ایمان سے بھرپور ہے ایمان اُس کے گوشت و خون میں سرایت کئے ہوئے ہے اس کے بعد عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں سے آنسو



پونچھا اور فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا (جو روتے ہو) اگر وہ پھر ایسا کریں تو تم ویسا ہی کرنا۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقْلَةً وَ يَخَذَ اللَّهُ نَفْسَهُ وَالْحَيَاةُ الْمَصِيرَةُ (پارہ ۳ رکوع ۱۱) مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے دین سے کسی شے میں نہیں ہے مگر یہ کہ بچاؤ کے طور پر (اکراہ کی صورت میں زبانی دوستی کا اظہار کر سکتے ہو) اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے اور فرماتا ہے وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيَّتَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ أَنْ أَرْدُنْ تَخْصَنَّا لِنَبْتَغِيَ أَعْيُنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُمْ قَاتِ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ إكْرَاهِهِمْ عَفْوَ اللَّهِ رَحِيمٌ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۰) اور اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی کا ارادہ کریں تاکہ زندگی دنیا کی متاع حاصل کرو اور جس نے انہیں مجبور کیا تو اُس کے بعد وہ مجبور کی گئیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے مسئلہ اکراہ جس کو جبر کرنا بھی لوگ بولتے ہیں اس کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مکرہ نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی وجہ سے مکرہ اپنی مرضی کے خلاف کام کرے مگر مکرہ جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم جابر ہے جو کچھ یہ کہتا ہے اگر میں نے نہ کیا تو مجھے مار ڈالے گا اس صورت میں بھی بھی اکراہ ہے (در مختار رد المحتار) مجبور کرنے والے کو مکرہ اور جس کو مجبور کیا اُس کو مکرہ کہتے ہیں۔ پہلی جگہ راء کو زیر ہے دوسری جگہ زیر۔ مسئلہ اکراہ کا حکم اس وقت متحقق ہوتا ہے جب ایسے شخص کی جانب سے ہو کہ وہ جس چیز کو دھمکی دے رہا ہے اُس کے ڈالنے پر قادر ہو جیسے بادشاہ یا ڈاکو ان کے کہنے کے مطابق اگر نہ کرے تو یہ وہ کام کر گزریں گے جس کی دھمکی دے رہے ہیں (بدایہ) مسئلہ اکراہ کی دو قسمیں ہیں ایک تام اور اس کو بلجی بھی کہتے ہیں دوسری ناقص اس کو غیر بلجی بھی کہتے ہیں۔ اکراہ تام یہ ہے کہ مار ڈالنے یا عضو کاٹنے یا ضرب شدید کی دھمکی دی جائے۔ ضرب شدید کا مطلب یہ ہے کہ جس سے جان یا عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً کسی سے کہتا ہے کہ یہ کام کر ورنہ تجھے مارتے مارتے بے کار کر دوں گا۔ اکراہ ناقص یہ ہے کہ جس میں اس سے کم کی دھمکی ہو مثلاً پاؤں جوڑتے ماروں گا یا پاؤں کوڑے ماروں گا یا مکان میں بند کر دوں گا



یا ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دوں گا (در مختار ردالمحتار) مسئلہ اکراہ کی شرائط یہ ہیں (۱) مکرہ  
 اس فعل کے کرنے پر تادیر ہو جس کی وہ دھمکی دیتا ہو (۲) مکرہ یعنی جس کو دھمکی دی گئی اُس  
 کا غالب گمان یہ ہو کہ اگر میں اس کام کو نہ کروں گا تو جس کی دھمکی دے رہا ہے اُسے کر  
 گزرے گا (۳) جس چیز کی دھمکی ہے وہ جان جانا ہے یا عضو کا ٹٹنا ہے یا ایسا غم پیدا  
 کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ کام اپنی خوشی و رضا مندی سے نہ ہو (۴) جس کو دھمکی دی  
 گئی وہ پہلے سے اس کام کو نہ کرنا چاہتا ہو اور اس کا نہ کرنا خواہ اپنے حق کی وجہ سے  
 ہو مثلاً اُس سے کہا گیا کہ تو اپنا مال ہلاک کر دے یا بیچ دے اور یہ ایسا کرنا نہیں چاہتا  
 یا کسی دوسرے شخص کے حق کی وجہ سے اُس کام کو نہیں کرنا چاہتا مثلاً فلاں شخص کا مال  
 ہلاک کر یا حق شرع کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہتا مثلاً شراب پینا زنا کرنا (در مختار)  
 مسئلہ شرط سوم میں بیان کیا گیا کہ ایسا غم پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے رضا مندی  
 سے کام کرنا نہ ہو یہ اکراہ کا ادنیٰ مرتبہ ہے اور اس میں سب لوگوں کی ایک حالت نہیں  
 ہے۔ شریف آدمی کے لیے سخت کلامی ہی سے یہ بات پیدا ہو جائے گی اور کمینہ آدمی  
 ہو تو جب تک اُسے ضرب شدید کی نوبت نہ آئے معمولی طور پر مارنے اور گالی دینے  
 کی بھی اُسے پروا نہیں ہوتی (در مختار) مسئلہ اکراہ کی ایک صورت یہ ہے کہ ایسا کر دور نہ  
 تمھارا مال لے لوں گا یا حاکم نے کہا یہ مکان میرے ہاتھ بیع کر دو ورنہ تمھارے فریق کو  
 ولادوں گا (در مختار ردالمحتار) مسئلہ قتل یا ضرب شدید یا جس مدید کی دھمکی دی اس لئے  
 کہ وہ اپنی کوئی چیز بیچ ڈالے یا فلاں چیز خریدے یا اجارہ کرے یا کسی چیز کا اقرار  
 کرے اور اس دھمکی کی وجہ سے اُس نے یہ سب کام کر لیے تو مکرہ کو ان عقود کے فسخ  
 کرنے کا حق باقی رہتا ہے یعنی اکراہ جاتے رہنے کے بعد اُن چیزوں کو فسخ کر سکتا ہے  
 اور مشتری کے مرجانے سے بھی یہ حق باطل نہیں ہوتا نہ زیادت منفصلہ یا زیادت متصلہ  
 متولدہ سے یہ حق باطل ہوتا ہے بلکہ وہ چیز اگر یکے بعد دیگرے بہت سے ہاتھوں میں  
 پہنچ گئی جب بھی یہ لے سکتا ہے (در مختار) مسئلہ دو ایک کوڑا مارنا ضرب شدید نہیں  
 ہے مگر آلات تناسل اور آنکھ پر مارنا کہ ان پر ایک کوڑا بھی مارنا ضرب شدید ہے۔ جس  
 مدید یہ کہ ایک دن کے زیادہ ہو ذمی عزت آدمی کے لیے ضرب غیر شدید اور جس غیر مدید  
 میں وہی صورت ہے جو اوروں کے لیے ضرب شدید میں ہے (در مختار) مسئلہ



انتہار میں مال قلیل و کثیر کا فرق ہے کہ مال قلیل کے اقرار میں ضرب غیر شدید سے بھی اکراہ پایا جائے گا اور مال کثیر میں ضرب شدید سے اکراہ ہوگا (ردالمحتار) مسئلہ مکڑہ کی بیع نافذ ہے اگرچہ لازم نہیں لازم اس وقت ہوگی کہ رضامندی سے اجازت دے دے لہذا مشتری جو کچھ اس بیع میں تصرف کرے گا وہ تصرفات صحیح ہوں گے اور مکڑہ نے ثمن پر راضی خوشی قبضہ کیا یا بیع کو خوشی سے تسلیم کر دیا۔ تو اب وہ بیع لازم ہوگئی یعنی اب بیع و فسخ نہیں کر سکتا اور قبض ثمن و تسلیم بیع بھی اکراہ کے ساتھ ہو۔ تو حق فسخ باقی رہے گا، اور بہہ میں اکراہ ہو تو سرے سے موہوب کہ چیز کا مالک ہی نہیں ہوگا اور اس کے تصرفات صحیح نہیں ہوں گے (ہدایہ) مسئلہ بالغ نے اگر اکراہ کے ساتھ ثمن پر قبضہ کیا ہے تو فسخ بیع کی صورت میں ثمن واپس کر دے اگر اس کے پاس موجود ہے اور ہلاک ہو گیا ہے تو اس پر ضمان واجب نہیں کہ ثمن بائع کے پاس امانت ہے (ہدایہ عنایہ) مسئلہ اکراہ کے ساتھ بیع اگرچہ فاسد ہے مگر اس میں اور دیگر بیوع فاسدہ میں چند وہمہ سے فرق ہے۔ یہ بیع اجازت قولی یا فعلی کے بعد صحیح ہو جاتی ہے۔ دوسری بیعیں فاسد ہی رہتی ہیں جس نے اس سے خریدا ہے اس کے تصرفات توڑ دیئے جائیں گے اگرچہ یکے بعد دیگرے کہیں سے کہیں پہنچی ہو۔ بیع غلام تھا اور مشتری نے اسے آزاد کر دیا تو بائع کو اختیار ہے کہ مشتری سے یوم القبض کی قیمت لے یا یوم العتاق کی، اگر بائع پر اکراہ ہو تو ثمن اس کے پاس امانت ہے اور مشتری پر اکراہ ہو تو بیع اس کے پاس امانت ہے اور دیگر بیوع فاسدہ میں یہ چاروں باتیں نہیں ہیں (ردالمحتار) مسئلہ بیع اگر ہلاک ہو چکی ہے تو بائع اس کی قیمت لے گا یعنی چیز کی جو واجبہ قیمت ہوگی وہ مشتری سے وصول کرے گا (ہدایہ) مسئلہ بادشاہ کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اگرچہ یہ دھمکی نہ دے کہ اس کی مخالفت میں جان جانے یا اتلاف عضو کا اندیشہ ہے۔ یہ ہیں جن لوگوں سے اس قسم کا اندیشہ ہو ان کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اگرچہ دھمکی نہ دیں بعض شوہر بھی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا خلاف کرنے میں عورت کو اسی قسم کا اندیشہ ہوتا ہے ایسے شوہر کا کہنا ہی اکراہ ہے (ردمختار) مسئلہ معاذ اللہ شراب پینے یا خون پینے یا مردار کا گوشت کھانے یا سور کا گوشت کھانے پر اکراہ کیا گیا اگر وہ اکراہ غیر ملجی ہے یعنی مجلس و ضرب کی دھمکی ہے تو ان چیزوں کا کھانا پینا جائز نہیں ہے البتہ شراب پینے میں اس صورت میں حد نہیں ملتی



جائے گی کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اکراہ ٹحی ہے یعنی قتل یا قطع عضو کی دھمکی ہے تو ان کاموں کا کرنا جائز بلکہ فرض ہے اور اگر صبر کیا ان کاموں کو نہیں کیا اور مار ڈالا گیا تو گنہگار ہو کہ شرع نے ان صورتوں میں اس کے لیے یہ چیزیں جائز کی تھیں جس طرح بھوک کی شدت اور اضطراب کی حالت میں یہ چیزیں مباح ہیں ہاں اگر اس کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ اس حالت میں ان چیزوں کا استعمال شرعاً جائز ہے اور ناواقف کی وجہ سے استعمال نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو گناہ نہیں ہوگا اگر استعمال نہ کرنے سے کفار کو غیظ و غضب میں ڈالنا مقصود ہو تو گناہ نہیں (در مختار عالمگیری) مسئلہ معاذ اللہ کفر کرنے پر اکراہ کیا اور قتل یا قطع عضو کی دھمکی دی گئی تو اس شخص کو صرف ظاہر طور پر اس کفر کے کر لینے کی رخصت ہے اور دل میں وہی یقین ایسا قائم رکھنا لازم ہے جو پہلے تھا اور اس شخص کو چاہیے کہ اپنے قول و فعل میں تو یہ کرے یعنی اگرچہ اس فعل یا قول کا ظاہر کفر ہے مگر اس کی نیت ایسی ہو کہ کفر نہ رہے مثلاً اس کو مجبور کیا گیا کہ بت کو سجدہ کرے اور اس نے سجدہ کیا تو یہ نیت کرے کہ خدا کو سجدہ کرتا ہوں یا سرکار رسالت مآب میں گستاخی کرنے پر مجبور کیا گیا تو کسی دوسرے شخص کی نیت کرے جس کا نام محمد ہو اور اگر اس شخص کے دل میں تو یہ خیال آیا مگر تو یہ نہ کیا یعنی خدا کے لیے سجدہ کی نیت نہیں کی تو یہ شخص کافر ہو جائے گا اور اس کی عورت نکاح سے خارج ہو خارج ہو جائے گی اور اگر اس شخص کو تو یہ کا دھیان ہی نہ آیا کہ تو یہ کرتا اور بت کو ہی سجدہ کیا مگر دل سے اس کا منکر ہے تو اس صورت میں کافر نہیں ہوگا (در مختار رد المحتار) مسئلہ کفر کرنے پر مجبور کیا گیا اور کفر نہ کیا اس وجہ سے قتل کر دیا گیا تو ثواب پائے گا اسی طرح نماز یا روزہ توڑنے یا نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا گیا یا حرم میں شکار کرنے یا حالت احرام میں شکار کرنے یا جس چیز کی فرضیت قرآن سے ثابت ہو اس کے چھوڑنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے اس کے خلاف کیا جو مکرمہ کرانا چاہتا تھا اور قتل کر ڈالا گیا سب میں ثواب کا مستحق ہے (در مختار) مسئلہ روزہ دار مسافر یا مریض ہے جس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے یہ اگر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو روزہ توڑ دے اور نہ توڑا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا گیا تو گناہ گار ہوگا (در المختار) مسئلہ رمضان میں دن کے وقت کھانے پینے یا بی بی سے جماع کرنے پر اکراہ ہوا اور روزہ دار نے ایسا کر لیا تو اس پر روزہ کی قضا واجب ہے



کفارہ واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ اگر اکراہ غیر ملجی ہو تو کفر کا اظہار نہیں کر سکتا اس صورت میں اظہار کفر کی رخصت نہیں ہے کہ غیر ملجی اس کے حق میں اکراہ ہی نہیں (ردالمحتار) مسئلہ اس پر مجبور کیا گیا کہ کسی مسلم یا ذمی کے مال کو تلف کرے اور دھمکی بھی قتل یا قطع عضو کی ہے تو تلف کرنے کی اس کے لیے رخصت ہے اور اگر اس نے تلف نہ کیا اور اس کے ساتھ وہ کر ڈالا گیا جس کی دھمکی دی گئی تھی تو ثواب کا مستحق ہے اور اگر اس نے مال تلف کر ڈالا تو مال کا تادان کرنے والے کے ذمہ ہے کہ یہ شخص اس کے لیے بمنزلہ آلہ کے ہے (ردالمحتار) مسئلہ اس پر مجبور کیا گیا کہ فلاں شخص کو قتل کر ڈال یا اس کا عضو کاٹ ڈال یا اس کو گالی دے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا عضو کاٹ ڈالوں گا تو اس کو ان کاموں کے کرنے کی اجازت نہیں ہے اگر اس کے کہنے کے موافق کرے گا گنہگار ہوگا اور قصاص مجبور کرنے والے سے لیا جائے گا کہ مکڑہ اس کے لیے بمنزلہ آلہ کے ہے جس کے عضو کاٹنے پر اسے مجبور کیا گیا اُس نے اس کو اجازت دے دی کہ ہاں تو ایسا کرے اب بھی اس کو اجازت نہیں ہے (ردالمحتار) مسئلہ اگر اس کو مجبور کیا گیا کہ تو اپنا عضو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے قتل کر ڈالوں گا تو اس کو ایسا کرنے کی اجازت ہے اور اگر اس پر مجبور کیا گیا کہ تو خود کشی کرے ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اس کو خود کشی کرنے کی اجازت نہیں ہے (ردالمحتار) مسئلہ اگر اکراہ ہوا کہ تو اپنے کو تلوار سے قتل کر ورنہ میں تجھے اتنے کوڑے ماروں گا کہ تو مر جائے یا نہایت بُری طرح سے قتل کر دوں گا تو اس صورت میں خود کشی کرنے میں گناہ نہیں کہ اُس سختی اور تکلیف سے بچنے کے لیے خود کشی کرتا ہے (عالمگیری) مسئلہ زنا پر اکراہ ہوا خواہ اکراہ ملجی ہو یا غیر ملجی زنا کی اجازت نہیں مگر اس زانی پر اکراہ ملجی میں حد نہیں اور عورت کو مجبور کیا گیا اور اکراہ ملجی ہے تو اسے رخصت ہے اور غیر ملجی ہے تو رخصت نہیں اور عورت سے اکراہ غیر ملجی میں بھی حد ساقط ہے (ردالمحتار) مسئلہ لواطت پر اکراہ ہوا اکراہ ملجی ہو یا غیر ملجی بہر صورت اس کی اجازت نہیں (ردالمحتار) مسئلہ عورت کو زنا کرنے پر مجبور کیا اور اس نے مرد کو قابو دے دیا تو عورت بھی گنہگار ہے اور قابو نہ دیا اور اس کے ساتھ زنا کر لیا گیا تو عورت گنہگار نہیں (عالمگیری) مسئلہ زنا پر اکراہ ہوا اُس نے زنا نہیں کیا اور قتل کر دیا گیا اُس کو ثواب ملے گا (عالمگیری) مسئلہ



نکاح و طلاق و عتاق پر اکراہ ہو یعنی دھمکی دے کر ایجاب یا قبول کرالیا یا طلاق کے الفاظ کہلوائے یا غلام کو آزاد کرالیا تو یہ سب صحیح ہو جائیں گے اور غلام کی قیمت مکہ سے وصول کر سکتا ہے اور طلاق کی صورت میں اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو نصف مہر وصول کر سکتا ہے اور مدخولہ ہے تو کچھ نہیں (درمختار) مسئلہ خود زوہ نے شوہر کو طلاق دینے پر مجبور کیا اور اکراہ ملجی ہے تو عورت شوہر سے کچھ نہیں لے سکتی اور غیر ملجی ہے تو نصف مہر لے سکتی ہے (ردالمحتار) مسئلہ نکاح میں مہر ذکر نہیں کیا گیا اور اکراہ کے ساتھ طلاق دلوانی گئی تو شوہر پر متغہ واجب ہے جس کا بیان کتاب الطلاق میں گزرا اور مکہ سے اس کو وصول کرے گا (ردالمحتار) مسئلہ ایک طلاق دینے پر اکراہ ہوا اور اس نے تین طلاقیں دے دیں اور عورت غیر مدخولہ ہے تو مکہ سے نصف مہر واپس نہیں لے سکتا (عالمگیری) مسئلہ اس پر اکراہ ہوا کہ زوہ کو تفویض طلاق کر دے یا اس کی طلاق فلاں شخص کے اختیار میں دے دے اس نے ایسا ہی کر دیا اور زوہ یا اس شخص نے طلاق دے دی طلاق ہو جائے گی اور غیر مدخولہ ہے تو نصف مہر مکہ سے وصول کرے گا (عالمگیری) مسئلہ مرد مرخص نے اپنی عورت کو مجبور کیا کہ وہ اس سے طلاق بائن کی درخواست کرے عورت نے اس سے کہا تو مجھے طلاق بائن دے دے اس نے دے دی اور عدت ہی میں وہ شخص مر گیا۔ عورت وارث ہوگی اور اگر عورت نے دو طلاق بائن کی درخواست کی تو وارث نہیں ہوگی (عالمگیری) مسئلہ عورت کو مجبور کیا گیا کہ ایک ہزار کے بدلے میں شوہر کی طلاق قبول کرے اس نے قبول کر لی۔ ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور اس پر روپے واجب نہیں ہوں گے اور اگر ایک ہزار پر خلع کے لیے عورت پر اکراہ ہوا اور اس نے خلع کر لیا تو طلاق بائن واقع ہوگی اور مال واجب نہیں ہوگا (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص کو مجبور کیا گیا کہ فلاں عورت سے دس ہزار مہر پر نکاح کرے اور اس عورت کا مہر مثل ایک ہزار ہے اس نے دس ہزار مہر پر نکاح کیا نکاح صحیح ہے مگر مہر ایک ہی ہزار واجب ہوگا (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص ہزار روپے پر خلع کرنے پر مجبور کیا گیا اور اس کی عورت کا مہر چار ہزار ہے اس نے خلع کر لیا اور عورت خلع کرانے پر مجبور نہیں کی گئی ہے تو ایک ہزار پر خلع ہو گیا عورت کے ذمہ یہ روپے لازم ہوں گے اور مرد مجبور کرنے والے سے کچھ نہیں لے سکتا (عالمگیری)



مسئلہ اکراہ کے ساتھ یہ سب چیزیں صحیح ہیں نذر - معین - ظہار - رجعت - ایلا - فے - یعنی اس کو منت ماننے پر مجبور کیا کہ نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج کی منت مانے اور اس نے مان لی تو منت پوری کرنی ہوگی یو میں ظہار کیا تو بغیر کفارہ عورت سے قربت جائز نہ ہوگی اور ایلا کیا تو اس کے احکام بھی جاری ہوں گے اور رجعت کر لی تو رجعت ہوگئی اور ایلا کیا تھا فے کرنے پر مجبور کیا گیا فے ہوگئی (عالمگیری در مختار) مسئلہ عورت سے ظہار کیا تھا اس کو مجبور کیا گیا کہ ظہار کے کفارہ میں اپنا غلام آزاد کرے اس نے آزاد کیا اگر یہ غلام غیر معین ہے جب تو کچھ نہیں کہ اس نے اپنا نسر ض ادا کیا اور اگر معین غلام کو آزاد کرایا تو دو صورتیں ہیں۔ وہی سب میں گھٹیا اور کم درجہ کا ہے جب بھی مکہ پر ضمان واجب نہیں اور اگر دوسرے غلام اس سے گھٹیا میں تو مکہ پر اس کی قیمت واجب ہے اور کفارہ ادا نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ قسم کے کفارہ دینے پر مجبور کیا گیا اور یہ معین نہیں کیا ہے کہ کونسا کفارہ دے اور اس نے کفارہ دے دیا کفارہ صحیح ہے اور اگر معین کر دیا ہے اور اس سے کم درجہ کا کفارہ دے سکتا تھا تو مکہ پر ضمان واجب ہے اور کفارہ صحیح نہیں (عالمگیری) مسئلہ اکراہ کے ساتھ اسلام صحیح ہے (در مختار) یعنی اگر اس نے اکراہ کی دہ سے اپنا اسلام ظاہر کیا تو جب تک اس سے کفر ظاہر نہ ہو اس کو کافر نہ کہیں گے اس لیے کہ یہ کیونکر یقین کیا جاسکتا ہے کہ اس نے محض خوف سے ہی اسلام ظاہر کیا ہے دل میں اس کے اسلام نہیں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک کافر نے مسلمان پر حملہ کیا اور جب مسلمان نے حملہ کیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا انھوں نے یہ خیال کر کے کہ یہ محض تلوار کے خوف سے اسلام ظاہر کیا ہے کلمہ پڑھنے کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا جب حضور اقدس کو اس کی اطلاع ہوئی تو نہایت شدت سے انکار فرمایا۔ اسلام صحیح ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ محض منہ سے کہہ دینے سے ہی وہ حقیقتہً مسلمان ہے کہ اسلام حقیقی تو دل سے تصدیق کا نام ہے صرف منہ سے بولنا کیا مفید ہو سکتا ہے جب کہ دل میں تصدیق نہ ہو مسئلہ اکراہ کے ساتھ اس سے دین معاف کرایا گیا یا کفیل کو بری کرایا گیا یا شفیع کو طلب شفعہ سے روک دیا گیا یا کسی کو جبراً مرتد بنانا چاہا یہ سب چیزیں اکراہ سے نہیں ہو سکتیں (در مختار) مسئلہ قاضی نے مجبور کر کے کسی سے چوری یا قتل عمد کا اقرار کرایا اور اس اقرار پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا یا قصاص لیا گیا اگر وہ شخص نیک



ہے تو قاضی سے قصاص لیا جائے گا اور اگر چوری و قتل میں متہم ہے مشہور ہے کہ چور ہے قاتل ہے تو قاضی سے قصاص نہیں لیا جائے گا (در مختار) مسئلہ شوہر نے عورت کو دھمکی دی کہ مہر معاف کر دے یا مہر کر دے ورنہ تجھے ماروں اس نے مہر کر دیا یا معاف کر دیا اگر شوہر اس کے مارنے پر قادر ہے تو مہر اور معاف کرنا صحیح نہیں اور اگر یہ دھمکی دی کہ مہر کر دے ورنہ طلاق دے دوں گا یا دوسرا نکاح کر لوں گا تو یہ اگر اہ نہیں اس صورت میں مہر کرے گی تو صحیح ہو جائے گا (در مختار) مسئلہ شوہر نے عورت کو اس کے باپ ماں کے یہاں جانے سے روک دیا کہ جب تک مہر نہ بخشے گی جانے نہیں دوں گا یہ بھی اگر اہ کے حکم میں ہے کہ اس حالت میں بخشنا صحیح نہیں (در مختار) مسئلہ ایک شخص کو دھمکی دی گئی کہ وہ اپنی فلاں چیز زید کو مہر کر دے اس نے زید و عمرو دونوں کو مہر کر دی عمرو کے حق میں مہر صحیح ہے اور زید کے حق میں مہر صحیح نہیں (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص کو کھانا کھانے پر اگر اہ کیا گیا اور وہ کھانا بھی خود اسی کا ہے اگر وہ بھوکا ہے تو کچھ نہیں کہ اپنی چیز کا فائدہ خود اسی کو پہنچا اور اگر آسودہ تھا تو مکہ سے تاوان لے گا (در مختار) مسئلہ بہت سے مسلمان کافروں نے گرفتار کر لیے ہیں ان کافروں کا جو سرغنہ ہے یہ کہتا ہے کہ تم اپنی لونڈی زنا کے لیے دے دو تو ایک ہزار قیدی رہا کیے دیتا ہوں قیدی چھوڑانے کے لیے اس لونڈی کو دینا حلال نہیں اللہ تعالیٰ ان اسیروں کے لیے کوئی سبب پیدا کر دے گا یا انھیں اس مصیبت پر صبر و اجر دے گا (در مختار) اس سے اسلام کی لطافت و پائیزی کی اندازہ کرنا چاہیے کہ اپنے ایک ہزار قیدی کفار کے ہاتھ سے چھوڑانے کے لیے اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا کہ مسلمان اپنی لونڈی بھی زنا کے لیے دے بخلاف دیگر مذاہب کے کہ انھوں نے بہت معمولی باتوں کے لیے اپنی بیبیاں اور لڑکیاں پیش کر دیں چنانچہ تاریخ عالم اس پر شاہد ہے کہ معلوم ہوا کہ کفار کو جب کبھی کامیابی ہوئی تو اس قسم کی سرکات سے۔

مسئلہ چوروں نے کسی کو مجبور کیا کہ تمہارا مال کہاں ہے بتاؤ ورنہ ہم قتل کر ڈالیں گے اس نے نہیں بتایا انھوں نے قتل کر ڈالا یہ شخص گنہگار نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ مرد عورت دونوں نے اس پر اتفاق کر لیا ہے کہ لوگوں کے سامنے ایک ہزار پر طلاق دوں گا اور طلاق دینا مقصود نہ ہو گا محض لوگوں کے دکھانے کے لیے ایسا کیا جائے گا



چنانچہ لوگوں کے سامنے ایک سزا پر طلاق دے دی طلاق واقع ہو جائے گی اور مال لازم نہ ہوگا (مالگیری) :

## حجر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَمًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ جَزَاءً بِمَا رَزَقْتُمُوهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ بِحُكْمِ اللَّهِ يُقْضَىٰ ۚ أُولَٰئِكَ مَلَكُوتُ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ (۱۲) اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ رو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اُسی میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اُن سے اچھی بات کہو اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم اُن کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال اُنہیں سپرد کرو و امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابی ماہ و دارقطنی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے تھے اُن کے گھر والوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ اُن کو مجبور کر دیجئے۔ اُن کو بلا کر حضور نے بیع سے منع فرمایا۔ اُنہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں بیع سے صبر نہیں کر سکتا حضور نے فرمایا اگر بیع کو تم نہیں چھوڑتے تو جب بیع کرو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ سوتے سے یہاں تک کہ بیدار ہو۔ اور بچہ سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور عنبوں سے یہاں تک کہ ہوش میں آئے مگر کسی شخص کے تصرفات قولیہ روک دینے کو حجر کہتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مراتب پر پیدا فرمایا ہے کسی کو سمجھ بوجھ اور دانائی و ہوشیاری عطا فرمائی اور بعض کی عقلوں میں فتور اور کمزوری رکھی جیسے عنبوں اور بچے کہ ان کی فہم و عقل میں جو کچھ قصور ہے وہ مخفی نہیں اگر ان کے تصرفات ناقص ہو جایا کریں۔ اور بسا اوقات یہ لبتی کم فہمی سے ایسے تصرفات کر جاتے ہیں جو خود ان کے لیے مضر ہیں اور انہیں کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ لہذا اُس کی رحمت کاملہ نے ان کے تصرفات کو روک دیا کہ ان و ضرر نہ پہنچنے پائے۔ باندی غلام کی عقل میں فتور نہیں ہے مگر یہ خود اور جو ان کے



پاس ہے سب ملک مولے ہے لہذا ان کو پرانی ملک میں تصرف کرنے کا کیا حق ہے  
 مسئلہ حجر کے اسباب تین ہیں نابالغی۔ جنون۔ رقیبت نتیجہ یہ ہوا کہ آزاد و عاقل بالغ  
 کو قاضی مجبور نہیں کر سکتا ہاں اگر کسی شخص کے تصرفات کا ضرر عام لوگوں کو پہنچتا ہو  
 تو اس کو روک دیا جائے گا مثلاً طبیب جاہل کہ فن طب میں مہارت نہیں رکھتا اور  
 علاج کرنے کو بیٹھ جاتا ہے لوگوں کو دوائیں دے کر ہلاک کرتا ہے آج کل بکثرت  
 ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص سے یا مدرسہ میں طب پڑھ لیتے ہیں اور علاج و معالجہ سے سابقہ  
 نہیں پڑتا۔ دو تین برس کے بعد سند طب حاصل کر کے مطب کھول لیتے ہیں اور ہر طرح  
 کے مریض پر ہاتھ ڈال دیتے ہیں مرض سمجھ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو نسخے پلاتا شروع کر  
 دیتے ہیں وہ اس کہنے کو کبر شان سمجھتے ہیں کہ میری سمجھ میں مرض نہیں آیا ایسوں کو  
 علاج کرنا کب جائز و درست ہے۔ علاج کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مدت دراز  
 تک استاد کامل کے پاس بیٹھے اور ہر قسم کا علاج دیکھے اور استاد کی موجودگی میں علاج  
 کرے اور طریق علاج کو استاد پر پیش کرتا رہے جب استاد کی سمجھ میں آجائے کہ  
 یہ شخص اب علاج میں ماہر ہو گیا تو علاج کی اجازت دے۔ آج کل تعلیم اور امتحان کی  
 سندوں کو علاج کے لیے کافی سمجھتے ہیں مگر یہ غلطی ہے اور سخت غلطی ہے۔ اسی کی  
 دوسری مثال جاہل مفتی ہے کہ لوگوں کو غلط فتوے دے کر خود بھی گمراہ و گنہگار ہوتا  
 ہے اور دوسروں کو بھی کرتا ہے۔ طبیب ہی کی طرح آج کل مولوی بھی ہو رہے ہیں کہ  
 جو کچھ اس زمانے میں مدارس میں تعلیم ہے وہ ظاہر ہے اول تو درس نظامی جو کہ  
 ہندوستان کے مدارس میں عموماً جاری ہے اس کی تکمیل کرنے والے بھی بہت قلیل  
 افراد ہوتے ہیں عموماً کچھ معمولی طور پر پڑھ کر سند حاصل کر لیتے ہیں اور اگر پورا درس بھی  
 پڑھا تو اس پڑھنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اب اتنی استعداد ہو گئی کہ کتابیں دیکھ  
 کر بحث کر کے علم حاصل کر سکتا ہے ورنہ درس نظامی میں دینیات کی جتنی تعلیم ہے  
 ظاہر اس کے ذریعہ سے کتنے مسائل پر عبور ہو سکتا ہے مگر ان میں اکثر کو اتنا بیباک  
 پایا گیا ہے کہ اگر کسی نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تو یہ کہنا ہی نہیں جانتے کہ مجھے  
 معلوم نہیں یا کتاب دیکھ کر بتاؤں گا کہ اس میں وہ اپنی تو ہیں جانتے ہیں انکل بچو  
 جو جی میں آیا کہہ دیا۔ صحابہ کبار و ائمہ اعلام کی زندگی کی طرف اگر نظر کی جاتی ہے تو



معلوم ہوتا ہے کہ باوجود زبردست پایہ اجتہاد رکھنے کے بھی وہ کبھی ایسی جرات نہیں کرتے تھے جو بات نہ معلوم ہوتی اس کی نسبت صاف فرما دیا کرتے کہ مجھے معلوم نہیں ان نو آموز مولویوں کو ہم خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں کہ تکمیل درس نظامی کے بعد فقہ و اصول و کلام و حدیث و تفسیر کا بکثرت مطالعہ کریں اور دین کے مسائل میں جسارت نہ کریں جو کچھ دین کی باتیں ان پر منکشف و واضح ہو جائیں ان کو بیان کریں اور جہاں اشکال پیدا ہوں اس میں کامل غور و فکر کریں۔ خود واضح نہ ہو تو دوسروں کی طرف رجوع کریں کہ علم کی بات پوچھنے میں کبھی عار نہ کرنا چاہیے مسئلہ جنون قوی ہو یا ضعیف جبر کے لیے سبب ہے۔ معتوہ جس کو بڑھاپے میں وہ بے جو کم سمجھ ہو اس کی باتوں میں اختلاف ہو اور بٹا باتیں کرتا فاسد التدبیر ہو مجنون کی طرح لوگوں کو مارتا ہو گالی دیتا نہ ہو یہ معتوہ اس بچہ کے حکم میں ہے جس کو تمیز ہے (در مختار ردالمحتار) مسئلہ مجنون نہ طلاق دے سکتا ہے نہ اقرار کر سکتا ہے اسی طرح نابالغ کہ نہ اس کی طلاق صحیح نہ اقرار۔ مجنون اگر ایسا ہے کہ کبھی کبھی اسے اتفاق ہو جاتا ہے اور اتفاق بھی پورے طور پر ہوتا ہے تو اس حالت میں اس پر جنون کا حکم نہیں ہے اور اگر ایسا اتفاق ہے کہ عقل ٹھکانے پر نہیں آتی ہو تو نابالغ عاقل کے حکم میں ہے (در مختار ردالمحتار) مسئلہ غلام طلاق بھی دے سکتا ہے اور استرار بھی کر سکتا ہے مگر اس کا اقرار اس کی ذات تک محدود ہے لہذا اگر مال کا اقرار کرے گا تو آزاد ہونے کے بعد اس سے وصول کیا جاسکتا ہے اور حدود و قصاص کا اقرار کرے گا تو فی الحال قائم کر دیں گے آزاد ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ (در مختار و غیرہ) مسئلہ نابالغ نے ایسا عقد کیا جس میں نفع و ضرر دونوں ہوتے ہیں جیسے خرید و فروش دخت کہ نہ ہمیشہ اس میں نفع ہی ہوتا ہے اور نہ ہمیشہ ضرر اگر وہ خریدنے اور بیچنے کے معنی جانتا ہو کہ خریدنا یہ ہے کہ دوسرے کی چیز ہماری ہو جائے گی اور بیچنا یہ کہ اپنی چیز اپنی نہ رہے گی دوسرے کی ہو جائے گی تو اس کا عقد دلی کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا رد کر دے گا باطل ہو جائے گا اور اگر اتنا بھی نہ جانتا ہو کہ بیچنا اور خریدنا اسے کہتے ہیں تو اس کا عقد باطل ہے ولی کے جائز کرنے سے بھی جائز نہیں ہوگا۔ مجنون کا بھی یہی حکم ہے (ہدایہ در مختار) مسئلہ فعل میں جبر نہیں ہوتا یعنی ان کے افعال کو کالعدم نہیں سمجھا جائے گا بلکہ ان کا اختیار کیا



جائے گا لہذا نابالغ یا مجنون نے کسی کی کوئی چیز تلف کر دی تو ضمان واجب ہے فی الحال تاوان وصول کیا جائے گا یہ نہیں کہ جب وہ بالغ ہو یا مجنون ہوش میں آئے اس وقت تاوان وصول کریں یہاں تک کہ اگر ایک دن کے بچہ نے کر دیا اور کسی شخص کی شیشہ کی کوئی چیز تھی وہ ٹوٹ گئی۔ اس کا بھی تاوان دینا ہوگا (در مختار عالمگیری) مسئلہ بچہ نے کسی سے قرض لیا یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی گئی یا اس کو کوئی چیز عاریت دی گئی یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیع کی گئی اور یہ سب کام ولی کی بغیر اجازت ہوئے اور بچہ نے وہ چیز تلف کر دی تو ضمان واجب نہیں (در مختار) مسئلہ آزاد عاقل بالغ پر حجر نہیں کیا جاسکتا کہ مثلاً وہ سفیہ ہے مال کو بیجا خرچ کرتا ہے عقل و شرع کے خلاف وہ اپنے مال کو برباد کرتا ہے گانے بجانے والوں کو دے دیتا ہے تماخہ کرنے والوں کو دیتا ہے کبوتر بازی میں مال اڑاتا ہے بیش قیمت کبوتروں کو خریدتا ہے پتنگ بازی میں آتش بازی میں اور طرح طرح کی بازیوں میں مال ضائع کرتا ہے۔ خرید و فروخت میں بے محل ٹوٹے میں پڑتا ہے کہ ایک روپیہ کی چیز ہے دس پانچ میں خرید لی دس کی چیز ہے بلا وجہ ایک روپیہ میں بیع کر ڈالی۔ غرض اسی قسم کے بے وقوفی کے کام جو شخص کرتا ہے اُس کو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حجر نہیں کیا جاسکتا اسی طرح فسق یا غفلت کی وجہ سے یا دیون ہے اس وجہ سے اُس پر حجر نہیں ہو سکتا مگر صاحبین کے نزدیک ان صورتوں میں بھی حجر کیا جاسکتا ہے اور صاحبین ہی کے قول پر یہاں فتویٰ دیا جاتا ہے (در مختار رد المحتار) مسئلہ سفیہ یعنی جس آزاد عاقل بالغ پر حجر ہوا اس کے وہ تصرفات جو فسق کا احتمال رکھتے ہیں اور ہزل سے باطل ہو جاتے ہیں انہیں میں حجر کا اثر ہوتا ہے کہ یہ شخص نابالغ عاقل کے حکم میں ہوتا ہے اور جو تصرفات ایسے ہیں کہ نہ فسق ہو سکیں اور نہ ہزل سے باطل ہوں ان میں حجر کا اثر نہیں ہوتا لہذا نکاح، طلاق، عتاق، استیلا و تدبیر، وجوب زکوٰۃ و فطرہ و حج و دیگر عبادات بدنیہ، باپ دادا کی ولایت کا زائل ہونا، نفقہ میں خرچ کرنا یعنی اپنے اور اہل و عیال پر اور ان لوگوں پر خرچ کرنا، جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے۔ نیک کاموں میں ایک تنہائی تک وصیت کرنا اور عقوبات کا اقرار کرنا یہ چیزیں وہ ہیں جو باوجود حجر بھی صحیح ہیں اور ان کے علاوہ جن میں ہزل کا اعتبار ہے وہ قاضی کی اجازت سے کر سکتا ہے یعنی قاضی اگر نافرمان دیگا



تو نافذ ہو جائیں گے (در مختار و المختار) مسئلہ نابالغ جس کا مال ولی یا وصی کے قبضہ میں تھا وہ بالغ ہوا اور اُس کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے اور چال چلن ٹھیک ہیں (یہاں نیک چلنی کے صرف یہ معنی ہیں کہ مال کو موقع سے خرچ کرتا ہو اور بے موقع خرچ کرنے سے رکتا ہو جس کو رشد کہتے ہیں۔ تو اس کے اموال اُسے دے دیے جائیں اور اگر چال چلن اچھے نہ ہوں تو اموال نہ دیئے جائیں گے جب تک اُس کی عمر پچیس سال کی نہ ہو جائے۔ وہ جو چاہے کرے مگر صاحبین سے مانتے ہیں کہ اب نہ دیا جائے جب تک رشد ظاہر نہ ہو مال سپرد نہ کیا جائے اگرچہ اُس کی عمر ستر سال کی ہو جائے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ بالغ ہونے کے بعد نیک چلن تھا اور اموال دے دیئے گئے اب اس کی حالت خراب ہو گئی تو بھی امام اعظمؒ کے نزدیک حرج نہیں ہو سکتا مگر صاحبین کے نزدیک مجبور کر دیا جائے گا جیسا اوپر مذکور ہوا (ہدایہ) مسئلہ کسی شخص پر کثرت سے دین ہو گئے قرض خواہوں کو اندیشہ ہے کہ اگر اس نے اپنے اموال کو ہبہ کر دیا یا صدقہ کر دیا یا اور کسی طرح خرچ کر ڈالا تو ہم اپنے دین کیونکر وصول کریں گے۔ انھوں نے قاضی سے مخور کرنے کی درخواست کی تو ایسے شخص کو قاضی مجبور کر دے گا اب اس کے تصرفات ہبہ وغیرہ نافذ نہیں ہوں گے اور قاضی اُس کے اموال کو بیع کر کے دین ادا کر دے گا (در مختار) مسئلہ ایک شخص مفلس (دیوالیہ) ہو گیا اور اُس کے پاس کچھ وہ چیزیں ہیں جن کو اُس نے خریدا ہے اور ثمن بائع کو نہیں دیا ہے تو یہ چیزیں تنہا بائع کو نہیں ملے گی بلکہ اُس میں دیگر تسر منخواہ بھی شریک ہیں جتنی بائع کے حصہ میں آئے اتنی ہی لے سکتا ہے اور اگر اس نے اب تک اُس چیز پر قبضہ ہی نہیں کیا ہے یا بغیر اجازت بائع قبضہ کر لیا ہے تو تنہا بائع اس کا حق وارث ہے (در مختار) مسئلہ مدیون کا دین نقد سے ادا کیا جائے گا ان سے نہ ادا ہو تو دیگر سامان سے اور ان سے بھی نہ ہو تو جائیداد غیر منقولہ سے اور صرف ایک جوڑا کپڑے کا اُس کے لیے چھوڑ دیا جائے باقی سب اموال ادا دین میں صرف کر دیئے جائیں (عالمگیری) :

## بلوغ کا بیان

مسئلہ لڑکے کو جب انزال ہو گیا وہ بالغ ہے۔ وہ کسی طرح ہو سوتے ہیں۔ جس کو



اختلاف کہتے ہیں یا بیداری کی حالت میں ہو۔ اور انزال نہ ہو تو جب تک اُس کی پندرہ سال کی عمر نہ ہو بالغ نہیں جب پورے پندرہ سال کا ہو گیا تو اب بالغ ہے علامات بلوغ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں۔ لڑکے کے بلوغ کے لیے کم سے کم جو مدت ہے وہ بارہ سال کی ہے یعنی اگر اس مدت سے قبل وہ اپنے کو بالغ بتائے اُس کا قول معتبر نہ ہوگا (عالمگیری در مختار) مسئلہ لڑکی کا بلوغ اختلاف ہے ہوتا ہے یا جمل سے یا حیض سے ان تینوں میں سے جو بات بھی پائی جائے تو وہ بالغ قرار پائے گی اور ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے تو جب تک پندرہ سال کی عمر نہ ہو جائے بالغ نہیں اور کم سے کم اس کا بلوغ نو سال میں ہوگا۔ اس سے کم عمر ہے اور اپنے کو بالغ کہتی ہے تو معتبر نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ لڑکے کی عمر بارہ سال یا لڑکی کی ۹ سال کی ہو اور وہ اپنے کو بالغ بتاتے ہیں اگر ظاہر حال اُن کی تکذیب نہ کرتا ہو کہ اُن کے ہم عمر بالغ ہوں تو اُن کی بات مان لی جائے گی (در مختار) مسئلہ جب ان کا بالغ ہونا تسلیم کر لیا گیا تو بالغ کے جتنے احکام ہیں اُن پر جاری ہوں گے اور اس کے بعد وہ اپنے بالغ ہونے سے انکار کرے بھی تو معتبر نہ ہوگا اگرچہ یہ احتمال ہے کہ وہ نابالغ ہو اُس کی بیع و تقسیم نہیں توڑی جائے گی (در مختار) مسئلہ جس لڑکے کی عمر بارہ سال کی ہو اور اُس کے ہم عمر بالغ ہوں اُس نے اپنی عورت سے جماع کیا اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو اُس کے بلوغ کا حکم دیا جائے گا اور بچہ ثابت النسب ہوگا (عالمگیری) :

## ماذون کا بیان

حجرے تصرفات نہیں کر سکتا تھا جس کا بیان گزرا اس حجر کے دور کرتے کو اذن کہتے ہیں یہاں صرف اُن مسائل کو بیان کرنا ہے جن کا تعلق نابالغ یا معتوہ سے ہے غلام ماذون کے مسائل ذکر کرنے کی حاجت نہیں مسئلہ نابالغ کے تصرفات تین قسم کے ہیں (۱) نافع محض یعنی وہ تصرف جس میں صرف نفع ہی نفع ہے جیسے اسلام قبول کرنا۔ کسی نے کوئی چیز مہیہ کی اس کو قبول کرنا۔ اس میں ولی کی اجازت درکار نہیں۔ (۲) ضار محض جس میں خالص نقصان ہو یعنی دنیوی مضرت ہو اگرچہ آخرت کے اعتبار سے مفید ہو جیسے صدقہ و قرض غلام کو آزاد کرنا۔ زوجہ کو طلاق دینا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ولی اجازت دے



تو بھی نہیں کر سکتا بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اپنی نابالغی کے ان تصرفات کو نافذ کرنا چاہے نہیں کر سکتا۔ اُس کا باپ یا قاضی ان تصرفات کو کرنا چاہیں تو یہ بھی نہیں کر سکتے (۱۳) بعض دہرے نافع بعض دہرے ضار جیسے بیع اجارہ نکاح یہ اذن ولی پر موقوف ہیں (در مختار وغیرہ) نابالغ سے مراد وہ ہے جو خرید و فروخت کا مطلب سمجھتا ہو جس کا بیان اوپر گزر چکا اور جو اتنا بھی نہ سمجھتا ہو اُس کے تصرفات ناقابل اعتبار ہیں۔ معتودہ کے بھی یہی احکام ہیں جو نابالغ سمجھ دار کے ہیں مسئلہ جب ولی نے بیع کی اجازت دے دی تو اُس نے جس قیمت پر بھی خرید و فروخت کی ہو جائز ہے اور اذن سے قبل جو نقد کیا ہے وہ اذن پر موقوف ہے ولی کے نافذ کرنے سے نافذ ہوگا اور اذن کے بعد وہ ان تصرفات میں آزاد بالغ کی مثل ہے (عالمگیری) مسئلہ نابالغ غیر ماذون نے بیع کی تھی اور ولی نے اُس کے متعلق کچھ نہیں کہا تھا یہاں تک کہ خود بالغ ہو گیا تو اب اجازت ولی پر موقوف نہیں ہے یہ خود نافذ کر سکتا ہے (در مختار) مسئلہ ولی باپ ہے باپ کے مرنے کے بعد اُس کا دھبی پھر دھبی کا دھبی پھر دادا پھر اُس کا دھبی پھر اس دھبی کا دھبی پھر بادشاہ یا قاضی یا وہ جس کو قاضی نے دھبی مقرر کیا ہو ان تینوں میں تقدیم و تاخیر نہیں ان تینوں میں سے جو تصرف کر دے گا نافذ ہوگا (عالمگیری) مسئلہ چچا اور بھائی اور ماں یا اس کے دھبی کو ولایت نہیں ہے تو بہن بھوپھی خالہ کو کیا ہوتی (عالمگیری) (در مختار) یہاں مال کی ولایت کا ذکر ہے نکاح کا ولی کون ہے اس کو ہم کتاب النکاح میں بیان کر چکے ہیں وہاں سے معلوم کریں مسئلہ ولی نے نابالغ یا معتودہ کو بیع کرتے دیکھا اور منع نہ کیا خاموش رہا تو یہ سکوت بھی اذن ہے اور قاضی نے ان کو بیع و شراء کرتے دیکھا اور خاموش رہا تو اس کا سکوت اذن نہیں (در مختار) مسئلہ نابالغ و معتودہ کے لیے ولی نہ ہو یا ولی ہو مگر وہ بیع وغیرہ کی اجازت نہ دیتا ہو تو قاضی کو اختیار ہے کہ وہ اجازت دے دے (در مختار) مسئلہ قاضی نے اجازت دے دی اس کے بعد وہ قاضی مر گیا یا معزول ہو گیا تو باپ وغیرہ اب بھی اُسے نہیں روک سکتے اور دھبی نے اجازت دی تھی پھر وہ مر گیا تو حجر ہو گیا یعنی اس کے بعد جو ولی ہے اس کی اجازت درکار ہے (عالمگیری) مسئلہ ان دونوں یعنی نابالغ و معتودہ کے پاس جو چیز ہے اُس کے متعلق یہ اقرار کیا کہ یہ فلاں کی ہے خواہ یہ چیز ان کے کسب کی ہو یا میراث میں ملی ہو ان کا اقرار صحیح ہے اور اگر باپ نے ہی



ان کو اذن دیا اور اسی کے لیے اترار کیا تو یہ صحیح نہیں (در مختار رد المحتار) مسئلہ باپ نے اپنے دو نابالغ لڑکوں کو اجازت دی ان میں سے ایک نے دوسرے سے کوئی چیز خریدی یہ بیع جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ لڑکا مسلمان ہے اور اس کا باپ کافر ہے تو یہ باپ ولی نہیں اور اس کو اذن دینے کا اختیار نہیں (عالمگیری) مسئلہ نابالغ یا موزون پر دھوی ہوا اور وہ انکار کرتا ہے تو اس پر حلف دیا جائے گا (عالمگیری) :

## غضب کا بیان

اللہ عز وجل فرماتا ہے وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ایک دوسرا شخص ناحق طور پر نہ کھائے حدیث ۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اُس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا حدیث ۲۔ صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ بھی لے لیا قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا حدیث ۳ و ۴۔ امام احمد یحییٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ناحق زمین لی قیامت کے دن اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ اُس کی مٹی اڑا کر میدان حشر میں لائے دوسری روایت امام احمد کی انھیں سے یوں ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لی اللہ عز وجل اُسے یہ تکلیف دے گا کہ اُس حصہ زمین کو کھودتا ہو اسات زمین تک پہنچے پھر یہ سب اُس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور یہ طوق اس وقت تک اُس کے گلے میں رہے گا کہ تمام لوگوں کے مابین فیصلہ ہو جائے حدیث ۵۔ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کا جانور بغیر اجازت نہ دے کیا تم میں کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اُس کے بالا خانہ پر کوئی آکر خزانہ کی کوئی کوٹھڑی توڑ کر جو کچھ اس میں کھانے کی چیزیں ہیں اُٹھالے جائے ان لوگوں یعنی اعراب اور بدویوں کے کھانے کے خزانے



جانوروں کے تھن میں یعنی جانوروں کا دودھ ان کی غذا ہے حدیث ۶۔ صحیح مسلم میں جاہل  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب  
 میں گہن لگا اور اُسی روز حضور کے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تھی حضور  
 نے گہن کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ فرمایا۔ تمام وہ چیزیں جن کی تمہیں خبر دی جاتی  
 ہے سب کو میں نے اپنی اس نماز میں دیکھا۔ میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی اور یہ  
 اُس وقت کہ تم نے مجھے پیچھے بیٹھے ہوئے دیکھا کہ کہیں اس کی لپٹ نہ لگ جائے  
 میں نے اس صاحبِ محجن کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں جہنم میں گھیٹ رہا ہے مجن اُس  
 چھڑی کو کہتے ہیں جس کی مونڈھ ٹیڑھی ہوتی ہے جاہلیت میں ایک شخص عمرو بن لُحی نامی  
 تھا جو اس قسم کی چھڑی رکھتا تھا اُس کو صاحبِ محجن کہتے تھے وہ حاجیوں کی چیز چھڑی  
 کی مونڈھ سے کھینچ لیا کرتا تھا۔ اگر حاجی کو پتہ چل جاتا کہ میری چیز کسی نے کھینچ لی ہے  
 تو کہہ دیتا تمہاری چیز میری چھڑی کی مونڈھ سے مل گئی اور اُسے پتہ نہ چلتا تو چیز اٹھا  
 لے جاتا۔ اور میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی پکڑ کر ہاندھ رکھی تھی نہ  
 اُسے کھلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ کچھ کھا لیتی۔ وہ بلی اسی حالت میں بھوک سے مر گئی پھر اُس  
 کے بعد جنت میرے سامنے پیش کی گئی یہ اُس وقت کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے  
 دیکھا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا اور میں نے ہاتھ بڑھایا تھا اور میں نے ارادہ کیا  
 تھا کہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں کہ تم بھی انھیں دیکھو پھر میری سمجھ میں آیا کہ ایسا  
 نہ کروں حدیث ۷۔ بیہقی نے شعب الایمان اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! تم لوگ۔ ظلم نہ کرنا۔  
 سُن لو۔ کسی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں حدیث ۸۔ ترمذی و ابوداؤد نے  
 سائب بن یزید سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی چھڑی ہنسی مذاق میں واقعی طور پر نہ لے  
 لے یعنی ظاہر تو یہ ہے کہ مذاق کر رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ لینا ہی چاہتا ہے اور جس  
 نے اس طرح لی ہو وہ واپس کر دے حدیث ۹۔ امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ترمذی و  
 تہاوی عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا۔ جو شخص اپنا بھینہ مال کسی کے پاس پائے  
 تو وہی حق دار ہے اور وہ شخص جس کے پاس مال تھا اگر اُس نے کسی سے خریدا ہے تو



اپنے بائٹ سے مطالبہ کرے حدیث ۱۰۔ ابو داؤد نے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جانوروں میں پہنچے (اور دودھ دہنا چاہے) اگر مالک وہاں ہو تو اس سے اجازت لے لے اور وہاں نہ ہو تو تین مرتبہ مالک کو آواز دے اگر جواب دے تو اس سے اجازت لے کر دوسے اور جواب نہ آئے تو دودھ کر پی لے وہاں سے لے نہ جائے (یہ حکم اس وقت ہے کہ یہ شخص مضطر ہو)۔

حدیث ۱۱۔ ترمذی و ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باغ میں جائے تو کھائے اور جھولی بھر کرے نہ جائے (یہ بھی اضطراب کی صورت میں ہے یا وہاں کا ایسا عرف ہو گا) حدیث ۱۲۔ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ رافع بن عمر و غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں لڑکا تھا انصار کے پیڑوں سے کھجوریں جھاڑ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور نہ فرمایا اسے لڑکے پیڑوں پر کیوں ڈھیلے پھینکتا ہے میں نے عرض کی جھاڑ کر کھاتا ہوں فرمایا جھاڑومت جو نیچے گری ہیں انہیں کھا لو پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی الہی تو اسے آسودہ کر دے حدیث ۱۳۔ طبرانی نے اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص پر ایسا مال لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔ مال منقولہ محرم منقول سے جائز قبضہ کر ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غضب ہے جب کہ یہ قبضہ خفیہ نہ ہو اس ناجائز قبضہ کرنے والے کو غاصب اور مالک کو مغضوب منہ اور چیز کو مغضوب کہتے ہیں جس چیز پر ناجائز قبضہ ہوا مگر کسی جائز قبضہ کو ہٹا کر نہیں ہوا وہ غضب نہیں مثلاً جو چیز غضب کی تھی اس میں کچھ زائد چیزیں پیدا ہو گئیں جیسے جانور غضب کیا تھا اس سے بچہ پیدا ہوا۔ گائے غضب کی تھی اس کا دودھ دہا ان زوائد کو غضب کرنا نہیں کہا جائے گا غیر منقولہ چیز پر قبضہ کیا یہ بھی غضب نہیں۔ مثلاً مسلمان کے پاس شراب تھی اس نے چھین لی اور مال محترم نہ ہو جیسے حربی کا مال چھین لیا یہ بھی غضب نہیں غیر منقولہ پر قبضہ ناجائز کیا یہ بھی غضب نہیں (در متار وغیرہ) مسئلہ بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ اگرچہ وہ غضب نہیں ہیں مگر ان میں غضب کا حکم جاری ہوتا ہے یعنی ضمان کا حکم دیا جاتا ہے اس وجہ سے ان کو بھی غضب سے تعبیر کیا جاتا ہے مثلاً مودع نے ودیعت سے انکار کر دیا یا



ہلاک کر دیا کہ یہاں تاوان لازم ہے پڑا مال اٹھایا اور اس پر گواہ نہیں بنایا۔ پرائی ملک میں کنواں کھودا اور اس میں کسی کی چیز گر کر ہلاک ہو گئی اور ان کے علاوہ بہت سی ایسی صورتیں ہیں جن میں تاوان کا حکم ہے اور وہاں غصب نہیں کہ ان سب صورتوں میں تعدی کی وجہ سے ضمان لازم آتا ہے (در المختار) مسئلہ جانور کو غصب کر لایا اس کے ساتھ لگا ہوا بچہ چلا آیا یا غصب کے بعد بچہ پیدا ہوا بچہ کا تاوان غاصب پر نہیں یا بچہ کو غصب کر لایا اس کے ساتھ لگا ہوا بچہ چلا آیا یا غصب کے بعد بچہ پیدا ہوا بچہ کا تاوان غاصب پر نہیں یا بچہ کو غصب کر لیا اور اسے ہلاک کر دیا اس کے جدا ہونے سے گائے کا دودھ سوکھ گیا یہاں بچہ کا ضمان ہے اور گائے میں جو کچھ کمی ہوئی اس کا نقصان دینا ہوگا یہ نقصان تعدی کی وجہ سے ہے (در مختار) مسئلہ کسی شخص کا مٹی کا ڈھیلا یا ایک قطرہ پانی لے لیا اگرچہ بغیر اجازت ایسا کرنا جائز نہیں مگر یہ غصب نہیں کہ مال مستقوم نہیں (در مختار) مسئلہ چھپا کر کسی کی چیز لے لی جس کو چوری کہتے ہیں اگر دس درہم قیمت کی ہے جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے یہ غصب نہیں کہ ہلاک ہونے سے یہاں تاوان لازم نہیں (در المختار) مسئلہ دوسرے کے جانور پر بغیر اجازت مالک بوجھ لا دنا یا سوار ہونا بلکہ مشترک جانور پر بغیر اجازت شریک بوجھ لا دنا یا سوار ہونا غصب ہے۔ ہلاک ہونے سے تاوان دینا ہوگا دوسرے کے بھونے پر بغیر اجازت بیٹھنا غصب نہیں اگر وہ ہلاک ہو جائے تو تاوان نہیں جب تک اس کے فعل سے ہلاک نہ ہو (بدایہ در مختار) مسئلہ غصب کا حکم یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا مال ہے تو غاصب گنہگار ہے اور چیز موجود ہو تو مالک کو واپس کر دے موجود نہ ہو تو تاوان دے اور معلوم نہ ہو کہ پرایا مال ہے تو اس کا حکم واپس کرنا یا چیز موجود نہ ہو تو تاوان دینا ہے اور اس صورت میں گنہگار نہیں ہوا (بدایہ در مختار) مسئلہ غاصب سے دوسرا شخص چھین لے گیا تو مفسوب منہ کو یعنی جس کی چیز غصب کی گئی اسے اختیار ہے کہ غاصب سے ضمان لے یا غاصب الغاصب سے (در مختار) مسئلہ شے موقوف غصب کی جس کی قیمت ایک ہزار ہے پھر غاصب سے کسی نے غصب کر لی اور اس وقت اس کی قیمت دو ہزار ہے تو غاصب دوم غاصب اول سے زیادہ مالدار ہے اس کی غاصب دوم سے تاوان لے ورنہ متولی کو اختیار ہے جس سے چاہے لے لے اور جس ایک سے لے گا دوسرا بری ہو جائے گا (در المختار)



مسئلہ پرانی دیوار گرا دی تو مالک کا جو کچھ نقصان ہوا اُسے اُس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ دیوار کی قیمت اس سے وصول کرے اور گرا ہوا ملکہ اسے دے دے یا خود ملکہ لے لے اور دیوار کی قیمت سے ملکہ کی قیمت کم کر کے باقی اس سے وصول کرے اس کو یہ حق نہیں کہ اس سے دیوار بنوانے کا مطالبہ کرے ہاں اگر مسجد یا کسی عمارت موقوفہ کی دیوار کسی نے گرائی ہے تو اسے دیوار بنوانی ہوگی (در مختار رد المحتار) مسئلہ دیوار گرانے والے نے اگر ویسی ہی دیوار بنوا دی تو ضمان سے بری ہو جائے گا اور اگر دیوار میں نقش و نگار پھول پتے ہیں تو ان کا بھی تاوان دینا ہوگا اور اگر تصویریں بنی ہیں تو رنگ کا ضمان ہے تصاویر کا ضمان نہیں (رد المحتار) مسئلہ جس چیز کو جہاں سے غصب کیا وہیں واپس کرنا ہوگا غاصب اگر دوسرے شہر میں دینا چاہتا ہے مالک اُس سے کہہ سکتا ہے کہ جہاں سے لائے ہو وہیں چل کر دیتا (در مختار) مسئلہ غاصب کے واپس کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس طرح واپس کرے کہ مالک کو علم ہو جائے اگر اس کی لاعلمی میں چیز واپس کر دی بری ہوگا۔ مثلاً اُس کے صندوق یا تھیلی میں سے روپے نکال کر لے گیا تھا پھر اس میں رکھ آیا اور مالک کو پتہ نہ چلا یہ واپسی بھی صحیح ہے یو ہیں اگر دوسرے نام سے مالک کو دے دی جب بھی بری ہو جائے گا مثلاً مالک کو ہبہ کیا یا ودیعت کے نام سے اسے دے آیا بلکہ اگر وہ چیز کھانے کی تھی مالک کو کھلا دی اس صورت میں بھی بری ہو جائے گا مگر اس چیز میں اگر تغیر کر دی ہے اور مالک کو دے آیا تو بری نہیں مثلاً کپڑے کو قطع کر کے اس کو سی کر مالک کو دے گیا۔ گیہوں کو پسوا کر اُس کی روٹی مالک کو کھلا دی یا شکر کا شربت بنا کر پلا دیا (در مختار رد المحتار) مسئلہ گیہوں غصب کئے تھے مالک کو یہ گیہوں پیئے کو دے آیا پیئے کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ یہ تو میرے ہی گیہوں ہیں آٹے کو روک سکتا ہے یو ہیں سوت غصب کیا تھا اور مالک کو کپڑا بننے کے لیے دے آیا کپڑا بننے کے بعد مالک کو معلوم ہوا کہ سوت میرا ہی تھا۔ کپڑا رکھ سکتا ہے (عائلی) مسئلہ سوتے میں انگوٹھی یا جوتے یا ٹوپی اتار لی اگر وہاں سے لے نہیں گیا اور پہنا دی تو ضمان نہیں اور وہاں سے لے گیا تو اب بیداری میں دینے سے ضمان سے بری ہو گیا اور سوتے میں پہنا دے گا تو بری نہ ہوگا (عائلی) مسئلہ غاصب نے مغصوب کو مالک کی گود میں رکھ دیا اس کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ میری چیز ہے اس کی گود میں سے



کوئی دوسرا اٹھائے گیا۔ غاصب بری ہو گیا (مالگیری) مسئلہ جو حیر غصب کی اور وہ ہلاک ہو گئی اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر وہ چیز قیمتی ہے تو قیمت تاوان دے اور مثلی ہے تو اس کو مثل تاوان میں دے اور مثلی ہے مگر اس وقت موجود نہیں ہے یعنی بازار میں نہیں ملتی اگرچہ گھروں میں اس کا وجود ہے تو اس صورت میں بھی قیمت تاوان میں دے سکتا ہے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ مثلی چیز اگر دوسری جنس کے ساتھ مخلوط ہو جائے اور تمیز دشوار ہو جیسے گیہوں کو جو میں ملا دیا یا تمیز نہ ہو سکے جیسے تل کا تیل کہ اس کو ردغن زیتون میں ملا دیا یا پاک تیل کو ناپاک تیل میں ملا دیا اب یہ مثلی نہیں ہے بلکہ قیمتی ہے یہ ہیں اگر اس میں صنعت کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جائے مثلاً تانبے وغیرہ کے برتن کہ یہ بھی قیمتی ہیں اگرچہ تانبہ مثلی تھا (در مختار) مسئلہ بعض ذوات القیم اور ذوات الامثال کی تفصیل پنیر ضمان کے بارے میں قیمتی ہے اور دیگر امور میں مثلاً سلم کے باب میں مثلی ہے کہ اس میں سلم صحیح ہے۔ کوئلہ۔ گوشت اگرچہ کچا ہو۔ اینٹ۔ صابون گوبر۔ درخت کے پتے۔ سوئی۔ چمڑا کچا ہو یا پکایا ہو۔ نجس تیل۔ نصف صاع سے کم غلہ۔ روٹی۔ پانی۔ کسم۔ تانبے۔ پتیل۔ مٹی کے برتن۔ انار۔ سیب۔ کھیر۔ لکڑی۔ خربزہ۔ تربز۔ کنبجبین۔ سوختنی لکڑی۔ لکڑی کے تختے۔ چٹائی۔ کپڑے۔ تازہ پھول۔ ترکاریاں۔ وہی۔ چربی۔ دنبے کی چکی۔ ان سب کی نسبت قیمتی ہونا مصرح ہے تانبہ۔ پتیل۔ لوہا۔ سیسہ۔ کھجور کی سب قسमें ایک ہی جنس ہیں سرکہ۔ آٹا۔ روٹی۔ ادن کاتی ہوئی ادن۔ ریشم۔ چوننا۔ روپیہ۔ اشرفی۔ پیسہ۔ بھوسہ۔ مہندی۔ دسمہ۔ خشک پھول۔ کاغذ۔ دودھ۔ ان چیزوں کے مثلی ہونے کی تصریح ہے (مالگیری در مختار رد المحتار) مسئلہ مثلی اور قیمتی کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی مثل بازار میں پائی جاتی ہو اور اس کی قیمتوں میں معتد بہ فرق نہ ہو وہ مثلی ہے جیسے انڈے۔ اخروٹ۔ اور جن کی قیمتوں میں بہت کچھ اضافہ ہوتا ہے جیسے گائے۔ بھینس۔ آم۔ امرود وغیرہ یہ سب قیمتی ہیں (در مختار) مسئلہ کپڑے جو گزروں سے بکتے ہیں جیسے ململ، لٹھا وغیرہ کہ اس کی سب تہیں ایک سی ہوتی ہیں یہ مثلی ہیں اور جو کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ گزروں سے نہ بکیں وہ قیمتی ہیں (رد المحتار) مسئلہ غاصب یہ کہتا ہے کہ شے معصوب ہلاک ہو گئی تو اسے حاکم قید کرے جب اتنا زمانہ گزر جائے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اگر اس کے پاس چیز ہوتی تو ضرور ظاہر



کر دیتا۔ قید خانہ میں پڑا نہ رہتا تو اب اس کے متعلق تاوان کا حکم ہوگا خواہ مثل تاوان  
 دلائی جائے یا قیمت (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ غاصب کہتا ہے کہ میں نے چیز مالک کو  
 واپس کر دی تھی اس کے یہاں ہلاک ہوئی اور مالک کہتا ہے غاصب کے پاس ہلاک  
 ہوئی اور دونوں نے ثبوت کے گواہ پیش کئے غاصب کے گواہوں کو ترجیح دی جائے گی  
 اور قیمت میں اختلاف ہو تو مالک کے گواہ معتبر ہیں اور اگر خود منصوب میں اختلاف  
 ہو غاصب کہتا ہے میں نے یہ چیز غصب کی اور مالک کہتا ہے وہ چیز غصب کی تو  
 قسم کے ساتھ غاصب کا قول معتبر ہے (در مختار) مسئلہ کسی کی جائداد غیر منقولہ چھین  
 لی یہ حقیقتہً غصب نہیں ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا اگر یہ چیز موجود ہے تو  
 مالک کو دلا دی جائے گی اور اگر ہلاک ہو گئی مثلاً مکان تھا گر گیا اور ہلاک ہونا آفت سماویہ  
 سے ہو مثلاً زمین۔ دریا برد ہو گئی۔ مکان بارش کی کثرت یا زلزلہ یا آندھی سے گر گیا تو  
 ضمان واجب نہیں اور اگر ہلاک ہونا کسی کے فعل سے ہو تو اس پر ضمان واجب ہے  
 غاصب نے ہلاک کیا تو غاصب تاوان دے کسی اور نے کیا ہو تو وہ دے اور اگر  
 وہ چیز مثلاً مکان موجود ہے مگر غاصب کے رہنے استعمال کرنے کی وجہ سے اس میں  
 نقصان پیدا ہو گیا یا کھیت میں زراعت کرنے کی وجہ سے زمین کمزور ہو گئی تو اس نقصان  
 کا تاوان دینا ہوگا اور نقصان کا اندازہ یوں کیا جائے گا کہ اس زمین کا اس حالت میں  
 کیا لگان ہوتا اور اب کیا ہے۔ مکان کی اس حالت میں کیا قیمت اور اس حالت میں  
 کیا ہے (ہدایہ عالمگیری وغیرہا) مسئلہ زمین غصب کی اور کاشت کی جس کی وجہ  
 سے اسے زمین کا نقصان دینا پڑا تو بیج اور یہ نقصان کی مقدار پیداوار سے لے  
 لے باقی جو کچھ غلہ ہے اسے تصدق کر دے مثلاً من بھر بیج ڈالے تھے اور ایک  
 من کی قیمت کتنی ضمان دینا پڑا اور کھیت میں چار من غلہ پیدا ہوا تو دو من خود لے لے  
 اور دو من صدقہ کر دے (عالمگیری) مسئلہ جائداد موقوفہ مکان یا زمین کو غصب کیا  
 اس کا تاوان دینا ہوگا اگرچہ اس نے خود ہلاک نہ کی ہو بلکہ اس سے جو کچھ منفعت حاصل  
 کی ہے اس کا بھی تاوان دینا ہوگا۔ مکان میں سکونت کی تو واجباً کرایہ لیا جائے گا۔  
 زمین میں زراعت کی تو لگان وصول کیا جائے گا اسی طرح نابالغ کی جائداد غیر منقولہ پر  
 قبضہ کیا تو اس کا ضمان لیا جائے گا اور منافع حاصل کیا تو اجرت مثل بھی لی جائے گی۔



(در مختار) مسئلہ چیز میں نقصان کی چار صورتیں ہیں (۱) زرخ کا کم ہو جانا (۲) اُس کے اجزا کا جاتے رہنا مثلاً غلام کی آنکھ جاتی رہی (۳) وصف مرغوب فیہ کا فوت ہو جانا مثلاً بہرا ہو گیا۔ آنکھ کی روشنی جاتی رہی۔ گیہوں خشک ہو گیا۔ سونے چاندی کے زیور تھے ٹوٹ کر سونا چاندی رہ گئے (۴) معنی مرغوب فیہ جاتے رہے مثلاً غلام کوئی کام کرنا جانتا تھا غاصب کے پاس جا کر وہ کام بھول گیا پہلی صورت میں اگر مغبوب چیز دے دی تو ضمان واجب نہیں اور دوسری صورت میں مطلقاً ضمان واجب ہے اور تیسری صورت میں اگر مغبوب اموال ربایں سے نہ ہو تو ضمان واجب ہے اور وہ مغبوب اموال ربایں سے ہو تو ضمان نہیں مثلاً گیہوں غصب کیے تھے وہ خراب ہو گئے یا چاندی کا برتن یا زیور غصب کیے تھے اور غاصب نے توڑ ڈالے اس میں مالک کو اختیار ہے کہ وہی خراب لے لے یا اس کا مثل لے لے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ چیز بھی لے اور نقصان کا معاوضہ بھی لے اور چوتھی صورت میں اگر معمولی نقصان ہے تو نقصان کا ضمان لے سکتا ہے اور زیادہ نقصان ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ وہ چیز لے لے اور جو نقصان ہوا وہ لے یا چیز کو نہ لے بلکہ اس کی پوری قیمت وصول کرے (رد المحتار) مسئلہ مغبوب شے کو اجرت پر دیا اور اس سے اجرت حاصل کی اور فرض کو اجرت پر دینے سے اُس چیز میں نقصان پیدا ہو گیا اور جو کچھ نقصان کا معاوضہ دینے کے بعد اس اجرت میں سے بچے اس کو صدقہ کر دے یوں اگر مغبوب ہلاک ہو گیا تو اس اجرت سے تادان دے سکتا ہے اور اس کے بعد جو کچھ بچے تو تصدق کر دے اور غاصب غنی ہو تو کل آمدنی تصدق کر دے (در مختار)

(رد المحتار) مسئلہ مغبوب یا ودیعت اگر معین چیز ہو اسے بیع کر نفع حاصل کیا تو اس نفع کو صدقہ کر دینا واجب ہے مثلاً ایک چیز کی قیمت سو روپے تھی اور غاصب نے اسے سو سو میں بیچا سو روپے تادان کے دینے ہوں گے اور پچیس روپے کو صدقہ کر دینا ہو گا اور اگر وہ چیز غیر متعین ہو یعنی از قبیل نقد ہو تو اس میں چار صورتیں ہیں (۱) عقد و نقد دونوں کو اسی حرام مال پر مجتمع کیا ہو۔ مثلاً یوں کہا کہ اس روپیہ کی فلاں چیز دو پھر وہی روپیہ اسے دے دیا تو یہ چیز جو خریدی ہے یہ بھی حرام ہے یا بارع کو پہلے سے وہ حرام روپیہ دے دیا تھا پھر اس سے چیز خریدی یہ چیز حرام ہے (۲) عقد ہو



نقد نہ ہو یعنی حرام روپیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس کی فلاں چیز دو مگر بائع کو یہ روپیہ نہیں دیا بلکہ دوسرا دیا (۳) نقد نہ ہو نقد ہو بائع سے حرام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس کی فلاں چیز دو بلکہ مطلقاً کہا کہ ایک روپیہ کی چیز دو مگر من میں یہی حرام روپیہ گویا۔ (۴) حلال روپیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس چیز کو دو مگر من میں حرام روپیہ ادا کیا ان تین صورتوں میں تصدق واجب نہیں ہے اور بعض فقہاء ان صورتوں میں بھی تصدق کو واجب کہتے ہیں اور یہ قول بھی باقوت ہے مگر زمانہ کی حالت دیکھتے ہوئے کہ حرام سے بچنا بہت دشوار ہو گیا قول اول پر بعض علماء نے فتویٰ دیا ہے (در مختار رد المحتار)

### مغضوب چیز میں تغیر

مسئلہ مغضوب میں ایسی تبدیل کر دی کہ وہ دوسری چیز ہو گئی یعنی پہلا نام بھی باقی نہ رہا اور اُس کے اکثر مقاصد بھی جاتے رہے یا اس کو اپنی چیز یا دوسرے کی چیز میں اس طرح ملا دیا کہ تمیز نہ ہو سکے مثلاً گیہوں میں ملا دیا یا دشواری سے جدا ہو سکے مثلاً جو میں گیہوں ملا دیے تو غاصب تاوان دے گا اور اُس چیز کا مالک ہو جائے گا مگر غاصب اُس چیز سے نفع حاصل نہیں کر سکتا جب تک تاوان نہ دے دے۔ یا مالک اسے معاف نہ کر دے یا قاضی اس کے تاوان کا حکم نہ کر دے یعنی مالک کی رضامندی درکار ہے اور وہ ان تینوں صورتوں سے ہوتی ہے (ہدایہ در مختار) مسئلہ روپیہ غصب کر کے گلا دیا تو اگرچہ اب وہ نام باقی نہ رہا اُسے روپیہ نہیں کہا جائے گا مگر اس کے اکثر مقاصد اب بھی باقی ہیں کہ اب بھی وہ من ہے اس کا زیور وغیرہ بن سکتا ہے لہذا مالک کو واپس لینے کا حق باقی ہے (در مختار) مسئلہ مالک موجود نہیں ہے پردیس چلا گیا ہے غاصب کہتا ہے اُس کی چیز واپس کر دے مگر مالک کے انتظار میں چیز خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو لوگوں کو گواہ بنا لے کہ میں اُسے ضمان دیدوں گا اب اُس سے نفع حاصل کر سکتا ہے (رد المحتار) مسئلہ کھانے کی چیز غصب کی اور اُس کو چبایا کہ چیز اس قابل نہ رہی کہ مالک کو مالک کو واپس دی جائے مگر چونکہ ضمان دیا نہیں لہذا حلق سے اتارنا لقمہ حرام ٹکنا ہے (در مختار) مسئلہ بکری غصب کر کے ذبح کر ڈالی اُس کا گوشت بھونا یا پکا یا۔ یا گیہوں غصب کر کے اٹا بسوایا یا کھیت میں



بودیئے یا لوہا غصب کر کے اُس کی تلوار چھری وغیرہ بنوالی یا تانبا پتیل غصب کر کے ان کے  
 بدتن بنالیئے ان سب صورتوں میں غاصب کے ذمہ ضمان لازم ہوگا اور چیز غاصب کی ملک  
 ہو جائے گی مگر بے رضا مندی مالک انتفاع حلال نہیں (ہدایہ در مختار) مسئلہ بکری  
 ذبح کر ڈالی بلکہ بوٹی بھی بنالی تو اب بھی مالک ہی کی ملک ہے مالک کو اختیار ہے کہ بکری  
 کی قیمت لے کر بکری غاصب کو دے دے یا بکری لے لے اور غاصب سے نقصان  
 کا معاوضہ لے اگر بکری کا آگے کا پاؤں کاٹ لیا جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری) مسئلہ  
 جو جانور حلال نہیں ہیں اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے تو کاٹنے والے پر قیمت واجب  
 ہے جانور کے کان یا دم کاٹ ڈالی نقصان کا تاوان دینا ہوگا۔ گھوڑا بچر گدھا اور وہ جانور  
 جس سے کام لیا جاتا ہے جیسے بیل، بھینسا ان کی آنکھ پھوڑ دی تو چوتھائی قیمت تاوان دے  
 اور جس سے کام نہیں لیا جاتا جیسے گائے۔ بکری۔ ان کی آنکھ پھوڑ دی تو جو کچھ نقصان ہوا  
 وہ تاوان دے۔ گدھے کو ذبح کر ڈالا تو پوری قیمت واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ  
 منسوب چیز موجود ہے مگر اس کے لینے میں غاصب کا نقصان ہوگا۔ مثلاً شہتیر غصب  
 کر کے مکان میں لگائی کہ اب اس کے نکالنے میں غاصب کا مکان توڑنا ہوگا اس صورت  
 میں غاصب سے اس کی قیمت دلوادی جائے گی یا اینٹیں غصب کر کے عمارت چنوائی تو غاصب  
 کو قیمت دینی ہوگی (عالمگیری) مسئلہ بلا قصد ایک شخص کی اشرفی دوسرے کی دوات  
 میں چلی گئی اور جب تک دوات نہ توڑی جائے اشرفی نہ نکل سکے تو دوات توڑی جائیگی۔  
 اور اس کی قیمت اشرفی والا دے گا یا مرغی نے موتی نکل لیا یا گائے نے دیگ میں سر  
 ڈال دیا اور کسی طرح باہر نہیں نکلتا۔ اور اگر آدمی نے موتی نکل لیا اور موتی کی قیمت تاوان  
 دے اور آدمی نکل کر مر گیا تو پیٹ چاک کر کے موتی نکالا جا سکتا ہے (در مختار) مسئلہ  
 سونا چاندی غصب کر کے روپیہ اشرفی یا برتن بنا لیا تو مالک کی ملک بدستور ہے مالک ان  
 چیزوں کو لے لے گا اور بنانے کا کوئی معاوضہ نہ دے گا (ہدایہ) مسئلہ غاصب نے  
 کپڑا غصب کیا تھا اور اُسے پھاڑ ڈالا اُس میں تین صورتیں ہیں۔ اگر اس طرح پھاڑا کہ کام  
 کا نہ رہا تو پوری قیمت تاوان دے اور اگر زیادہ پھاڑا کہ اُس کے بعض منافع فوت ہو گئے  
 مگر کام کا ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا غاصب کو دے دے اور پوری قیمت وصول  
 کر لے یا کپڑا خود ہی رکھ لے اور جو کمی ہو گئی اس کا تاوان لے اور اگر تھوڑا پھاڑا ہے کہ



اُس کے منافع بدستور باقی ہیں مگر اُس میں عیب پیدا ہو گیا تو مالک کو کپڑا رکھ لینا ہوگا، اور نقصان کا تاوان لے سکتا ہے اور اگر بھاڑ کر اس نے کچھ صنعت کی مثلاً اس کا کڑا وغیرہ بنا لیا تو مالک کی ملک جاتی رہی صرف قیمت تاوان میں لے سکتا ہے (بدایہ وغیرہ) مسئلہ کپڑا غصب کر کے رنگ دیا مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا لے لے اور رنگ کی قیمت دے دے یعنی رنگ کی وہ کپڑے کی قیمت میں جو کچھ زیادتی ہوئی وہ دیدے اور چاہے تو سفید کپڑے کی قیمت تاوان لے اور کپڑا غصب ہی کو دے دے یا چاہے تو کپڑا بیع کر کے کپڑے کی قیمت کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہے خود لے اور رنگ کی زیادتی کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہے وہ غاصب کو دے دے (بدایہ عالمگیری) مسئلہ اگر کپڑا دوسرے کے رنگ میں گر گیا اور اُس پر رنگ آ گیا تو مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا لے کر رنگ کی قیمت دے دے یا کپڑا بیچ کر ثمن کو قیمت پر تقسیم کر دے (عالمگیری) مسئلہ رنگ غصب کر کے اپنا کپڑا رنگ لیا تو رنگ کا تاوان دینا ہوگا (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص کا کپڑا غصب کیا دوسرے کا رنگ غصب کیا اور کپڑا رنگ لیا تو کپڑے کا مالک کپڑا لے لے اور رنگ والے کو رنگ یا اُس کی قیمت دیدے یا چاہے تو کپڑا بیچ کر ثمن دونوں پر تقسیم کر دیا جائے اور اگر ایک ہی شخص کے کپڑے اور رنگ دونوں کو غصب کیا اور رنگ دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ رنگ ہوا کپڑا لے لے اور اس صورت میں غاصب کو کچھ نہیں دیا جائے گا اور چاہے تو غاصب کو ہی وہ کپڑا دے دے اور کپڑے اور رنگ دونوں کا تاوان لے (عالمگیری) مسئلہ کپڑا غصب کر کے دھویا یا اس میں پھنسنے بنائے جس طرح رومال تو لیا میں بناتے ہیں تو مالک اپنا کپڑا لے لے اور غاصب کو دھونے یا پھنسنے بننے کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا ہاں اگر جھار لگائی تو اس کا حکم وہی ہے جو رنگ کا ہے (عالمگیری) مسئلہ ستون غصب کر کے اُس میں گھی مل دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ ستون کا تاوان لے اور یہ ستون غاصب کو دے دے یا یہ ستون خود لے لے اور اتنا ہی گھی غاصب کو دے دے (در مختار) مسئلہ چاندی یا سونے کے زیور یا برتن غصب کر کے توڑ پھوڑ ڈالے تو مالک کو اختیار ہے کہ وہی ٹوٹا پھوٹا لے لے اور توڑنے سے جو نقصان ہوا ہے اس کا معاوضہ کچھ نہیں مل سکتا کہ سود ہوگا اور چاہے تو یہ کر سکتا ہے کہ چاندی کے زیور یا برتن کی قیمت سونے سے لگا کر اتنا سونا لے لے اور سونے کے برتن یا زیور



کی قیمت چاندی سے لگا کر اتنی چاندی لے لے کہ جنس بدل جانے کی صورت میں سود نہ ہوگا (عالمگیری) مسئلہ چاندی کی چیز پر سونے کا ملمع تھا۔ غاصب نے ملمع دُور کر دیا مالک کو اختیار ہے کہ اپنی یہی چیز لے لے اور نقصان کا معاوضہ کچھ نہیں لے سکتا اور چاہے تو غیر جنس سے اُس ملمع شدہ چیز کی قیمت کا تاوان لے اور اگر بیع میں ہی صورت ہوتی کہ ملمع شدہ چیز خرید کر مشتری نے اس کے ملمع کو دور کر دیا پھر اس کے بعد اُس چیز کے کسی عیب سابق پر مطلع ہوا تو نہ چیز کو واپس کر سکتا کہ اس نے اس میں ایک جدید عیب پیدا کر دیا اور نہ نقصان لے سکتا ہے کہ سود ہوگا (در مختار رد المحتار) مسئلہ تانبے لوہے پیتل کی چیزیں اگر اپنی صنعت کی وجہ سے حد وزن سے خارج نہ ہوئی ہوں یعنی اب بھی وزن سے بکتی ہوں اور ان کو غاصب نے خراب کر ڈالا تو مالک کو اختیار ہے کہ اُسی جنس کو تاوان میں لے لے اور اس صورت میں کچھ زیادہ نہیں لے سکتا اور چاہے تو روپے پیسے سے اُس کی قیمت لے لے خرابی تھوڑی ہو یا زیادہ سب کا ایک حکم ہے اور اگر حد وزن سے خارج ہو کر گنتی سے بکتی ہوں تو اگر تھوڑا نقصان ہے مالک یہی کر سکتا ہے کہ چیز اپنے پاس رکھ لے اور نقصان کا معاوضہ لے چیز غاصب کو دے کر قیمت نہیں لے سکتا اور اگر زیادہ عیب پیدا ہو گیا ہے تو اختیار ہے کہ چیز دے دے یا اور قیمت لے لے یا چیز رکھ لے اور نقصان وصول کرے (عالمگیری) مسئلہ جانور غصب کیا غاصب کے یہاں وہ مدت تک رہا اس طرح بڑھ گیا اور اس کی قیمت بھی زیادہ بڑھ گئی مالک اپنا جانور لے لے گا اور غاصب کو کوئی معاوضہ نہ ملے گا۔ کھیت یا باغ کو چھین کر اس کو پانی دیا زراعت بڑھ گئی۔ درخت میں پھل آگئے مالک اپنا کھیت اور باغ لے لے گا اور کوئی معاوضہ نہیں دے گا (عالمگیری) مسئلہ روٹی غصب کر کے کتوالی یا سوت غصب کر کے کپڑا بنو الیا مالک کپڑے یا سوت کو نہیں لے سکتا بلکہ روٹی یا سوت کا تاوان لے (عالمگیری) مسئلہ زمین غصب کر کے اس میں عمارت بنالی یا درخت لگائے غاصب کو حکم دیا جائے گا کہ اپنی عمارت اُٹھا لے جا اور درخت کاٹ لے اور اگر عمارت و درخت نکالنے میں زمین خراب ہونے کا اندیشہ ہو یا مالک زمین درخت یا عمارت کی قیمت دے دے اور یہ اس کے ہو جائیں گے قیمت اس طرح دلائی جائے گی کہ دیکھا جائے تنہا زمین کی کیا قیمت ہے اور زمین کی مع عمارت کیا



قیمت ہے جو کچھ زیادتی ہو وہ غاصب کو دلائی جائے (ہدایہ) مسئلہ زمین غصب کر کے اُسی زمین کی مٹی سے دیوار بنوائی تو یہ دیوار بھی مالک زمین کی ہے اس کا معاوضہ غاصب کو نہیں ملے گا (عالمگیری) مسئلہ لکڑی غصب کر کے چیر ڈالی وہ اب تک مالک ہی کی ملک ہے (در مختار) مسئلہ لکڑی چیرنے کے لیے آرا عاریت لیا وہ ٹوٹ گیا اور اس نے بلا اجازت مالک اسے جڑوایا ٹوٹے ہوئے آرہ کی قیمت مالک کو دے اور آرہ اسی کا ہوگا (در مختار) مسئلہ مردار کا چمڑا غصب کر کے اُسے پکا لیا اگر ایسی چمڑے سے پکا یا جس کی کوئی قیمت نہیں جب تو مالک چمڑے کو مفت لے لے گا اور اگر ایسی چیز سے پکا یا جس کی کوئی قیمت ہے تو جو کچھ پکانے سے چمڑے کی قیمت میں زیادتی ہوئی وہ غاصب کو مالک دے گا یعنی اگر یہ چمڑا زبوح کا ہوتا تو کیا قیمت ہوتی اور اب پکنے پر کیا قیمت ہے جو کچھ قیمت میں اضافہ ہو غاصب کو دے اور اگر غاصب کے پاس وہ چمڑا بغیر کسی کے فعل کے ضائع ہو گیا تو غاصب سے تاوان نہیں لیا جائے گا (عالمگیری) مسئلہ دروازے کا ایک بازو تلف کر دیا یا موزے یا جوتے میں سے ایک کو تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ دوسرا بھی اسی کو دے کروونوں بازو یا دونوں موزے یا دونوں جوتے کی قیمت اُس سے وصول کرے اگر انگوٹھی کا حلقہ خراب کر ڈالا نگینہ باقی ہے تو صرف حلقہ ہی کا تاوان لے سکتا ہے (عالمگیری) :

## اتلاف سے کہاں ضمان واجب ہے کہاں نہیں

مسئلہ انڈا توڑ دیا اندر سے گندا نکلا یا اخروٹ توڑ دیا اندر سے خالی نکلا ضمان واجب نہیں کہ یہ مال نہیں ہے (عالمگیری) مسئلہ چٹائی کی بناوٹ کھول ڈالی یا دروازہ کی چوکھٹ الگ کر دی یا اسی طرح کسی اور شے کی ترکیب اور بناوٹ خراب کر دی اگر اسی کو پہلی حالت پر لایا جاسکتا ہے تو اس کو حکم دیا جائے کہ اسی طرح ٹھیک کر دے اور ٹھیک نہ کیا جاسکتا ہو تو اس سے قیمت وصول کی جائے اور یہ ٹوٹی ہوئی چمڑے اُسے دی جائے (عالمگیری) مسئلہ دیوار گرادی اور ویسی ہی بنا دی تو ضمان سے بری ہو گیا اور لکڑی کی دیوار تھی اُسی لکڑی کی بنائی بری ہو گیا اور دوسری لکڑی کی بنائی تو بری نہ ہوا ہاں یہ اُس سے بہتر ہے تو بری ہو جائے گا (در مختار عالمگیری) مسئلہ دوسرے



کی زمین سے مٹی اٹھائی اور وہاں مٹی کی کوئی قیمت نہیں ہے اور مٹی لے لینے سے زمین میں کوئی نقصان بھی پیدا نہ ہوا تو کچھ نہیں اور زمین میں نقصان ہو گیا تو نقصان کا ضمان دے اور اگر مٹی کی وہاں قیمت ہے تو تاوان بہر حال ہے (عائلیگیری) مسئلہ دوسرے کا گوشت بغیر اُس کے حکم کے پکا ڈالا ضمان دینا ہوگا اور اگر مالک نے گوشت کو دیکھی میں رکھ کر چوٹھے پر چڑھا دیا اور چوٹھے میں لکڑیاں بھی رکھ دی تھیں اُس نے اُس کے بغیر کئے لکڑیوں میں آگ دے دی اور گوشت پک گیا اس پر تاوان نہیں اسی کی مثل چار صورتیں اور ہیں اول یہ کہ کسی شخص کے گیسوں بغیر اُس کے حکم کے پیس دیتے تاوان دینا ہوگا اور اگر گیسوں والے نے گیسوں پینے کے لیے چکی میں ڈالے تھے اور چکی میں بیل جوڑ دیا تھا اُس نے بیل کو چلا دیا اور گیسوں پس گئے تاوان نہیں دوم یہ کہ دوسرے کا گھڑا اٹھایا اور ٹوٹ گیا تاوان دینا ہوگا اور گھڑے والے نے گھڑا بھکایا اور اٹھانا چاہتا تھا اُس نے ہاتھ لگا دیا اور گھڑا دونوں سے چھوٹ کر گرا تاوان نہیں۔ سوم کسی کے جانور پر بوجھ لا دیا اور جانور ہلاک ہو گیا تاوان ہے اور اگر مالک نے بوجھ لا دیا تھا اور وہ بوجھ راستہ میں گر پڑا اُس نے اٹھا کر لا دیا اور جانور ہلاک ہو گیا تاوان نہیں۔ چہارم کسی نے قربانی کا جانور ایام قربانی کے سوا دوسرے دنوں میں ذبح کیا تاوان ہے اور قربانی کے دنوں میں ذبح کر ڈالا ہے جائز ہے اور تاوان نہیں جن صورتوں میں تاوان نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ صراحتاً اہانت نہیں ہے مگر دلالتاً اجازت ہے اور دلالت بھی اعتبار کی جاتی ہے جب کہ صراحت کے خلاف نہ ہو (عائلیگیری) مسئلہ ایک شخص نے دیوار گرانے کے لیے مزدور اکٹھے کیے تھے اس کی دیوار بغیر اجازت گرا دی تاوان نہیں کہ یہاں بھی دلالتاً اجازت ہے اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو کام ایسا ہے کہ اس میں جس سے بھی مدد لے لیں فرق نہیں ہوتا اس میں دلالت کافی ہے اور اگر ہر شخص یکساں نہ کر سکتا ہو تو ہر شخص کے لیے اجازت نہیں ہے مثلاً بکری ذبح کر کے کھال کھینچنے کے لیے لٹکا دی تھی کوئی آیا اور اُس نے بغیر اجازت کھال کھینچی ضامن ہے (عائلیگیری) مسئلہ قصاب نے بکری خریدی تھی اور بغیر اجازت کسی نے ذبح کر ڈالی ضمان دینا ہوگا اور اگر قصاب نے بکری کو گرہ لگا کر اُس کے ہاتھ پاؤں ذبح کرنے کے لیے باندھ رکھے تھے اور اس نے ذبح کر دی تو تاوان



نہیں (عالمگیری) مسئلہ دوسرے کے مال کو بغیر اجازت خرچ کرنا چند موقعوں پر جائز ہے  
 مریض کے مال یعنی نفقہ کو اس کا باپ یا بیٹا اس کی ضروریات میں بغیر اجازت صرف کر سکتا  
 ہے سفر میں کوئی شخص بیمار ہو گیا یا وہ بے ہوش ہو گیا اُس کے ساتھ والے اُس کی  
 ضروریات میں اس کا مال صرف کر سکتے ہیں۔ مودع مودع کے مال کو اُس کے والدین  
 پر خرچ کر سکتا ہے جب کہ ایسی جگہ ہو کہ قاضی سے اجازت حاصل نہ کر سکے۔ سفر میں  
 کوئی شخص مر گیا اُس کے سامان کو بیچ کر تجھیز و تکفین میں صرف کر سکتے ہیں اور باقی جو  
 رہ جائے وہ ورثہ کو دے دیں مسجد کا کوئی متولی نہیں ہے۔ اہل محلہ مسجد کی آمدنی کو لوٹے  
 چٹائی وغیرہ ضروریات مسجد میں صرف کر سکتے ہیں۔ میت نے کسی کو وصی نہیں کیا ہے  
 برے ورثہ چھوٹوں پر خرچ کر سکتے ہیں (ردالمحتار) مسئلہ جانور چھوٹ گیا اور اُس  
 نے کسی کا کھیت چر لیا۔ تاوان واجب نہیں۔ بلی نے کسی کا کبوتر کھا لیا تو تاوان نہیں  
 اور اگر کبوتر یا مرغی پر بلی چھوڑی اور اُس نے اُسی وقت پکڑ لیا تاوان ہے اور کچھ دیر  
 بعد پکڑا تو تاوان نہیں (عالمگیری) مسئلہ مسلمان کے پاس شراب تھی اُسے کسی نے  
 تلف کر دیا اس پر تاوان نہیں۔ تلف کرنے والا مسلم ہو یا کافر اور ذمی کی شراب کسی نے  
 تلف کی تو اُس پر تاوان ہے۔ مسلم نے تلف کی ہے تو قیمت دے اور ذمی نے تلف  
 کی تو اس کی مثل شراب دے (رد مختار) مسئلہ مسلمان نے کافر سے شراب خرید کر پی لی تو  
 نہ ضمان واجب ہے نہ ثمن (رد مختار) مسئلہ مسلمان کی شراب غضب کر کے سرکہ بنالیا  
 اگر ایسی چیز ڈال کر بنایا جس کی کچھ قیمت نہیں ہے۔ مثلاً تھوڑا سا نمک یا تھوڑے سے  
 گیہوں تو یہ سرکہ اُسی کا ہے جس کی شراب تھی اور اگر زیادہ نمک وغیرہ ڈالا جس کی کچھ قیمت  
 ہے تو سرکہ غاصب کا ہے اور غاصب پر تاوان بھی نہیں (رد مختار) مسئلہ کسی نے  
 دوسرے کی چیز تلف کر دی مالک نے اس کو جائز رکھا کہ دیا کہ میں نے جائز کر دیا یا  
 میں اس پر راضی ہوں وہ ضمان سے بری نہیں ہوگا یعنی مالک نے چاہا تو اس کہنے کے  
 بعد ضمان لے سکتا ہے (تنویر) مسئلہ غاصب کے پاس سے کوئی دوسرا غاصب  
 کر کے گیا مالک کو اختیار ہے غاصب اول سے تاوان لے یا غاصب دوم سے  
 اگر غاصب اول سے ضمان لیا تو وہ غاصب دوم سے رجوع کرے گا اور غاصب دوم  
 سے لیا تو وہ اول سے رجوع نہیں کر سکتا۔ یوں اگر غاصب نے مفسوب کو کسی کے



پاس ودیعت رکھا تو مالک اس مودع سے تاوان لے سکتا ہے ایک سے ضمان لے گا  
تو دوسرا بری ہو جائے گا (عالمگیری) مسئلہ غاصب الغاصب نے منصوب چیز غاصب  
اول کے پاس واپس کر دی تاوان سے بری ہو گیا اور منصوب چیز غاصب دوم نے  
ہلاک کر دی اور اس کی قیمت غاصب اول کو دے دی اب بھی بری ہو گیا اب مالک  
اس سے تاوان کا مطالبہ نہیں کر سکتا مگر یہ ضرور ہے کہ منصوب کا واپس کرنا یا اس  
کی قیمت ادا کرنا معروف ہو قاضی نے اس کے متعلق فیصلہ کیا ہو یا گواہوں سے  
ثابت ہو یا خود مالک نے تصدیق کی ہو اور اگر یہ باتیں نہ ہوں بلکہ غاصب اول نے  
اقرار کیا ہو کہ اس نے چیز یا اس کی قیمت مجھ کو دے دی ہے تو یہ اقرار غرض غاصب  
اول کے حق میں معتبر ہے یعنی اس کو لینے والا اقرار دیا جائے گا اصل مالک کے حق  
میں وہ اقرار بے کار ہے یعنی وہ اب بھی غاصب دوم سے مطالبہ کر کے ضمان وصول کر  
سکتا ہے مگر چونکہ غاصب اول اقرار کر چکا ہے لہذا غاصب دوم اس سے رجوع کر گیا  
اور اگر غاصب اول سے مالک نے ضمان لیا تو وہ دوم سے نہیں لے سکتا کہ منصوب  
یا اس کی قیمت پانے کا اقرار کر چکا ہے (در مختار ردالمحتار) مسئلہ غاصب نے منصوب کو  
بطور عاریت دے دیا ہے تو مالک معیر و مستعیر جس سے چاہے ضمان لے سکتا ہے جس سے  
لے گا وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا ہاں اگر مستعیر نے اس چیز کو تلف کر دیا ہے اور  
مالک نے معیر سے ضمان لیا تو وہ مستعیر سے رجوع کر سکتا ہے اور غاصب نے مہرہ کر دیا  
ہے اور مہرہ ب لہ کے پاس ہلاک ہو گئی اور مالک نے اس سے ضمان لیا تو یہ واہب  
سے رجوع نہیں کر سکتا (عالمگیری) مسئلہ غاصب نے منصوب کو بیع ڈالا اور مشتری  
کو تسلیم کر دیا اور مالک نے غاصب سے ضمان لے لیا تو بیع صحیح ہو گئی اور ثمن غاصب  
کا ہو گیا اور مشتری سے ضمان لیا تو بیع باطل ہو گئی مشتری غاصب سے ثمن واپس  
لے لے اور اگر بیع مشتری کو نہیں دی سے تو مشتری سے ضمان نہیں لے سکتا (عالمگیری)  
مسئلہ غاصب نے منصوب کو رهن رکھ دیا ہے یا اجرت پر دے دیا ہے اور مالک  
نے مرہن یا مستاجر سے تاوان لیا تو یہ غاصب سے رجوع کریں گے یومیں مودع سے  
تاوان لیا تو وہ غاصب سے وصول کرے گا (ردالمحتار) مسئلہ مالک کو اختیار ہے  
کہ جو کچھ حصہ ضمان کا غاصب سے لے اور باقی غاصب الغاصب سے اور ایک سے ضمان



کو اختیار کر لیا تو اب دوسرے سے نہیں لے سکتا (در مختار) مسئلہ غاصب سے منسوب کو کسی نے اس لیے لیا ہے کہ مالک کو دے دے گا مالک کے یہاں گیا وہ نہیں ملا۔ تو یہ شخص غاصب الغاصب کے حکم میں ہے جب تک مالک کو دے نہ دے بڑی الذمہ نہ ہوگا (در مختار) مسئلہ ایک شخص نے گھوڑا غصب کیا اس سے دوسرے نے غصب کیا دوسرے کے یہاں سے مالک چور لے گیا پھر غاصب دوم اس مالک سے زبردستی چھین لے گیا اور مالک کو اس سے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے مالک یہ چاہتا ہے کہ غاصب اول سے مطالبہ کرے اب یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اس کی چیز اس کو مل گئی کسی طرح سے بھی ملی غاصب بری ہو گیا (عالمگیری) مسئلہ غاصب نے منسوب کو بیع کر دیا اور مالک نے اس بیع کو جائز کر دیا بیع صحیح ہو جائے گی۔ بشرطیکہ وقت اجازت بائع یعنی غاصب اور مشتری و منسوب سب موجود ہوں۔ ہلاک نہ ہوئے ہوں اور یہ اجازت مقدمہ وار کرنے سے قبل ہو (عالمگیری) مسئلہ غاصب نے منسوب کو بیع کر دیا پھر غاصب اس چیز منسوب کا مالک ہو گیا کہ مالک سے خرید لی یا اس نے اسے ہبہ کر دی یا میراث میں یہ چیز اسے ملی تو وہ پہلی بیع جو اس نے کی تھی باطل ہو گئی (بدایہ) مسئلہ ٹھریا گاؤں میں آگ لگ گئی بجھانے کے لیے کسی کی دیوار یا مکان پر چڑھا اور اس کے چڑھنے سے عمارت کو نقصان پہنچا کوئی چیز ٹوٹ گئی یا دیوار گر گئی اس کا تاوان واجب نہیں (در مختار) مسئلہ کسی کے مکان میں بغیر اجازت مالک داخل ہونا جائز نہیں مگر بضرورت مثلاً اس کا کپڑا اڑ کر اس مکان میں چلا گیا اور معلوم ہے کہ اگر مالک مکان سے کہہ دے گا تو وہ لے لے گا اسے نہیں دے گا مگر اچھے لوگوں سے یہ کہہ دے کہ بعض اس غرض سے مکان میں گھسنا چاہتا ہے اور اگر مالک سے اندیشہ نہیں ہے تو جانے کی ضرورت نہیں مالک سے کہہ دے کہ کپڑا الاکر دے دے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی اچھا اس کی چیز لے کر کسی کے مکان میں گھس گیا یہ اس سے لینے کے لیے اس کے پیچھے جا سکتا ہے (در مختار و المختار) مسئلہ ایک شخص نے قبر کھودائی تھی دوسرے نے اپنی میت اس میں دفن کر دی اگر یہ زمین پہلے شخص کی مملوک ہے تو وہ قبر کھود کر میت نکلا سکتا ہے یا زمین کو برابر کر کے اس کو کام میں لا سکتا ہے اور میت کی توہین کرنے والا یہ نہیں ہے بلکہ حقیقتہً میت کی توہین اس نے کی کہ بغیر اجازت پرانی زمین میں



دفن کر دی اور اگر وہ زمین مباح یا وقف ہے تو نہ میت کو نکال سکتا ہے نہ زمین کو برابر کر سکتا ہے قبر کھودنے کی اجرت لے سکتا ہے (در مختار) مسئلہ غاصب نے مفسوب چیز کو غائب کر دیا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں ہے مالک کو اختیار ہے کہ صبر کرے اور چیز ملنے کا انتظار کرے اور چاہے تو غاصب سے ضمان لے اگر غاصب سے ضمان لے لیا تو چیز غاصب کی ہو گئی اور غاصب کی یہ ملک ملک مستند ہے یعنی اگرچہ ملک کا حکم اس وقت دیا جائے گا مگر یہ ملک وقت غصب سے شمار ہوگی اور اس چیز میں جو زوائد متصل ہوئے غاصب اُن کا بھی مالک ہے اور زوائد منفصلہ کا مالک نہیں جیسے درخت میں پھل اور جانوروں میں بچے (ہدایہ عنایہ) مسئلہ اُس چیز کی قیمت کیا ہے اگر اس میں اختلاف ہے تو گواہ مالک کے معتبر ہیں اور گواہ نہ ہوں تو غاصب جو کہتا ہے قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے (ہدایہ در مختار) مسئلہ غاصب اگر یہ کہتا ہے کہ اس کی قیمت کیا ہے میں نہیں جانتا تو اسے مجبور کیا جائے گا کہ بتائے۔ اور نہیں بتاتا تو جو کچھ مالک کہتا ہے اس پر غاصب کو قسم دی جائے یعنی قسم کھائے کہ یہ قیمت نہیں ہے جو مالک کہتا ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرتا ہے تو مالک جو کچھ کہے دینا ہوگا اور قسم کھا گیا تو مالک کو قسم کھانی ہوگی کہ جو کچھ میں نے قیمت بیان کی وہی ہے (در مختار) مسئلہ شے مفسوب ضمان لینے کے بعد ظاہر ہوگی تو مالک کو اختیار ہے کہ ضمان جو لے چکا ہے واپس کر دے اور اپنی چیز لے لے اور چاہے تو ضمان کو نافذ کر دے یہ اُس صورت میں ہے کہ قیمت وہ لی گئی جو غاصب نے بتائی ہے اور غاصب کو اختیار نہیں ہے اور اگر قیمت وہ دلائی گئی ہے جو مالک نے بتائی یا مالک نے گواہوں سے ثابت کی ہے تو غاصب پر قسم دی گئی اس نے قسم کھانے سے انکار کر دیا ہے تو ان صورتوں میں مالک اس چیز کو نہیں لے سکتا (ہدایہ عنایہ) مسئلہ مفسوب میں جو زیادت منفصلہ پیدا ہوئی مثلاً جانور کا دودھ درخت کے پھل یہ غاصب کے پاس بمنزلہ امانت ہے اگر غاصب نے اس میں تعدی کی ہلاک کر ڈالی خرچ کر ڈالی یا مالک نے طلب کی اور غاصب نے نہیں دی جب ضمان واجب ہوگا در نہ ان کا ضمان واجب نہیں (در مختار) مسئلہ طبلہ۔ سازنگی۔ ستار۔ بیکتار۔ دوتارہ۔ ڈھول اور ان کے علاوہ دوسری قسم کے باجے کسی نے توڑ ڈالے توڑنے والے کو تاوان دینا ہوگا مگر تاوان میں باجے کی قیمت نہیں



دی جائے گی بلکہ اس قسم کی لکڑی کھدی ہوئی باجے کے سوا اگر کسی جائز کام میں آئے اُس کی جو قیمت ہو وہ دی جائے یہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے مگر صاحبین کے قول پر مستوی ہے وہ یہ کہ توڑنے والے پر کچھ بھی تاوان واجب نہیں بلکہ ان کی بیع بھی جائز نہیں اور یہ اختلاف اسی صورت میں ہے جب وہ لکڑی کسی کام آسکتی ہو ورنہ بالاتفاق تاوان نہیں اور اگر امام کے حکم سے توڑے ہوں تو بالاتفاق تاوان ہی واجب نہیں اور یہ اختلاف اُس میں ہے کہ وہ باجے ایسے شخص کے نہ ہوں جو گناہ جاتا ہو اور گویے کے ہوں تو بھی بالاتفاق تاوان واجب نہیں (ہدایہ در مختار رد المحتار) مسئلہ شطرنج۔ گنجفہ۔ چوسر۔ تاش وغیرہ ناجائز کھیل کی چیزیں تلف کر دیں ان کا بھی تاوان واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ طیل غازی کو توڑ ڈالا یا وہ دف جس کو شادیوں میں بجانا جائز ہے اُسے توڑا یا چھوٹے بچوں کے تاشے باجے توڑ ڈالے تو ان کا تاوان ہے (در مختار عالمگیری) مسئلہ بولنے والے کبوتر یا فاختہ کو تلف کیا تو تاوان میں بھی وہ قیمت لی جائے گی جو بولنے والے کی ہے اسی طرح بعض کبوتر خوبصورت ہوتے ہیں اس کی وجہ سے اُن کی قیمت زیادہ ہوتی ہے تو تاوان میں یہی قیمت لی جائے گی اور اُڑنے والے کبوتروں میں وہ قیمت لگائی جائے گی جو نہ اُڑنے والے کی ہے (عالمگیری) مسئلہ سینگ والا بینڈھا جو لٹا یا جاتا ہے یا اصیل مرغ جس کو لڑاتے ہیں ان میں وہ قیمت لگائی جائے گی جو نہ لڑنے والوں کی ہے کیونکہ ان کا لڑانا حرام ہے قیمت میں اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا (عالمگیری) یو میں میٹر۔ بیئر وغیرہ لڑاتے ہیں اور اس کی وجہ سے انھیں بہت داموں میں خریدتے بیچتے ہیں ان کے اتلاف میں وہی قیمت لی جائے گی جو گوشت کھانے کے میٹر۔ بیئر کی ہو مسئلہ درخت میں چھوٹے چھوٹے پھل ہیں جو اس وقت کسی کام کے نہیں جیسے امرود کے ابتدائی پھل وہ تلف کر ڈالے تو یہ نہیں خیال کیا جائے گا کہ ان کی کچھ قیمت نہیں ہے بلکہ تاوان لیا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ تنہا درخت کی کیا قیمت ہے اور درخت مع پھل کی کیا قیمت ہے جو کہ زیادتی قیمت میں ہو وہ نقصان والے سے لی جائے یو میں اگر درخت میں کلیاں نکلی ہیں اور کسی نے اُن کو جھاڑ کر گرا دیا تو یہاں بھی اُسی صورت سے تاوان لیا جائے گا (عالمگیری) مسئلہ کسی شخص نے خاص کنوئیں میں بنجاست ڈالی تو اس سے تاوان لیا جائے گا



اور عام کنوئیں میں ڈالی تو اُسے حکم ہوگا کہ کنوئیں کو پاک کر کے (مالگیری) مسئلہ علی بن  
عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ ایک  
شخص کا ایک روپیہ دوسرے کے دو روپے میں مل گیا اس کے پاس سے دو روپے  
جاتے رہے ایک باقی ہے اور معلوم نہیں یہ کس کا روپیہ ہے اس کا کیا حکم ہے امام  
نے فرمایا وہ جو باقی ہے اس میں سے ایک تہائی ایک روپے والے کی ہے اور دو  
تہائیاں دو روپے والے کی۔ علی بن عاصم کہتے ہیں اس کے بعد میں ابن شبرمہ رحمہ اللہ  
تعالیٰ سے ملا اور اُن سے بھی یہی سوال کیا انھوں نے کہا تم نے اس کو کسی اور کے  
بھی پوچھا ہے میں نے کہا ہاں ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا ہے ابن شبرمہ نے  
کہا انھوں نے یہ جواب دیا ہوگا میں نے کہا ہاں۔ ابن شبرمہ نے کہا انھوں نے غلط  
جواب دیا اس لیے کہ دو روپے جو گم ہو گئے اُن میں ایک یقیناً اس کا ہے جس کے دو  
روپے تھے اور ایک میں احتمال ہے کہ ایک کا ہو یا ایک روپے والے کا ہو اور جو  
باقی ہے اس میں بھی احتمال ہے کہ دو روپے والے کا ہو یا ایک روپے والے کا۔ دونوں برابر کا احتمال  
رکھتے ہیں لہذا نصف نصف دونوں بانٹ لیں کہتے ہیں مجھے ابن شبرمہ کا جواب بہت  
پسند آیا پھر میں امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملا اور اُن سے کہا کہ اس مسئلہ میں آپ  
کے خلاف جواب ملا ہے امام نے فرمایا کہ تم ابن شبرمہ کے پاس گئے تھے۔ میں نے کہا  
ہاں۔ فرمایا کہ جب تینوں روپے مل گئے اور امتیاز باقی نہ رہا تو اس صورت میں ہر روپیہ  
میں دونوں شریک ہو گئے ایک والے کی ایک تہائی اور دو روپے والے کی دو تہائیاں پھر  
جب دو گم ہو گئے تو دونوں کی شرکت کے دو روپے گم ہوئے اور جو باقی ہے یہ بھی دونوں  
کی شرکت کا ہے کہ ایک تہائی ایک کی اور دو تہائیاں دوسرے کی (جوہرہ) مسئلہ  
ایک شخص نے دوسرے سے کہا اس بکری کو ذبح کر دو اُس نے ذبح کر دی اور بکری اسکی  
نہ تھی جس نے ذبح کرنے کو کہا تھا تو ذبح کرنے والے کو تاوان دینا ہوگا اُسے یہ بات کہ  
بکری دوسرے کی ہے معلوم ہو یا نہ ہو دونوں کا ایک حکم ہے ہاں یہ فرق ہے کہ اگر معلوم  
نہیں ہے تو کہنے والے سے رجوع کر سکتا ہے اور معلوم ہو تو رجوع بھی نہیں کر سکتا۔  
(مالگیری) مسئلہ کسی نے کہا میرے اس کپڑے کو پھاڑ کر پانی میں ڈال آؤ اس نے ایسا  
ہی کیا تو اس پر تاوان نہیں مگر گنہگار ہے (مالگیری) مسئلہ زمین غصب کر کے اُس



میں کوئی چیز بوئی مالک نے کھیت جوت کر کوئی چیز بودی۔ مالک کوتاوان نہیں دینا ہوگا  
 (مالگیری) مسئلہ دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی مالک نے کہا تم نے ایسا  
 کیوں کیا۔ میرا کھیت واپس دو۔ پونے والے نے کہا اتنے ہی بیج مجھے دے دو۔ اور میں  
 اُہرت کے طور پر کام کروں گا یا یہ کہ جو کچھ کھیت میں ہو نصف میرا اور نصف تمہارا۔ مالک  
 زمین نے بیج دے دیے پیداوار مالک زمین لے گا اور اس کو اُہرت مثل دے گا  
 (مالگیری) مسئلہ درخت کی شاخ دوسرے کی دیوار پر آگئی اس کو اپنی دیوار کے  
 نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہے مالک درخت سے کہہ دے کہ شاخ کاٹ ڈالو گا  
 اگر مالک نے کاٹ دی فہم اور نہ یہ کاٹ ڈالے۔ اس پر تاوان واجب نہیں کہ مالک کا  
 خاموش رہنا رضا مندی کی دلیل ہے۔ اور اگر مالک درخت سے بغیر کہے کاٹ ڈالی تو  
 تاوان واجب ہوگا (مالگیری) مسئلہ دو اندے غصب کئے ایک کو مرغی کے نیچے  
 رکھ دیا اور دوسرے کو اس نے نہیں رکھا بلکہ مرغی آپ سیتی رہی اور دونوں سے بچے  
 ہوئے تو دونوں غاصب کے ہیں اور غاصب سے دو اندے تاوان میں لیے جائیں  
 گے اور اگر غصب نہ کئے ہوتے بلکہ اس کے پاس ودیعت ہوتے تو جس اندے کو  
 مرغی نے خود سیکر بچہ نکالا وہ مودع کا ہوتا اور جس کو مرغی کے نیچے رکھا وہ مودع کا  
 ہوتا اور اس اندے کا تاوان دینا ہوتا (مالگیری) مسئلہ تنور میں اتنی لکڑیاں ڈال دیں  
 کہ تنور اُن کا متحمل نہ تھا شعلہ اٹھا اور وہ مکان جلا اور پردوس کا مکان بھی جل گیا۔ اس  
 مکان کا تاوان دینا ہوگا (مالگیری) مسئلہ ایک شخص کا دامن دوسرے شخص کے نیچے  
 دبا ہوا تھا دامن والے کو خبر نہ تھی وہ اٹھا اور دامن پھٹ گیا اور یہ تاوان اس پر واجب  
 ہے جس نے دبا رکھا تھا (غایہ) مسئلہ دلال کو بیچنے کے لیے چیز دی تھی دلال کو معلوم  
 ہوا کہ یہ چیز چوری کی ہے۔ جس نے مجھے دی تھی اس کو دے دی دلال بری ہو گیا  
 (مالگیری) مسئلہ دائن نے مدیون کے سر سے پگڑی اتار لی اور یہ کہا کہ جب میرا روپیہ  
 لاؤ گے تمہاری پگڑی دے دوں گا۔ وہ جب روپیہ لایا تو پگڑی ضائع ہو گئی تھی تو اُس  
 کے لیے غصب کا حکم نہیں بلکہ رہن کا حکم ہے کہ مرہون چیز ہلاک ہونے پر جو کیا جاتا  
 ہے یہاں بھی کیا جائے گا (مالگیری) مسئلہ ایک جانور دوسرے کے گھر میں گھس گیا  
 گھر میں سے نکالنا جانور کے مالک کا کام ہے اور پرند کسی کے کنوئیں میں گر گیا اور مر گیا



تو کنوئیں سے اس کو نکالنا پرند کے مالک کا کام ہے۔ کنواں صاف کرنا اس کے ذمہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ تریز غصب کیا اور اس میں سے ایک پھانک کاٹ لی تو تریز مالک ہی کا ہے اور سب پھانکیں کاٹ ڈالیں تو مالک کی ملک جاتی رہی (عالمگیری) مسئلہ ایک مکان میں بہت لوگ جمع تھے صاحب خانہ کا آئینہ اٹھا کر ایک نے دیکھا اس نے دوسرے کو دے دیا یکے بعد دیگرے سب دیکھتے رہے اور آئینہ ٹوٹ گیا کسی سے تاوان نہیں لیا جائے گا کہ ایسی چیزوں کے استعمال کی عادت اجازت ہوا کرتی ہے (عالمگیری) مسئلہ ایک نے کسی کی ٹوپی اُتار کر دوسرے کے سر پر رکھ دی اس نے اپنے سر سے اُتار کر ڈال دی پھر وہ ٹوپی منافع ہو گئی اگر اُس نے ٹوپی والے کے سامنے پھینکی ہے اگر وہ لینا چاہے تو لے سکتا ہے تو کسی پر تاوان نہیں ورنہ تاوان ہے دونوں میں سے جس سے چاہے تاوان وصول کر سکتا ہے۔ یوہیں ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اُس کے سر سے ٹوپی گر گئی اُس کو کسی نے دہاں سے ہٹا دیا اور دہاں سے چور لے گیا اگر ایسی جگہ ہٹا کر رکھی کہ مصلی لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے تو ہٹانے والے پر تاوان نہیں اور اگر دُور رکھی ہے تو تاوان ہے (عالمگیری)

## شفعہ کا بیان

حدیث ۱۔ صحیح بخاری شریف میں ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے۔ حدیث ۲۔ امام احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے اُس کا انتظار کیا جائے گا اگرچہ وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہے حدیث ۳۔ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر شے میں ہے حدیث ۴۔ صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفعہ ہر شرکت کی چیز میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ مکان ہو یا باغ ہو اُسے یہ حلال نہیں کہ شریک کو بغیر خبر کیے بیچ ڈالے۔ خبر کرنے پر وہ چاہے تو لے لے



اور چاہے چھوڑ دے اور اگر بغیر خبر کے اُس نے بیچ ڈالا تو وہ حق دار ہے حدیث ۵۔  
صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فیصلہ کیا کہ شفعہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے اور جب حدود واقع ہو گئے اور راستے  
پھیر دیئے گئے یعنی تقسیم کر کے ہر ایک کا راستہ جدا کر دیا گیا۔ تو اب شفعہ نہیں یعنی  
شرکت کی وجہ سے جو شفعہ تھا وہ اب نہیں حدیث ۶۔ صحیح بخاری شریف میں عمرو  
بن شریک سے مروی ہے کہ میں میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس  
کھڑا تھا اتنے میں ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور یہ کہا کہ سعد تمہارے دار میں  
جو میرے دو مکان ہیں انہیں خرید لو انھوں نے کہا میں نہیں خریدوں گا مسور بن مخزوم رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ تم کو خریدنا ہو گا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ میں چار  
ہزار درم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی باقسط ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ  
مجھے پانسو اشرفیاں مل رہی ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے یہ سنا نہ ہوتا کہ پڑوسی کو قرب کی وجہ سے حق ہوتا ہے تو چار ہزار میں نہیں دیتا  
جب کہ پانسو دینا مجھے مل رہے ہیں یہ کہہ کر اُن کو چار ہزار میں دے دیا مسائل  
فقہیہ غیر منقول جائداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُس نے میں ہی اُس جائداد کے  
مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں یہاں اس  
کی ضرورت نہیں کہ مشتری اس پر راضی ہو جب ہی شفعہ کیا جائے وہ راضی ہو یا ناراض  
بہر صورت جو حق دار ہے لے سکتا ہے جس شخص کو یہ حق حاصل ہے اس کو شفیع  
کہتے ہیں مشتری نے مثلی چیز کے عوض میں جائداد خریدی ہے مثلاً روپے۔ اثر فی اور  
پیسے کے عوض میں ہے تو اس کو مثل دے کر شفیع لے لے گا۔ اور اگر قیمتی چیز میں ہے  
تو اس کی جو کچھ قیمت ہے وہ دے گا مسئلہ شفعہ وہ شخص کر سکتا ہے جس کی ملک  
جائداد مبیعہ سے متصل ہے خواہ اس جائداد میں شفیع کی یا اس کا جو ار (پڑوس) ہو (درختار)  
مسئلہ شفعہ کے شرائط حسب ذیل ہیں (۱) جائداد کا انتقال عقد معاوضہ کے ذریعہ  
ہو یعنی بیع یا معنی بیع میں ہو۔ معنی بیع مثلاً جائداد کو بدل صلح سے ار دیا یعنی اُس کو دے  
کر صلح کی ہو۔ اور انتقال میں یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شفعہ نہیں ہو سکتا بہرہ۔ صدقہ۔  
میراث۔ وصیت کی رو سے جائداد حاصل ہوئی تو اس پر شفعہ نہیں ہو سکتا۔ بہرہ بشرط الوض



میں اگر دونوں جانب سے تقابض بدلیں ہو گیا تو شفعہ ہو سکتا ہے اور اگر مہبہ میں شرط نہ تھی مگر مہوب لہ نے عوض میں دے دیا مثلاً زید نے عمرو کو ایک مکان مہبہ کر دیا اور عمرو نے زید کو اس کے عوض میں مکان مہبہ کیا تو دونوں میں سے کسی پر شفعہ نہیں ہو سکتا (عالمگیری) (۲۱) بیع عتقار یعنی جائیداد غیر منقولہ ہو منقولات میں شفعہ نہیں ہو سکتا (۳) بالغ کی ملک زائل ہو گئی ہو لہذا بالغ کو خیار شرط ہو تو شفعہ نہیں ہو سکتا جب وہ اپنا خیار شرط ساقط کر دے گا تب ہو سکے گا اور مشتری کو خیار ہو تو شفعہ ہو سکتا ہے (۴) بالغ کا حق بھی زائل ہو گیا ہو یعنی بیع کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہو لہذا مشتری نے بیع فاسد کے ذریعہ سے جائیداد بیچی تو شفعہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر مشتری نے اس جائیداد کو بیع صحیح کے ذریعہ فروخت کر ڈالا تو شفعہ ہو سکتا ہے اور اس شفعہ کو اگر بیع ثانی پر بنا کر سے تو بیع ثانی کا جو کچھ ٹمن ہے اُس کے ہاتھ لے گا اور اگر بیع اول پر بنا کر سے تو مشتری کے قبضہ کرنے کے دن جو اُس کی قیمت تھی وہ دینی ہوگی (۵) جس جائیداد کے ذریعہ سے اس جائیداد پر شفعہ کرنے کا حق حاصل ہوا ہے وہ اس وقت شفعہ کے کرایہ میں ہو یعنی جب کہ مشتری نے اس شفعہ والی جائیداد کو خرید لیا اگر وہ مکان شفعہ کے کرایہ میں ہو یا عاریت کے طور پر اُس میں رہتا ہے تو شفعہ نہیں کر سکتا یا اس مکان کو اس نے پہلے ہی بیع کر دیا ہے تو اب شفعہ نہیں کر سکتا (۶) شفعہ نے اُس بیع سے نہ صراحۃً رضا مندی ظاہر کی ہو نہ دلالت مسئلہ دو منزلہ مکان ہے اُس کی دونوں منزل میں شفعہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر صرف بالا خانہ فروخت ہوا تو شفعہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اُس کا راستہ نیچے کی منزل میں نہ ہو (در مختار) مسئلہ نابالغ اور مجنون کے لیے بھی حق شفعہ ثابت ہوتا ہے ان کا وصی یا ولی اس کا مطالبہ کرے گا (عالمگیری) مسئلہ شفعہ کے ذریعہ سے جو جائیداد حاصل کی گئی وہ اسی کی مثل ہے جس کو خریدا ہے یعنی اس جائیداد شفعہ کو خیار رویت خیار عیب حاصل ہوگا جس طرح مشتری کو ہوتا ہے (در مختار) مسئلہ شفعہ کا حکم یہ ہے کہ جب اس کا سبب پایا جائے یعنی جائیداد بیچی گئی تو طلب کرنا جائز ہے اور بعد طلب و اشہاد یہ موکد ہو جاتا ہے اور قاضی کے فیصلہ یا مشتری کی رضا مندی سے شفعہ اُس چیز کا مالک ہو جاتا ہے (در مختار) مسئلہ مکان موقوف کے متصل کوئی مکان فروخت ہوا تو نہ واقف شفعہ کر سکتا ہے نہ متولی نہ وہ شخص



جس پر وہ مکان وقف ہے کہ شفعہ کے لیے یہ ضرورت تھی کہ جس کے ذریعہ سے شفعہ کیا جائے وہ مملوک ہو اور مکان موقوف مملوک نہیں (عالمگیری) مسئلہ زمین موقوف میں کسی نے مکان بنایا ہے اور اس کے جوار میں کوئی مکان فروخت ہوا تو یہ شفعہ نہیں کر سکتا اور اپنی عمارت بیع کرے تو اس پر بھی شفعہ نہیں ہو سکتا (عالمگیری) مسئلہ جس جائداد موقوفہ کی بیع نہیں ہو سکتی اگر کسی نے ایسی جائداد بیع کر دی تو اس پر شفعہ نہیں ہو سکتا کہ شفعہ کے لیے بیع ہونا ضروری ہے (در مختار) مسئلہ اگر وقف ایسا ہو جس کی بیع جائز ہو اور وہ فروخت ہوا تو اس پر شفعہ ہو سکتا ہے اور اگر اس کے جوار میں کوئی جائداد فروخت ہوئی تو وقف کی جانب سے شفعہ نہیں کہ اس کا مالک نہیں جو شفعہ کر سکے یو ہیں اگر جائداد کا جز وقف ہے اور ایک جز ملک اور جو حصہ ملک ہے وہ فروخت ہوا تو وقف کی جانب سے اس پر شفعہ نہیں ہو سکتا (در مختار) مسئلہ مکان کو نکاح کا مہر قرار دیا یا اس کو اجرت مقرر کیا تو اس پر شفعہ نہیں ہو سکتا اور اگر مہر کوئی دوسری چیز ہے مکان کو اس کے بدلے میں بیع کیا یا نکاح میں مہر کا ذکر نہ ہوا اور مہر مثل واجب ہوا اس کے بدلے میں عورت کے ہاتھ مکان بیع دیا تو شفعہ ہو سکتا ہے (عالمگیری)

## شفعہ کے مراتب

مسئلہ شفعہ کے چند ابواب مجتمع ہو جائیں تو ان میں ترتیب کا لحاظ رکھا جائے گا جو سبب قوی ہو اس کو مقدم کیا جائے۔ شفعہ کے تین سبب ہیں۔ (۱) شفعہ کرنے والا شریک سے یا (۲) خلیط ہے یا (۳) جار ملاصق۔ شریک وہ ہے کہ خود بیع میں اس کی شرکت ہو مثلاً ایک مکان دو شخصوں میں مشترک ہے ایک شریک نے بیع کی تو دوسرے شریک کو شفعہ پہنچتا ہے خلیط کا یہ مطلب ہے کہ خود بیع میں شرکت نہیں ہے اس کا حصہ بائع کے حصہ سے ممتاز ہے مگر حق بیع میں شرکت ہے مثلاً دونوں مکانوں کا ایک ہی راستہ ہے اور راستہ بھی خاص ہے یا دونوں کے کھیت میں ایک نالی سے پانی آتا ہو۔ جار ملاصق یہ ہے کہ اس کے مکان کی چھت دوسرے کے مکان میں ہو۔ ان سب میں مقدم شریک ہے پھر خلیط اور جار ملاصق کا مرتبہ سب سے آخر میں ہے (دایہ در مختار) مسئلہ شریک نے مشتری کو تسلیم کر دی یعنی شفعہ کرنا نہیں چاہتا ہے



تو غلیط کو شفعہ کا حق حاصل ہو گیا کہ اس کے بعد اسی کا مرتبہ ہے یا اس جائداد میں کسی کی شرکت ہی نہیں ہے تو غلیط کو شفعہ کا حق ہے اور غلیط نے بھی مشتری سے نہیں لینا چاہا تسلیم کر دی یا کوئی غلیط ہی نہیں تو جابر کو حق ہے (عالمگیری) مسئلہ نہر عظیم اور راستہ عام میں شرکت کا سبب شفعہ نہیں ہے بلکہ اس صورت میں جابر ملاصق کو شفعہ کا حق ملے گا (در مختار) مسئلہ نہر عظیم وہ ہے جس میں کشتی چل سکتی ہو اور اگر کشتی نہ چل سکے تو نہر صغیر ہے (در مختار) مسئلہ کوپہ سربستہ میں جن لوگوں کے مکانات ہیں وہ سب سب غلیط ہیں کہ خاص راستہ میں شرکت ہو گئی۔ کوپہ سربستہ سے دوسرا راستہ نکلا کر آگے چل کر یہ بھی بند ہو گیا اس میں کچھ مکانات ہیں اگر اس میں کوئی مکان فروخت ہوا تو اس کوپہ والے حق دار ہیں پہلے کوپہ والے نہیں اور پہلے کوپہ میں مکان فروخت ہوا تو دونوں کوپہ والے برابر کے حق دار ہیں (ہدایہ) مسئلہ کوپہ سربستہ میں ایک مکان ہے جس میں ایک حصہ ایک شخص کا ہے اور ایک حصہ میں دو شخص شریک ہیں اور جس کوپہ میں یہ مکان ہے اس میں دوسروں کو بھی مکانات ہیں ایک شریک نے اپنا حصہ بیع کیا تو اس کا شریک شفعہ کر سکتا ہے وہ نہ کرے تو دوسرا شخص کرے جو شریک نہ تھا مگر اسی مکان میں اس کا مکان بھی ہے اور یہ بھی نہ کرے تو اس کوپہ کے دوسرے لوگ کریں (عالمگیری) مسئلہ بیع میں شرکت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پوری بیع میں شرکت ہے۔ مثلاً پورا مکان دو شخصوں میں مشترک ہو دوم یہ کہ بعض بیع میں شرکت ہو یعنی مکان کا ایک جز مشترک ہے اور باقی میں شرکت نہیں مثلاً پردہ کی دیوار دونوں کی ہو اور ایک نے اپنا مکان بیع کر دیا تو پردہ کی دیوار جو مشترک ہے اس کی بھی بیع ہو گئی یہ شخص شریک کی حیثیت سے شفعہ کرے گا لہذا دوسرے شفیعوں پر مقدم پر ہو گا مگر جو شخص پورے مکان میں شریک ہے وہ اس شریک پر مقدم ہو گا (در مختار عالمگیری) مسئلہ دیوار میں شرکت سے یہ مراد ہے کہ دیوار کی زمین میں شرکت ہو اور اگر زمین میں شرکت نہ ہو صرف دیوار میں شرکت ہو تو اس کو شریک نہیں شمار کیا جائے گا۔ دونوں کی صورتیں یہ ہیں ایک مکان کے بیچ میں ایک دیوار قائم کر دی گئی پھر تقسیم یوں ہوئی کہ ایک شخص نے دیوار سے ادھر کا حصہ لیا اور دوسرے نے ادھر کا اور دیوار تقسیم میں نہیں آئی لہذا دونوں کی ہوئی اور



اگر مکان کو تقسیم کر کے ایک خط کھینچ دیا پھر بیچ میں دیوار بنانے کے لیے ہر ایک نے ایک ایک بالشت زمین دے دی اور دونوں کے پیسوں سے دیوار بنی تو یہاں زمین میں بالکل شرکت نہیں ہے اگر شرکت ہے تو دیوار میں ہے اور دیوار عمارت میں شرکت موجب شفعہ نہیں لہذا اس شرکت کا اعتبار نہیں بلکہ یہ شخص بہار ملاصق ہے اور اسی حیثیت سے شفعہ کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ بیچ کی دیوار پر دونوں کی کڑیاں ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ یہ دیوار دونوں میں مشترک ہے صرف اتنی بات سے کہ دونوں کی کڑیاں ہیں دیوار کا مشترک ہونا معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک کا مکان فروخت ہوا اگر دوسرے نے گواہوں سے دیوار کا مشترک ہونا ثابت کر دیا تو اس کو شریک قرار دیا جائے گا اور شفعہ میں اس کا مرتبہ جار سے مقدم ہوگا (عالمگیری) مسئلہ یہ جو کہا گیا کہ شریک کے بعد جار ملاصق کا مرتبہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بیع کی خبر سن کر اس نے شفعہ طلب کیا ہو اور اگر اُس وقت اس نے شفعہ طلب نہ کیا اور شریک نے شفعہ تسلیم کر دیا یعنی بذریعہ شفعہ لینا نہیں چاہتا تو اب اُس جار کو شفعہ کرنے کا حق نہ رہا (عالمگیری) مسئلہ دو منزلہ مکان ہے نیچے کی منزل زید و عمر کی شرکت میں ہے اور اوپر کی منزل میں زید و بکر شریک ہیں اگر زید نے نیچے کی منزل بیع کی تو عمر و شفعہ کر سکتا ہے بکر نہیں اور اوپر کی منزل بیچی تو بکر شفعہ کر سکتا ہے عمر و نہیں (بدائع) مسئلہ ایک مکان کی چھت پر بالالخانہ ہے مگر اس بالالخانہ کا راستہ دوسرے مکان میں ہے اُس مکان میں نہیں ہے جس کی چھت پر بالالخانہ ہے یہ بالالخانہ فروخت ہوا تو وہ شخص شفعہ کرے گا جس کے مکان میں اس کا راستہ ہے وہ نہیں کر سکتا جس کے مکان کی چھت پر بالالخانہ ہے اور اگر پہلے شخص نے تسلیم کر دیا نہ لینا چاہا تو دوسرا شخص شفعہ کر سکتا ہے مگر بالالخانہ کا کوئی جار ملاصق ہے تو شفعہ میں بھی شریک ہے اور اگر نیچے کی منزل فروخت ہوئی تو بالالخانہ والا شفعہ کر سکتا ہے اور وہ مکان جس میں بالالخانہ کا راستہ ہے فروخت ہوا تو اُس میں بھی بالالخانہ والا شفعہ کر سکتا ہے (بدائع) مسئلہ کوپہ سربستہ میں چند اشخاص کے مکانات ہیں ان میں سے کسی نے اپنا مکان یا کمرہ بیع کر دیا اور راستہ مشتری کے ہاتھ نہیں بیچا بلکہ مشتری سے بیٹے پایا کہ اس مکان کا دروازہ شارع عام میں کھول لے اس صورت میں بھی اس کو پچے کے رہنے والے شفعہ کر سکتے ہیں کیونکہ



بوقت بیع یہ لوگ راستہ میں شریک ہیں اور اگر اس وقت ان لوگوں کے شفعہ نہ کیا اور مشتری نے دروازہ کھولنے کے بعد اس کو بیع کر ڈالا تو اب شفعہ نہیں کر سکتے کہ راستہ کی شرکت دوسری بیع کے وقت نہیں ہے بلکہ اب وہ شخص شفعہ کر سکتا ہے جو بار ملاصق ہو (عالمگیری) مسئلہ مکان کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ ایک گلی میں ہے دوسرا دوسری گلی میں ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پہلے دو مکان تھے ایک کا دروازہ ایک گلی میں تھا دوسرے کا دوسری گلی میں تھا ایک شخص نے دونوں کو خرید کر ایک ہی مکان کر دیا اس صورت میں ہر گلی والے اپنی جانب کا مکان شفعہ کر کے لے سکتے ہیں ایک گلی والوں کو دوسری جانب کے حصہ کا حق نہیں دوسری صورت یہ ہے کہ جب وہ مکان بنا تھا اسی وقت اس میں دو دروازے رکھے گئے تھے دونوں گلی والے پورے مکان میں شفعہ کا برابر حق رکھتے ہیں یو ہیں اگر دو گلیاں تھیں دونوں کے بیچ کی دیوار نکال کر ایک گلی کر دی گئی تو ہر ایک کو چہ والے اپنی جانب میں شفعہ کا حق رکھتے ہیں دوسری جانب میں انھیں حق نہیں۔ اسی طرح کو چہ سر بستہ تھا اُس کی دیوار نکال دی گئی کہ سر بستہ نہ رہا بلکہ کو چہ نافذ ہو گیا تو اب بھی اس کے رہنے والے شفعہ کا حق رکھیں گے (عالمگیری) مسئلہ باپ کا مکان تھا۔ اُس کے مرنے کے بعد بیٹوں کو ملا اور ان میں سے کوئی لڑکا مر گیا اور اُس نے اپنے بیٹے وارث چھوڑے ان میں سے کسی نے اپنا حصہ بیع کیا تو اُس کے بھائی اور چچا سب شفعہ کر سکتے ہیں بھائیوں کو چچا پر ترجیح نہیں ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ مکان کے دو پڑوسی ہیں ایک موجود دوسرا غائب ہے موجود نے شفعہ کا دعویٰ کیا مگر قاضی ایسے شفعہ کا قائل نہ تھا اس نے دعویٰ کو خارج کر دیا کہ شفعہ کا تجھے حق نہیں ہے پھر وہ غائب آیا اور اُس نے دوسرے قاضی کے پاس دعویٰ کیا جس کے مذہب میں پڑوسی کے لیے بھی شفعہ ہے یہ قاضی پورا مکان اسی شفعہ کرنے والے کو دلائے گا (بدائع) مسئلہ جس کے مکان کا پر تالہ دوسرے کے مکان میں گرتا ہے یا اُس مکان کی نالی اس مکان میں ہے تو اس کو اس مکان میں جواری کی وجہ سے شفعہ کا حق ہے شرکت کی وجہ سے نہیں (عالمگیری) مسئلہ شفعہ کا دعویٰ کیا اور قاضی نے اُس کا حکم دے دیا اس کے بعد شفیع نے جائداد لینے سے انکار کر دیا تو دوسرے لوگ جو اس کے بعد شفعہ کر سکتے تھے ان کا حکم باطل ہو گیا یعنی وہ لوگ اب شفعہ



نہیں کر سکتے کہ بعد قضاے قاضی اس کی ملک متقرر ہو گئی اور قاضی کے حکم سے قبل ہی یہ اپنے حق سے دست بردار ہو گیا تو دوسرے لوگ کہہ سکتے ہیں (در مختار ردالمحتار) مسئلہ بعض حقدار موجود ہیں بعض غائب ہیں جو موجود ہیں انہوں نے دعویٰ کیا تو ان کے لیے فیصلہ کر دیا جائے گا اس کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ غائب بھی آجائے کیونکہ آجانے کے بعد وہ مطالبہ کرے یا نہ کرے کیا معلوم۔ لہذا اس کے آنے تک فیصلہ کو مؤخر نہ کیا جائے پھر اس غائب نے آنے کے بعد اگر مطالبہ کیا تو اس کی تین صورتیں ہیں اگر اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے لیے فیصلہ ہوا تو اس کا مطالبہ ساقط اور برابر کا ہے یعنی اگر وہ شریک ہے تو یہ بھی شریک ہے یا دونوں خلیط ہیں یا دونوں پڑوسی ہیں تو اس صورت میں دونوں کو برابر برابر جائداد ملے گی اور اگر اس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے یعنی مثلاً وہ خلیط یا پڑوسی تھا اور یہ شریک ہے تو کل جائداد اسی کو ملے گی (در مختار) مسئلہ شفیع چاہتا ہے کہ جائداد بیعہ میں سے ایک حصہ لے لے اور باقی مشتری کے لیے چھوڑ دے اس کا حق شفیع کو نہیں یعنی مشتری کو اس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جائداد کا یہ جز لینے میں مشتری اپنا ضرر تصور کرتا ہو (در مختار) مسئلہ ایک شفیع نے اپنا حق شفیعہ دوسرے کو دے دیا مثلاً تین شخص شفیع تھے ان میں سے ایک نے دوسرے کو اپنا حق دے دیا یہ صحیح نہیں بلکہ اس کا حق ساقط ہو گیا اور اس کے سوا جتنے شفیع ہیں وہ سب برابر کے حق دار ہیں بلکہ وہ شخص جو حق دار ہیں ان میں سے ایک نے یہ سمجھ کر کہ مجھے نصف ہی جائداد ملے گی نصف کو ہی طلب کیا تو اس کا شفیعہ ہی باطل ہو جائے گا یعنی ضروری ہے کہ ہر ایک پورے کا مطالبہ کرے (در مختار) مسئلہ دو شخصوں نے اپنا مشترک مکان بیع کیا شفیع یہ چاہتا ہے کہ فقط ایک کے حصہ میں شفیعہ کرے یہ نہیں ہو سکتا اور اگر دو شخصوں نے ایک مکان خریدا اور شفیع فقط ایک مشتری کے حصہ میں شفیعہ کرنا چاہتا ہے (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص نے ایک عقد میں دو مکان خریدے اور شفیع دونوں میں شفیعہ کر سکتا ہو تو دونوں میں شفیعہ کرے یا دونوں کو چھوڑے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک میں کرے اور ایک کو چھوڑے اور اگر ایک ہی میں وہ شفیع ہے تو ایک میں شفیعہ کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ مشتری کے وکیل نے جائداد خریدی اور وہ ابھی اسی وکیل کے ہاتھ میں ہے تو شفیع کی طلب وکیل سے ہو سکتی ہے اور وکیل نے موکل کو دے دی تو



وکیل سے طلب نہیں کر سکتا بلکہ اس سے طلب کرنے پر شفعہ ہی ساقط ہو جائے گا کہ جس سے طلب کرنا چاہئے تھا باوجود قدرت شفیع نے اس سے طلب کرنے میں دیر کی (در مختار رد المحتار) :

## طلب شفعہ کا بیان

طلب کی تین قسمیں ہیں طلب موثرہ۔ طلب تقریر اس کو طلب اشہاد بھی کہتے ہیں طلب تملیک طلب موثرہ یہ ہے کہ جیسے ہی اس کو اس جائداد کے فروخت ہونے کا علم ہو فوراً اسی وقت یہ ظاہر کر دے کہ میں طالب شفعہ ہوں اگر علم ہونے کے بعد اس نے طلب نہ کی تو شفعہ کا حق جاتا رہا اور بہتر یہ ہے کہ اپنے اس طلب کرنے پر لوگوں کو گواہ بھی بنالے تاکہ یہ نہ کہا جاسکے کہ اس نے طلب موثرہ نہیں کی ہے (ہدایہ مسئلہ جائداد کی بیع کا علم کبھی تو خود مشتری ہی سے ہوتا ہے کہ اس نے خود اسے خبر دی اور کبھی مشتری کے مقاصد کے ذریعہ سے ہوتا ہے کہ اس نے کسی کی معرفت اس کے پاس کہلا بھیجا اور کبھی کسی اجنبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اس صورت میں یہ ضرور ہے کہ وہ مخبر عادل ہو یا خبر دہندہ میں عدد شہادت پایا جائے یعنی دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں خبر دینے والا ایک ہی شخص ہے۔ اور وہ بھی فاسق ہے مگر شفیع نے اس خبر میں اس کی تصدیق کر لی تو بیع کا علم ہو گیا یعنی اگر طلب موثرہ نہ کرے گا شفعہ باطل ہو جائے گا اور اگر اس کی تکذیب کی تو شفیع کے نزدیک بیع کا ثبوت نہ ہوا یعنی طلب نہ کرنے پر حق شفعہ باطل نہ ہوگا اگرچہ واقع میں اس کی خبر صحیح ہو (در مختار رد المحتار) مسئلہ طلب موثرہ میں ادنیٰ تاخیر بھی شفعہ کو باطل کر دیتی ہے مثلاً کسی خط کے ذریعہ سے اسے بیع کی خبر دی گئی اور اس خط میں بیع کا ذکر مقدم ہے اور اس کے بعد دوسرے مصنامین میں یا بیع کا ذکر درمیان میں ہے اس نے پورا خط پڑھ کر طلب موثرہ کی شفعہ باطل ہو گیا کہ اتنی تاخیر بھی یہاں نہ ہونی چاہیے (ہدایہ) مسئلہ خطبہ ہو رہا ہے اور اس کو بیع کی خبر دی گئی اور نماز کے بعد اس نے طلب موثرہ کی اگر ایسی جگہ ہے کہ خطبہ سن رہا ہے تو شفعہ باطل نہیں ہوا اور اگر خطبہ کی آواز اس کو نہیں پہنچتی تو شفعہ باطل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے نفل نماز پڑھنے میں اسے خبر ملی اسے چاہیے



کہ دو رکعت پر سلام پھیر دے اور طلب مواثبت کرے اور چار پوری کر لی یعنی دو رکعتیں اور ملائیں تو باطل ہو گیا اور قبل ظہر یا بعد ظہر کی سنتیں پر طہر رہا تھا اور چار پوری کر کے طلب کیا تو باطل ہو گیا (رد المحتار) مسئلہ بیع کی خبر سن کر سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا تو شفعہ باطل نہ ہوا کہ ان الفاظ کا کہنا اعراض کی دلیل نہیں بلکہ خدا کا شکر کرتا ہے کہ اُس کے پرطوس سے نجات ملی یا تعجب کرتا ہے کہ اس نے ضرر پہنچانے کا ارادہ کیا تھا اور نتیجہ یہ ہوا یو ہیں اگر اس کے پاس کسی شخص کو چھینک آئی اور الحمد للہ کہا اس نے اس کا جواب دیا شفعہ باطل نہ ہوا (عالمگیری ہدایہ) مسئلہ بیع کی خبر ملنے پر اُس نے دریافت کیا کہ کس نے خریدا یا کتنے میں خریدا یا کتنے میں خریدا یہ پوچھنا تاخیر میں شمار نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مشن اتنا ہو جو اس کے نزدیک مناسب ہے تو شفعہ کرے اور زیادہ مشن ہے تو اُسے اتنے داموں میں لینا منظور نہیں یو ہیں اگر مشتری کوئی نیک شخص ہے اس کا پرطوس ناگوار نہیں ہے تو شفعہ کی کیا ضرورت اور ایسا شخص مشتری ہے جس کا قرب منظور نہیں ہے تو شفعہ کرنے کی ضرورت ہے لہذا یہ پوچھنا شفعہ سے اعراض کی دلیل نہیں (ہدایہ) مسئلہ شفعہ نے مشتری کو سلام کیا شفعہ باطل نہیں ہوا اور کسی دوسرے کو سلام کیا تو باطل ہو گیا مثلاً مشتری کا بیٹا بھی وہیں کھڑا تھا اس لڑکے کو سلام کیا باطل ہو گیا (عالمگیری) مسئلہ طلب مواثبتہ کے لیے کوئی لفظ مخصوص نہیں جس لفظ سے بھی اُس کا طالب شفعہ ہوتا سمجھ میں آتا ہو وہ کافی ہے (رد مختار) مسئلہ جو جائداد فروخت ہوئی ایک شخص اُس میں شریک ہے اور ایک اس کا پرطوسی ہے دونوں کو ایک ساتھ خبر ملی شریک نے طلب مواثبتہ کی پرطوسی نے انھیں کی پھر شریک نے شفعہ چھوڑ دیا اب پرطوسی کو شفعہ کا حق نہیں رہا یہ بھی اگر اسی وقت طلب کرتا تو اب شفعہ کر سکتا تھا (عالمگیری) مسئلہ طلب مواثبتہ کے بعد طلب اشہاد کا مرتبہ ہے جس کو طلب تقریر بھی کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ بائع یا مشتری یا اس جائداد کو بیعہ کے پاس جا کر گواہوں کے سامنے یہ کہے کہ فلاں شخص نے یہ جائداد خریدی ہے اور میں اُس کا شفیع ہوں اور اس سے پہلے میں طلب شفعہ کر چکا ہوں اور اب پھر طلب کرتا ہوں تم لوگ اس کے گواہ ہو (ہدایہ) یہ اس وقت ہے کہ جائداد بیعہ کے پاس طلب اشہاد کرے اور اگر مشتری کے پاس کرے تو یہ کہے کہ اس نے فلاں جائداد خریدی ہے



اور میں فلاں جائداد کے ذریعہ سے اس کا شفیع ہوں اور بائع کے پاس یوں کہے کہ  
اس نے فلاں جائداد فروخت کی ہے اور میں فلاں جائداد کی وجہ سے اس کا شفیع ہوں  
(نتائج) مسئلہ بائع کے پاس طلب اشہاد کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جائداد بائع کے  
قبضہ میں ہو یعنی اب تک بائع نے مشتری کے قبضہ میں نہ دی ہو اور مشتری کا قبضہ  
ہو چکا ہو تو بائع کے پاس طلب اشہاد نہیں ہو سکتی اور مشتری کے پاس بہر صورت طلب  
اشہاد ہو سکتی ہے چاہے وہ جائداد بائع کے قبضہ میں ہو یا مشتری کے قبضہ میں ہو  
اسی طرح جائداد بیعہ کے سامنے بھی مطلقاً طلب اشہاد ہو سکتی ہے (ہدایہ در مختار)  
طلب اشہاد میں جائداد کے حدود اربعہ بھی ذکر کر دے تو بہتر ہے تاکہ اختلاف سے  
بچ جائے مسئلہ جو شخص باوجود قدرت طلب اشہاد نہ کرے تو شفعہ باطل ہو جائے گا  
مثلاً بغیر طلب اشہاد قاضی کے پاس دعوائے کر دیا شفعہ باطل ہو گیا۔ طلب اشہاد قاصد  
اور خط کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے (در مختار رد المحتار) مسئلہ جو شخص دور ہے اور  
اسے بیع کی خبر ملی تو خبر ملنے کے بعد اس کو اتنا موقع ہے کہ وہاں سے آکر یا قاصد یا وکیل  
کو بھیج کر طلب اشہاد کرے اس کی وجہ سے جتنی تاخیر ہوئی اس سے شفعہ باطل نہیں  
ہوگا (مالگیری) مسئلہ شفیع کو رات میں خبر ملی اور وہ وقت باہر نکلنے کا نہیں ہے اس وجہ  
سے صبح تک طلب اشہاد کو مؤخر کیا اس سے شفعہ باطل نہیں ہوگا (مالگیری) مسئلہ  
بائع و مشتری و جائداد بیعہ ایک شہر میں ہوں تو تشریب و بعد کا اعتبار نہیں کہ قریب ہی  
کے پاس طلب کرے بلکہ اسے اختیار ہے کہ دور والے کے پاس کرے یا قریب  
والے کے پاس کرے ہاں اگر قریب کے پاس سے گزرا اور یہاں طلب اشہاد نہ کی  
دور والے کے پاس جا کر کی تو شفعہ باطل ہے اور اگر ان میں سے ایک اسی شہر میں ہے  
اور دوسرا دوسرے شہر میں یا گاؤں میں ہے اور اس شہر والے کے سامنے طلب نہ کی  
دوسرے شہر یا گاؤں میں اشہاد کے لیے گیا تو شفعہ باطل ہو گیا (مالگیری) مسئلہ  
طلب اشہاد کا طلب مواثبہ کے بعد ہونا اس وقت ہے کہ بیع کا جس مجلس میں علم ہوا  
وہاں نہ بائع ہے نہ مشتری ہے نہ جائداد بیعہ اور اگر شفیع ان تینوں میں سے کسی کے  
پاس موجود تھا اور بیع کی خبر ملی اور اسی وقت اپنا شفیع ہونا ظاہر کر دیا تو یہ ایک ہی طلب  
دونوں کے قائم مقام ہے یعنی یہی طلب مواثبہ بھی ہے اور طلب اشہاد بھی (در مختار)



مسئلہ ان دونوں طلبوں کے بعد طلب تملیک ہے یعنی اب قاضی کے پاس جا کر یہ کہے کہ فلاں شخص نے فلاں جائیداد خریدی ہے اور فلاں جائیداد کے ذریعہ سے میں اس کا شفیع ہوں وہ جائیداد مجھے دلا دی جائے طلب تملیک میں تاخیر ہونے سے شفعہ باطل ہوتا ہے یا نہیں ظاہر الردایہ یہ ہے کہ باطل نہیں ہوتا اور بدایہ وغیرہ میں تصریح ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بلا عذر ایک ماہ کی تاخیر سے باطل ہو جاتا ہے بعض کتابوں میں اس پر فتویٰ ہونے کی تصریح ہے اور نظر بحال زمانہ اس قول کو اختیار کرنا قرین مصلحت ہے کیونکہ اس کے لیے کوئی میعاد نہ ہوگی تو خوف شفعہ کی وجہ سے مشتری نہ اس زمین میں کوئی تعمیر کر سکے گا نہ درخت نصب کر سکے گا اور یہ مشتری کا ضرر ہے (اور مختار ردالمحتار) مسئلہ جوار کی وجہ سے شفعہ کا حق ہے اور قاضی کا مذہب یہ ہے کہ جوار کی وجہ سے شفعہ نہیں ہے شفیع نے دعوے اس وجہ سے نہیں کیا کہ قاضی میرے خلاف فیصلہ کر دے گا اس انتظار میں ہے کہ دوسرا قاضی آئے تو دعویٰ کروں اس صورت میں بالاتفاق اس کا حق باطل نہیں ہوگا (عالمگیری) مسئلہ شفیع کے دعویٰ کرنے پر قاضی اس سے چند سوالات کرے گا وہ جائیداد کہاں ہے اور اس کے حدود اور بعمہ کیا ہیں اور مشتری نے اس پر قبضہ کیا ہے یا نہیں اس پر شفعہ کس جائیداد کی وجہ سے کرتا ہے اور اس کے حدود کیا ہیں اس جائیداد کے فروخت ہونے کا اس شفیع کو کب علم ہوا اور اس نے اس کے متعلق کیا کیا پھر طلب تقریر کی یا نہیں اور کن لوگوں کے سامنے طلب تقریر کی اور کس کے پاس طلب تقریر کی وہ قریب تھا یا دور تھا۔ جب تمام سوالوں کے جوابات شفیع نے ایسے دے دیئے جن سے دعویٰ پر بُرا اثر نہ پڑتا ہو تو اس کا دعویٰ مکمل ہو گیا اب مدعی علیہ سے دریافت کرے گا کہ شفیع جس جائیداد کے ذریعہ سے شفعہ کرتا ہے اس کا مالک ہے یا نہیں اگر اس نے انکار کر دیا تو شفیع کو گواہوں کے ذریعہ سے اس جائیداد کا مالک ہونا ثابت کرنا ہوگا یا گواہ نہ ہونے کی صورت میں مدعی علیہ پر حلف دیا جائے گا گواہ سے یا مدعی علیہ کے حلف سے انکار کرنے سے جب شفیع کی ملک ثابت ہو گئی تو مدعی علیہ سے دریافت کرے گا کہ وہ جائیداد جس پر شفعہ کا دعویٰ ہے اس نے خریدی ہے یا نہیں اگر اسے خریدنے سے انکار کر دیا تو شفیع کو گواہوں کے



اُس کا خریدنا ثابت کرنا ہوگا اور اگر گواہ نہ ہوں تو مدعی علیہ پر حلف پیش کیا جائے گا۔ اگر حلف سے نکول کیا یا گواہوں سے خریدنا ثابت ہو گیا تو قاضی شفعہ کا فیصلہ کر دے گا (ہدایہ در مختار ردالمحتار) مسئلہ شفعہ کا دعویٰ کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ شفعہ من کو قاضی کے پاس پیش کر دے جب ہی اس کا دعویٰ سنا جائے گا اور یہ بھی ضرور نہیں کہ فیصلہ کے وقت من قاضی کے پاس پیش کر دے جب ہی وہ فیصلہ کرے (در مختار ردالمحتار) مسئلہ فیصلہ کے بعد اسے من لا کروینا ہوگا اور اگر من ادا کرنے کو کہا گیا اور اُس نے ادا کرنے میں تاخیر کی یہ کہہ دیا کہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے یا یہ کہے کہ کل حاضر کروں گا یا اسی قسم کی کچھ اور بات کہی تو شفعہ باطل نہ ہوگا (ہدایہ) مسئلہ فیصلہ کے بعد من وصول کرنے کے لیے مشتری اس جائداد کو روک سکتا ہے کہ جب تک من ادا نہ کر دے یہ جائداد میں تم کو نہیں دوں گا (ہدایہ) مسئلہ شفعہ کا دعویٰ مشتری پر مطلقاً ہو سکتا ہے اس نے جائداد پر قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اس کو مدعی علیہ بنایا جاسکتا ہے اور بائع کو بھی مدعی علیہ بنایا جاسکتا ہے جب کہ جائداد اب تک بائع کے قبضہ میں ہو مگر بائع کے مقابل میں گواہ نہیں سنے جائیں گے جب تک مشتری حاضر نہ ہو یو ہیں اگر بائع پر دعویٰ ہوا تو جب تک مشتری حاضر نہ ہو حق مشتری میں وہ بیع فسخ نہیں کی جائے گی اور اگر مشتری کا قبضہ ہو چکا ہو تو بائع کے حاضر ہونے کی ضرورت نہیں (ہدایہ در مختار) مسئلہ بائع کے قبضہ میں جائداد ہو تو بائع پر قاضی شفعہ کا فیصلہ کرے گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری بائع پر ہوگی یعنی جائداد مشفوعہ میں اگر کسی دوسرے کا حق ثابت ہو اور اس نے لے لی تو من کی واپسی بائع کے ذمہ ہے اور اگر جائداد پر مشتری کا قبضہ ہو چکا ہے تو ذمہ داری مشتری پر ہوگی یعنی جبکہ مشتری نے بائع کو من ادا کر دیا ہے اور شفعہ نے مشتری کو من دیا اور اگر ابھی مشتری نے من ادا نہیں کیا ہے شفعہ نے بائع کو من دیا تو بائع ذمہ دار ہے (در مختار ردالمحتار) مسئلہ شفعہ کو خیار ردیت اور خیار عیب حاصل ہے یعنی اگر اُس نے جائداد مشفوعہ نہیں دیکھی ہے تو دیکھنے کے بعد لینے سے انکار کر سکتا ہے یو ہیں اگر اُس میں کوئی عیب ہے تو عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے کیونکہ شفعہ کے ذریعہ سے جائداد کا ملنا بیع کا حکم رکھتا ہے لہذا بیع میں جس طرح یہ درنوں خیار حاصل ہوتے



ہیں۔ یہاں بھی ہوں گے اور مشتری نے عیب سے براءت کر لی ہے کہہ دیا ہے کہ اس میں کوئی عیب نکلے تو اس کی ذمہ داری نہیں اس صورت میں بھی عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے مشتری کا براءت قبول کرنا کوئی چیز نہیں (ہدایہ) مسئلہ شفیعہ میں خیار شرط نہیں ہو سکتا نہ اس میں ادا کرنے کے لیے کوئی میعاد مقرر کی جاسکتی ہے نہ اس میں غرر یعنی دھوکے کی وجہ سے ضمان واجب ہو سکتا ہے یعنی مثلاً شفیع نے اس جائدا میں کوئی جدید تعمیر کی اس کے بعد مستحق نے دعوای کیا کہ یہ جائدا میری ہے اور وہ جائدا مستحق کو مل گئی تو تعمیر کی وجہ سے شفیع کا جو کچھ نقصان ہوا وہ نہ بائع سے لے سکتا ہے نہ مشتری سے کہ اس نے یہ جائدا جبراً وصول کی ہے انھوں نے اپنے قصد اختیار سے اسے نہیں دی ہے کہ وہ اس کے نقصان کا ضمان دیں (در مختار رد المحتار) مسئلہ مشتری یہ کہتا ہے کہ شفیع کو جس وقت بیع کا علم ہوا اس نے طلب نہیں کی اور شفیع کہتا ہے کہ میں نے اسی وقت طلب کی تو شفیع کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور گواہ نہ ہوں تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے (عالمگیری) مسئلہ شفیع مشتری میں ثمن کا اختلاف ہے اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ شفیع کے معتبر ہوں گے (ہدایہ) مسئلہ مشتری نے دعوے کیا کہ ثمن اتنا ہے اور بائع نے اس سے کم ثمن کا دعوای کیا اس کی دو صورتیں ہیں۔ بائع نے ثمن پر قبضہ کیا ہے یا نہیں اگر قبضہ نہیں کیا تو بائع کا قول معتبر ہے یعنی اس نے جو کچھ بتایا شفیع اتنے ہی میں لے گا اور اگر بائع ثمن پر قبضہ کر چکا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے یعنی اگر شفیع لینا چاہے تو وہ ثمن ادا کرے جس کو مشتری بتاتا ہے اور بائع کی بات نہ معتبر ہے کہ جب وہ ثمن لے چکا ہے تو اس معاملہ میں اس کا تعلق ہی کیا ہے اور اگر بائع ثمن زیادہ بتاتا ہے اور مشتری کم بتاتا ہے اور یہ اختلاف بائع کے ثمن وصول کر لینے کے بعد ہے تو مشتری کی بات معتبر ہے اور ثمن پر قبضہ کرنے سے پہلے یہ اختلاف ہے تو بائع اور مشتری دونوں پر حلف ہے جو حلف سے انکار کر دے اس کے مقابل کی معتبر ہے اور اگر دونوں نے حلف کر لیا تو دونوں یعنی بائع و مشتری کے مابین بیع فسخ کر دی جائے گی مگر شفیع کے حق میں یہ بیع فسخ نہیں ہوگی وہ چاہے تو اتنے



ثمن کے عوض میں لے سکتا ہے جس کو بائع نے بتایا رہا، مسئلہ بائع کا ثمن قبضہ  
 کرنا ظاہر نہ ہوا اور مقدار ثمن میں اختلاف ہوا۔ اس کی دو صورتیں ہیں بائع نے ثمن پر  
 قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہے یا نہیں اگر اقرار نہیں کیا ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو قبضہ  
 نہ کرنے کی صورت میں ہے اور اگر اقرار کر لیا ہے اور مشتری زیادہ کا دعویٰ کرتا ہے  
 اور جائداد اس کے قبضہ میں ہے تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں پہلے مقدار ثمن کا اقرار کیا  
 پھر قبضہ کا یا اس کا عکس ہے یعنی پہلے قبضہ کا اقرار کیا پھر مقدار کا اگر پہلے صورت  
 ہے مثلاً یوں کہا کہ اس مکان کو میں ہزار روپے میں بیچا اور ثمن پر قبضہ پا لیا شفیع ایک  
 ہزار میں لے گا اور مشتری جو ایک ہزار سے زیادہ ثمن بتاتا ہے اس کا اعتبار نہیں  
 اور اگر دوسری صورت ہے یعنی پہلے قبضہ کا اقرار کیا ہے پھر مقدار ثمن کا مثلاً یوں کہا  
 کہ مکان میں نے بیچ دیا اور ثمن پر قبضہ کر لیا اور ثمن ایک ہزار ہے تو اس صورت  
 میں مشتری کی بات معتبر ہے (ہدایہ عنایہ) مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے ثمن معجل کے  
 عوض میں خریدا ہے یعنی ثمن ابھی واجب الادا ہے اور شفیع کہتا ہے کہ ثمن مؤجل کے  
 عوض میں خریدا ہے یعنی فوراً واجب الادا نہیں ہے اس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہے  
 تو مشتری کا قول معتبر ہے (عالمگیری) مسئلہ مشتری یہ کہتا ہے کہ یہ پورا مکان میں نے  
 دو عقد کے ذریعہ سے خریدا ہے یعنی پہلے یہ حصہ اتنے میں خریدا اس کے بعد یہ حصہ  
 اتنے میں خریدا اور شفیع یہ کہتا ہے کہ تم نے پورا مکان ایک عقد سے خریدا ہے  
 تو شفیع کا قول معتبر ہے اور اگر کسی کے پاس گواہ ہوں تو گواہ مقبول ہیں اور اگر  
 دونوں گواہ پیش کریں اور گواہوں نے وقت بیان کیا ہی نہیں تو مشتری کے  
 گواہ معتبر ہیں (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص نے مکان خریدا شفیع نے شفعہ کا دعویٰ  
 کیا اور مشتری نے اس کا ثمن ایک ہزار بتایا تھا۔ شفیع نے ایک ہزار روپے کر لے لیا  
 پھر شفیع کو گواہ ملے جو کہتے ہیں اس نے پانچ سو میں خریدا تھا یہ گواہ سُنے جائیں گے  
 اور اگر مشتری کے کہنے کی شفیع نے تصدیق کر لی تھی تو اب یہ گواہ نہیں سُنے  
 جائیں گے (عالمگیری) مسئلہ بائع و مشتری اس پر متفق ہیں کہ اس بیع میں بائع  
 کو خیار شرط ہے اور شفیع اس سے انکار کرتا ہے تو انھیں دونوں کی بات معتبر ہے  
 اور شفیع کو شفعہ کا حق حاصل نہیں اور اگر بائع شرط خیار کا مدعی ہے اور مشتری و شفیع



دونوں اس سے انکار کرتے ہیں تو بائع کا قول معتبر ہے اور شفیع کو حق شفیعہ حاصل ہے اور اگر مشتری شرط خیار کا مدعی ہے اور بائع و شفیع دونوں انکار کرتے ہیں تو بائع کا قول معتبر ہے اور شفیعہ ہو سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص نے اپنی جائداد بیع کی شفیع نے بائع مشتری دونوں کے سامنے شفیعہ طلب کیا بائع نے کہا یہ بیع معاملہ یعنی فرضی بیع ہوئی ہے اور مشتری نے بھی بائع کی تصدیق کی ان دونوں کا یہ قول شفیع کے مقابل میں نامعتبر ہے بلکہ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ جائز بیع ہوئی ہے تو شفیعہ کر سکتا ہے مگر جب کہ ظاہر حال سے یہی سمجھا جاتا ہو کہ فرضی بیع ہے مثلاً اس چیز کی قیمت بہت زیادہ ہو اور تھوڑے داموں میں بیع ہوئی کہ ایسی چیز داموں میں نہ بکتی ہو تو انھیں دونوں کی بات معتبر ہے اور شفیعہ نہیں ہو سکتا (عالمگیری) مسئلہ جائداد تین شخصوں کی شرکت میں ہے۔ ان میں سے دو شخصوں نے یہ شہادت دی کہ ہم تینوں نے یہ جائداد فلاں شخص کے ہاتھ بیع کر دی ہے اور وہ شخص کے ہاتھ بیع کر دی ہے اور وہ شخص بھی کہتا ہے کہ میں نے خرید لی ہے مگر وہ تیسرا شریک بیع سے انکار کرتا ہے ان کی گواہی شریک کے خلاف نامعتبر ہے مگر شفیع ان دونوں کے حصوں کو شفیعہ کے ذریعہ سے لے سکتا ہے اور اگر مشتری خریدنے سے انکار کرتا ہے اور یہ تینوں شرکا بیع کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی یہ گواہی بھی باطل ہے مگر شفیع پوری جائداد کو بذریعہ شفیعہ لے سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ ایک ہزار میں مکان خریدا اس پر شفیعہ کا دعویٰ ہوا مشتری یہ کہتا ہے کہ اس مکان میں میں نے یہ جدید تعمیر کی ہے اور شفیع منکر ہے اس میں مشتری کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو گواہ شفیع ہی کے معتبر ہوں گے یوں اگر زمین خریدی ہے اور مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے اس میں یہ درخت نصب کئے ہیں اور شفیع انکار کرتا ہے تو قول مشتری کا معتبر ہے اور گواہ شفیع کے مگر ان دونوں صورتوں میں یہ ضرر ہے کہ مشتری کا قول ظاہر کے خلاف نہ ہو مثلاً درختوں کی نسبت کہتا ہے میں نے کل نصب کئے ہیں حالانکہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت دنوں کے یا عمارت کو کہتا ہے کہ میں نے اب بنائی ہے اور وہ عمارت پرانی معلوم ہوتی ہے (عالمگیری) مسئلہ مشتری کہتا ہے میں نے صرف زمین خریدی ہے اس کے بعد بائع نے یہ عمارت مجھے بیہ کر دی ہے یا یہ کہ پہلے اس نے مجھے عمارت بیہ کر دی تھی اس کے بعد میں نے زمین خریدی اور شفیع یہ کہتا ہے تم نے دونوں چیزیں خریدی ہیں یہاں مشتری کا قول معتبر ہے شفیع اگر چاہے تو اس کو بذریعہ شفیعہ لے لے جو مشتری نے



خرید ہے (عالمگیری) مسئلہ دو مکان خریدے اور ایک شخص دونوں کا ہمارا ملاصق ہے وہ شفعہ کرتا ہے مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے دونوں آگے پیچھے خریدے ہیں یعنی دو عقدوں میں خریدے ہیں لہذا دوسرے مکان میں تمہیں شفعہ کرنے کا حق نہیں شفیع یہ کہتا ہے کہ دونوں مکان تم نے ایک عقد کے ذریعہ سے خریدے ہیں اور مجھے دونوں میں شفعہ کا حق ہے اس صورت میں مشتری کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ دو عقدوں کے ذریعہ خریدا ہے ورنہ قول شفیع کا معتبر ہوگا یوں اگر مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے نصف مکان پہلے خریدا اس کے بعد نصف خریدا اور شفیع یہ کہتا ہے کہ پورا مکان ایک عقد سے خریدا ہے تو شفیع کا قول معتبر ہے اور اگر مشتری یہ کہتا ہے کہ پورا مکان میں نے ایک عقد سے خریدا ہے اور شفیع یہ کہتا ہے کہ آدھا آدھا کر کے دو مرتبہ میں لہذا میں صرف نصف مکان پر شفعہ کرتا ہوں تو اس میں مشتری کا قول معتبر ہے (عالمگیری) مسئلہ شفیع یہ کہتا ہے کہ مشتری نے مکان کا ایک حصہ منہدم کر دیا اور اور مشتری اس سے انکار کرتا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے اور گواہ شفیع کے معتبر ہوں گے (عالمگیری) ۴

## جائداد کتنے داموں میں شفیع کو ملے گی

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مشتری نے جن داموں میں جائداد خریدی ہے شفیع کو اتنے ہی ملے گی بعض مرتبہ عقد کے بعد ثمن میں کمی بیشی کر دی جاتی ہے اور بعض مرتبہ اس چیز میں کمی بیشی ہو جاتی ہے یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ اس کمی بیشی کا اثر شفیع پر ہوگا یا نہیں مسئلہ اگر بائع نے عقد کے بعد ثمن میں کمی کر دی تو چونکہ یہ کمی اصل عقد کے ساتھ ملحق ہوتی ہے جس کا بیان کتاب البیوع میں گزر چکا ہے لہذا شفیع کے حق میں بھی اس کمی کا اعتبار ہوگا یعنی اس کمی کے بعد جو کچھ باقی ہے اس کے بدلے میں شفیع اس جائداد کو ملے گا اور اگر بائع نے پورا ثمن ساقط کر دیا تو اس کا اعتبار نہیں یعنی شفیع کو پورا ثمن دینا ہوگا (ہدایہ) مسئلہ بائع نے پہلے نصف ثمن ساقط کر دیا اس کے بعد بقیہ نصف بھی ساقط کر دیا تو شفیع سے نصف اول ساقط ہو گیا اور بعد میں جو کچھ ساقط کیا ہے یہ دینا ہوگا (در مختار) مسئلہ بائع نے مشتری کو ثمن ہبہ کر دیا اس کی دو صورتیں ہیں ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد ہبہ کیا ہے تو اس کا اعتبار نہیں یعنی شفیع پورا ثمن دے اور قبضہ سے پہلے ثمن کا کچھ



حصہ ہبہ کیا تو شفیع سے یہ رقم ساقط ہو جائے گی (در مختار رد المحتار) مسئلہ بائع نے ایک کے  
 حق میں معتبر ہے کہ اُس سے یہ حصہ کم ہو جائے گا مگر اس کمی کا وکیل ضامن ہے یعنی بائع  
 کو پورا ثمن یہ دے گا لہذا شفیع کے حق میں اس کمی کا اعتبار نہیں (رد المحتار) مسئلہ شفیع  
 کو معلوم تھا کہ ایک ہزار میں مشتری نے خریدا ہے اس نے ہزار دے دیئے اس کے  
 بعد بائع نے سو روپے کی مشتری سے کمی کر دی تو یہ رقم شفیع سے بھی کم ہو جائے گی یعنی  
 شفعہ سے پہلے بائع نے کم کیا یا بعد میں دونوں کا ایک حکم ہے (در مختار) مسئلہ مشتری  
 نے عقد کے بعد ثمن میں اضافہ کیا یہ زیادتی بھی اصل عقد کے ساتھ لاتی ہوگی مگر شفیع کا حق پہلے  
 ثمن کے ساتھ متعلق ہو چکا اور شفیع پر یہ زیادتی لازم کرنے میں اُس کا ضرر ہے لہذا اس  
 کا اعتبار نہیں شفیع کو وہ چیز پہلے ہی ثمن میں مل جائے گی (ہدایہ) مسئلہ مشتری نے  
 جائداد کو مثلی چیز کے عوض میں خریدا ہے تو شفیع اس کی مثل دے کر جائداد کو حاصل کر  
 سکتا ہے اور قیمتی چیز کے عوض میں خریدا ہے تو اس چیز کو بیع کے وقت جو قیمت تھی شفیع  
 کو وہ دینی ہوگی اور اگر جائداد غیر منقولہ کو جائداد غیر منقولہ کے عوض میں خریدا ہے مثلاً  
 اپنے مکان کے عوض میں دوسرا مکان خریدا اور فرض کرو دونوں مکان کے دو شفیع ہوں  
 اور دونوں نے بذریعہ شفعہ لینا چاہا تو اس مکان کی قیمت کے بدلے میں اس مکان کو  
 لے گا اور اس کی قیمت کے عوض میں اُس کو لے گا (ہدایہ) مسئلہ عقد بیع میں ثمن کی ادا  
 کے لیے کوئی میعاد مقرر تھی تو شفیع کو اختیار ہے کہ ابھی ثمن دے کر مکان لے لے اور  
 چاہے تو میعاد پوری ہونے کا انتظار کرے جب میعاد پوری ہو اس وقت ثمن ادا کر کے  
 چیز لے اور یہ نہیں کر سکتا کہ چیز تو اب لے اور ثمن میعاد پوری ہونے پر ادا کرے مگر  
 دوسری صورت میں جو انتظار کرنے کے لیے کہا گیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ شفعہ کرنے میں انتظار  
 کرے اگر طلب شفعہ میں دیر کرے گا تو شفعہ ہی باطل ہو جائے گا بلکہ شفعہ تو اسی وقت  
 طلب کرے گا اور چیز اس وقت لے گا جب میعاد پوری ہوگی اور پہلی صورت میں کہ اسی  
 وقت ثمن ادا کر کے لے اور اگر اس نے وہ ثمن بائع کو دیا تو مشتری سے بائع کا مطالبہ  
 ساقط ہو گیا اور اگر مشتری کو دیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ وہ بائع کو اس وقت دے جب  
 میعاد پوری ہو جائے بائع اس سے ابھی مطالبہ نہیں کر سکتا (ہدایہ در مختار) مسئلہ مشتری نے  
 جدید تعمیر کی یا زمین میں درخت نصب کر دیئے اور بذریعہ شفعہ یہ جائداد شفیع کو دلائی گئی تو



وہ مشتری سے یہ کہے کہ اپنی عمارت توڑ کر اور درخت کاٹ کر لے جائے اور اگر عمارت توڑنے اور درخت کھودنے میں زمین خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس عمارت کو توڑنے کے بعد اور درخت کاٹنے کے بعد جو قیمت ہو وہ قیمت مشتری کو دے دے اور ان چیزوں کو خود لے لے (ہدایہ در مختار) مسئلہ مشتری نے اس زمین میں کاشت کی اور فصل تیار ہونے سے پہلے شفیع نے شفعہ کر کے لے لی تو مشتری کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ اپنی کچی کھیتی کاٹ لے بلکہ شفیع کو فصل تیار ہونے تک انتظار کرنا ہوگا اور اس زمانے کی اجرت بھی مشتری سے نہیں دلائی جائے گی ہاں اگر زراعت سے زمین میں کچھ نقصان پیدا ہو گیا تو بقدر نقصان ثمن میں سے کم کر کے بقیہ ثمن شفیع ادا کرے گا (عالمگیری) مسئلہ مشتری نے مکان میں روغن کرالیا یا رنگ کرالیا یا سفیدی کرائی یا پلستر کرایا تو ان چیزوں کی وجہ سے مکان کی قیمت میں جو کچھ اضافہ ہوا شفیع کو بھی دینا ہوگا اور اگر نہ دینا چاہے تو شفعہ چھوڑ دے (در مختار) مسئلہ ایک شخص نے مکان خریدا اور اسے خود اسی مشتری نے منہدم کر دیا یا کسی دوسرے شخص نے منہدم کر دیا تو ثمن کو زمین اور بنی ہوئی عمارت کی قیمت پر تقسیم کریں زمین کے مقابل میں ثمن کا جتنا حصہ آئے وہ دے کر زمین لے لے اور اگر وہ عمارت خود منہدم ہو گئی کسی نے گرائی نہیں تو ثمن کو اس زمین اور اس ملکہ پر تقسیم کریں جو حصہ زمین کے مقابل میں پڑے اس کے عوض میں زمین کو لے لے اور آگ سے وہ مکان جل گیا اور کوئی سامان باقی نہ رہا یا سیلاب ساری عمارت کو بہا لے گیا تو پورے ثمن کے عوض میں شفیع اس زمین کو لے سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ مشتری نے صرف عمارت بیچ دی اور زمین نہیں بیچی ہے مگر عمارت ابھی قائم ہے تو شفیع اس بیع کو توڑ سکتا ہے اور عمارت و زمین دونوں کو بذریعہ شفعہ لے سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ مشتری یا کسی دوسرے نے عمارت منہدم کر دی ہے یا وہ خود گر گئی اور ملکہ موجود ہے شفیع یہ چاہتا ہے کہ شفعہ میں اس سامان کو بھی لے لے وہ ایسا نہیں کر سکتا بلکہ صرف زمین کو لے سکتا ہے یوں اگر مشتری نے مکان میں سے دروازے نکل کر بیچ ڈالے تو شفیع دروازوں کو نہیں لے سکتا ہے بلکہ دروازوں کی قیمت کی قدر زر ثمن سے کم کر کے مکان کو شفعہ میں لے سکتا ہے (عالمگیری) مکان کا کچھ حصہ دریا برد ہو گیا کہ اس حصہ میں دریا کا پانی جاری ہے تو باقی کو حصہ ثمن کے مقابل میں شفیع لے سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ زمین خریدی جس میں درخت ہیں اور



درختوں میں پھل لگے ہوئے ہیں اور مشتری نے پھل بھی اپنے لیے شرط کر لیے ہیں اور اس میں شفعہ ہوا اگر پھل اب بھی موجود ہیں تو شفیع زمین و درخت اور پھل سب کو لے گا اور اگر پھل ٹوٹ چکے ہیں تو صرف زمین و درخت لے گا اور پھلوں کی قیمت ثمن سے کم کر دی جائیگی اور اگر خریدنے کے بعد پھل آئے اس میں چند صورتیں ہیں ابھی تک درخت بائع ہی کے قبضہ میں تھے کہ پھل آ گئے تو شفیع پھلوں کو بھی لے گا اور پھل توڑ لیے ہوں تو ان کی قیمت کی مقدار ثمن سے کم کی جائے گی اور اگر مشتری کے قبضہ کرنے کے بعد پھل آئے اور پھل موجود ہیں تو شفیع پھلوں کو بھی لے گا اور ثمن میں اضافہ نہیں کیا جائے گا اور اگر مشتری نے توڑ کر بیچ ڈالے یا کھا لیے تو شفیع کو زمین و درخت لیں گے اور ثمن میں کچھ کمی نہیں کی جائیگی (ہدایہ در مختار) مسئلہ بیع میں پھل مشروط تھے اور آفت سماویہ سے پھل جاتے رہے تو ثمن میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی (در مختار) مسئلہ شفیع کے لینے سے پہلے مشتری نے جائداد میں تصرفات کئے شفیع اُس کے تمام تصرفات کو رد کر دے گا مثلاً مشتری نے بیع کر دی یا ہبہ کر دی اور قبضہ بھی دے دیا یا اُس کو صدقہ کر دیا بلکہ اس کو مسجد کر دیا اور اس میں نماز بھی پڑھ لی گئی یا اُس کو قبرستان بنایا اور مردہ بھی اس میں دفن کر دیا گیا یا کسی قسم کا وقف کیا غرض کسی قسم کا تصرف کیا ہو شفیع ان تمام تصرفات کو باطل کر کے وہ جائداد لے لے گا (در مختار) مسئلہ شفعہ سے پہلے مشتری نے جو کچھ تصرف کیا ہے وہ تصرف صحیح ہے مگر شفیع اُس کو توڑ دے گا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ تصرف ہی صحیح نہیں ہے لہذا اس جائداد کو اگر مشتری نے کرایہ پر دیا تو یہ کرایہ مشتری کے لیے حلال ہے بلکہ اگر اس نے بیع کر ڈالی تو ثمن بھی مشتری کے لیے حلال و طیب ہے (عالمگیری) مسئلہ ایک مکان کا نصف حصہ غیر معین خرید یا خریدنے کے بعد بذریعہ تقسیم مشتری نے اپنا حصہ جدا کر لیا یہ تقسیم آپس کی رضا مندی سے ہو یا حکم قاضی سے بہر حال شفیع اسی حصہ کو لے سکتا ہے جو مشتری کو ملا اُس تقسیم کو توڑ کر جدید تقسیم نہیں کر سکتا اور اگر مکان میں دو شخص شریک تھے ایک نے اپنا حصہ بیع کر دیا اور مشتری نے دوسرے شریک سے تقسیم کرائی اور اپنا حصہ جدا کر لیا اس صورت میں شفیع اس تقسیم کو توڑ سکتا ہے (عالمگیری) ۱۰



## کس میں شفعہ ہوتا ہے اور کس میں نہیں

مسئلہ شفعہ صرف جائیداد وغیرہ منقولہ میں ہو سکتا ہے جس کی ملک مال کے عوض میں حاصل ہوئی ہو اگرچہ وہ جائیداد قابل تقسیم نہ ہو جیسے چکی کا مکان اور حمام اور کنواں اور چھوٹی کوٹھڑی کہ یہ چیزیں اگرچہ قابل تقسیم نہیں ہیں ان میں بھی شفعہ ہو سکتا ہے جائیداد منقولہ میں شفعہ نہیں ہو سکتا لہذا کشتی اور صرف عمارت یا صرف درخت کسی نے خریدے ان میں شفعہ نہیں ہو سکتا اگرچہ یہ طے پایا ہو کہ عمارت اور درخت برقرار رہیں گے ہاں اگر عمارت یا درخت کو زمین کے ساتھ فروخت کیا تو تبعاً ان میں بھی شفعہ ہوگا (درمختار) مسئلہ جائیداد غیر منقولہ کو نکاح کا مہر قرار دیا یا عورت نے اس کے عوض میں خلع کرایا یا کسی چیز کی اجرت اس کو قرار دیا یا دم عہد کا اُسے بدل صلح قرار دیا یا وراثت میں ملی یا کسی نے بطور صدقہ دے دی یا ہبہ کی بشرطیکہ ہبہ میں عوض کی شرط نہ ہو تو شفعہ نہیں ہو سکتا کہ ان سب صورتوں میں مال کے عوض میں ملک نہیں حاصل ہوئی (درمختار) مسئلہ کسی شخص پر ایک چیز کا دعویٰ تھا اُس نے اپنا مکان دے کر مدعی سے صلح کر لی اس پر شفعہ ہو سکتا ہے اگرچہ یہ صلح انکار یا سکوت کے بعد ہو کیونکہ مدعی اس کو اپنے اس حق کے عوض میں لینا قرار دیتا ہے اور شفعہ کا تعلق اسی مدعی سے ہے لہذا مدعی علیہ کے انکار کا اعتبار نہیں اور اگر اسی مکان کا دعویٰ تھا اور مدعی علیہ نے اقرار کے بعد کچھ دے کر مدعی سے صلح کر لی تو شفعہ ہو سکتا ہے کہ یہ صلح حقیقتہً ان دعووں کے عوض اس مکان کو خریدنا ہے اور اگر مدعی علیہ نے انکار یا سکوت کے بعد صلح کی تو شفعہ نہیں ہو سکتا کہ یہ صلح بیع کے حکم میں نہیں ہے بلکہ کچھ دے کر ٹھیکڑا کاٹنا ہے (درمختار) مسئلہ اگر بیع میں بائع نے اپنے لیے خیار شرط کیا تو جب تک خیار ساقط نہ ہو شفعہ نہیں ہو سکتا کہ خیار ہوتے ہوئے بیع ملک بائع سے خارج ہی نہیں ہوتی شفعہ کیونکہ مکر ہو اور صحیح یہ ہے کہ شفعہ کی طلب خیار ساقط ہونے پر ہی کی جائے اور اگر مشتری نے اپنے لیے خیار شرط کیا تو شفعہ ہو سکتا ہے کیونکہ بیع ملک بائع سے خارج ہو گئی اور اندرون مدت خیار شفعہ نے لے لیا تو بیع واجب ہو گئی اور شفعہ کے لیے خیار شرط نہیں حاصل ہوگا (ہدایہ) مسئلہ بیع فاسد میں اس وقت شفعہ ہوگا جب بائع کا حق منقطع ہو جائے یعنی اُسے واپس لینے کا حق نہ رہے۔ مثلاً اس جائیداد میں مشتری نے کوئی تصرف کر لیا نئی عمارت بنائی اب شفعہ ہو سکتا ہے اور ہبہ



بشرط العوض میں اس وقت شفعہ ہو سکتا ہے جب تقابلین بدلین ہو جائے یعنی اس نے اس کی چیز اور اس نے اس کی چیز پر قبضہ کر لیا اور فقط ایک نے قبضہ کیا ہو دوسرے نے قبضہ نہ کیا ہو تو شفعہ نہیں ہو سکتا اور منسوخ کر دیا ایک نے ہی قبضہ کیا اور شفیع نے شفعہ کی تسلیم کر دی تو دوسرے کے قبضہ کے بعد شفعہ کر سکتا ہے کہ وہ پہلی تسلیم صحیح نہیں کہ قبل از وقت ہے (در مختار) مسئلہ بیع فاسد کے ذریعہ سے ایک مکان خرید اس کے بعد اس مکان کے پہلو میں دوسرا مکان فروخت ہوا اگر وہ مکان اذل ابھی تک بائع ہی کے قبضہ میں ہے تو بائع شفعہ کر سکتا ہے کیونکہ بیع فاسد سے بائع کی ملک زائل نہیں ہوئی اور اگر مشتری کو قبضہ دے دیا ہے تو مشتری شفعہ کر سکتا ہے کہ اب یہ مالک ہے اور اگر بائع کا قبضہ تھا اور اس نے شفعہ کا دعویٰ کیا تھا اور قبل فیصلہ مشتری کو فیصلہ دے دیا شفعہ باطل ہو گیا اور فیصلہ کے بعد مشتری کے قبضہ میں دیا تو جہاد مشفعہ پر اس کا کچھ اثر نہیں اور اگر مشتری کا قبضہ تھا اور مشتری نے شفعہ کا دعویٰ بھی کیا تھا اور قبل فیصلہ بائع نے مشتری سے واپس لے لیا تو مشتری کا دعویٰ باطل ہو گیا اور بعد فیصلہ بائع نے واپس لیا تو اس کا کچھ اثر نہیں یعنی مشتری اس مکان کا مالک ہے جس کو بذریعہ شفعہ حاصل کیا (ہدایہ) مسئلہ جہاد فروخت ہوئی اور شفیع نے شفعہ سے انکار کر دیا پھر مشتری نے خيار ردیت یا خيار شرط کی وجہ سے واپس کر دی یا اس میں عیب نکلا اور حکم قاضی سے واپس ہوئی تو اس واپسی کو بیع قرار دے کہ شفیع شفعہ نہیں کر سکتا کہ یہ واپسی فسخ سے بیع نہیں ہے اور اگر عیب کی صورت میں بغیر حکم تامنی بائع نے خود واپس لے لی تو شفعہ ہو سکتا ہے کہ حق ثالث میں یہ بیع بدید ہے یوہیں اگر بیع کا اقالہ ہوا تو شفعہ ہو سکتا ہے (در مختار) :

## شفعہ باطل ہونے کے وجوہات

مسئلہ طلب مواثبت یا طلب اثہاد نہ کرنے سے شفعہ باطل ہوتا جاتا ہے شفعہ کی تسلیم کے بھی باطل ہو جاتا ہے مثلاً یہ کہے کہ اس مکان کا شفعہ میں نے تسلیم کر دیا بائع کے لیے تسلیم کرے یا مشتری یا وکیل مشتری کے لیے قبضہ مشتری سے قبل تسلیم کرے یا بعد میں ہر صورت میں باطل ہو جاتا ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ بیع کے بعد تسلیم ہوا اور اگر بیع سے قبل تسلیم پائی گئی تو اس سے شفعہ باطل باطل نہیں ہوگا یوہیں اگر یہ کہے کہ میں نے



شفعہ باطل کر دیا یا ساقط کر دیا جب بھی شفعہ باطل ہو جائے گا نہ بالغ کے لیے حق شفعہ تھا اس کے باپ یا وصی نے تسلیم کی شفعہ باطل ہو گیا (در مختار عالمگیری) مسئلہ طلب شفعہ کے لیے وکیل کیا تھا وکیل نے قاضی کے پاس شفعہ کی تسلیم کر دی یا یہ اقرار کیا کہ میرے موکل نے تسلیم کر دی۔ ہے اس سے بھی شفعہ باطل ہو جائے گا اور اگر یہ تسلیم یا اقرار تسلیم قاضی کے پاس نہ ہو تو شفعہ باطل نہیں ہوگا مگر یہ وکیل وکالت سے خارج ہو جائے گا۔ (در مختار) مسئلہ جس شخص کے لیے تسلیم کا حق ہے اس کا سکوت بھی شفعہ کو باطل کر دیتا ہے مثلاً باپ یا وصی کا خاموش رہنا بھی مبطل ہے (در مختار) مسئلہ مشتری نے شفعہ کو کچھ دے کر مصالحت کر لی کہ شفعہ نہ کرے یہ صلح بھی باطل ہے کہ جو کچھ دینا قرار پایا ہے رشوت ہے اور اس صلح کی وجہ سے شفعہ بھی باطل ہو گیا یوں اگر حق شفعہ کو مال کے بدلے میں بیع کیا یہ بیع بھی باطل ہے اور شفعہ بھی باطل ہو گیا (ہدایہ) مسئلہ شفعہ نے مشتری سے یوں مصالحت کی نصف مکان مجھے اتنے میں دے دے یہ صلح صحیح ہے اور اگر یوں مصالحت کی کہ یہ کمرہ مجھے دے دو اس کے مقابل میں میں کا جو حصہ ہے وہ میں دوں گا تو صلح صحیح نہیں مگر شفعہ بھی ساقط نہ ہوگا (در مختار) مسئلہ شفعہ نے مشتری سے اس جائیداد کا نرخ چکایا یہ کہا کہ میرے ہاتھ بیع تو لے کر دیا یا اجارہ پر لیا یا مشتری سے کہا میرے پاس ودیعت رکھ دو یا میرے لیے ودیعت رکھ دو یا میرے لیے اس کی وصیت کر دیا مجھے صدقہ کے طور پر دے دو۔ ان صورتوں میں شفعہ کی تسلیم ہے (عالمگیری) مسئلہ بہرہ بشرط العوض میں بعد تقابل بیع بدلیس شفعہ نے شفعہ کی تسلیم کی اس کے بعد ان دونوں نے یہ اقرار کیا کہ ہم نے اس عوض کے مقابل میں بیع کی تھی اب شفعہ کو شفعہ کا حق نہیں ہے اور اگر بہرہ بغیر عوض میں بعد تسلیم شفعہ ان دونوں نے بہرہ بشرط العوض یا بیع کا اقرار کیا تو شفعہ کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ شفعہ کے فیصلہ سے پہلے شفعہ مر گیا شفعہ باطل ہو گیا یعنی اس میں میراث نہیں ہوگی کہ وہ مر گیا تو اس کا وارث اس کے قائم مقام ہو کر شفعہ کرے اور فیصلہ کے بعد شفعہ کا انتقال ہوا تو شفعہ باطل نہیں (در مختار) مسئلہ مشتری یا بیع کی موت سے شفعہ باطل نہیں ہوتا بلکہ شفعہ ان کے وارثوں سے مطالبہ کرے گا کہ یہ ان کے قائم مقام ہیں اور مشتری کے ذمہ اگر دین ہے تو اس کی ادا کے لیے یہ جائیداد نہیں بیچی جائیگی قاضی یا وصی نے بیع کر دی ہو تو شفعہ اس بیع کو باطل کر دے گا اور اگر مشتری نے یہ وصیت کی ہے کہ فلاں کو دی جائے تو یہ وصیت بھی شفعہ باطل کر دے گا (در مختار رد المحتار) مسئلہ



جس جائداد کے ذریعہ سے شفعہ کرتا ہے قبل فیصلہ شفعہ نے وہ جائداد بیع کر دی حق شفعہ باطل ہو گیا اگرچہ اس جائداد کی بیع کا اُسے علم نہ تھا جس پر شفعہ کرتا۔ یوں اگر اس کو مسجد یا مقبرہ کر دیا یا کسی دوسری طرح وقف کر دیا اب شفعہ نہیں کر سکتا اور اگر اُس جائداد کو بیع کر دیا مگر اپنے لیے خیار شرط رکھا ہے تو جب تک خیار ساقط نہ ہو شفعہ باطل نہیں ہوگا (ہدایہ در مختار) مسئلہ شفعہ نے اپنی پوری جائداد فروخت نہیں کی ہے بلکہ آدھی یا تہائی بیچی الغرض کچھ باقی ہے تو شفعہ کا حق بدستور قائم (مالگیری) مسئلہ شفعہ نے مشتری سے وہ جائداد خرید لی اس کا شفعہ باطل ہو گیا دوسرا شخص جو اس کی برابر کا ہے یعنی مثلاً یہ بھی شریک ہے وہ بھی شریک ہے یا اس سے کم درجہ کا ہے۔ وہ پڑوسی ہے یہ شفعہ کر سکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلی بیع کے لحاظ سے شفعہ کرے (در مختار) مسئلہ شفعہ نے ضمان ورک کیا یعنی مشتری کو اندیشہ تھا کہ اگر اس جائداد کا کوئی دوسرا مالک نکل آیا تو جائداد ہاتھ سے نکل جائے گی اور بائع سے ثمن کی وصولی کی کیا صورت ہوگی۔ شفعہ نے ضمان کر لی شفعہ باطل ہو گیا (در مختار) مسئلہ بائع نے شفعہ کو بیع کا وکیل کیا اسی وکیل نے بیع کی اب شفعہ نہیں کر سکتا اور مشتری نے کسی کو مکان خریدنے کا وکیل کیا تھا اس نے خرید تو اس خریدنے کی وجہ سے شفعہ نہیں باطل ہوگا یوں اگر بائع نے بیع میں شفعہ کے لیے خیار شرط کیا کہ اُسے اختیار ہے بیع کو نافذ کرے یا نہ کرے اُس نے نافذ کر دی حق شفعہ باطل ہو گیا اور اگر مشتری نے ایسے شخص کے لیے خیار شرط کیا جو شفعہ کرے گا اُس نے خیار ساقط کر کے بیع کو نافذ کر دیا حق شفعہ نہیں باطل ہوگا (ہدایہ) مسئلہ شفعہ کو یہ خبر ملی تھی کہ مکان ایک ہزار کو فروخت ہوا ہے اُس نے تسلیم شفعہ کر دی بعد میں معلوم ہوا کہ ایک ہزار سے کم میں فروخت ہوا ہے یا ہزار روپے میں نہیں فروخت ہوا ہے بلکہ اتنے من گہوں یا جو کے بدلے میں فروخت ہوا ہے اگرچہ انکی قیمت ایک ہزار بلکہ ایک ہزار سے زیادہ ہو تو تسلیم صحیح نہیں بلکہ شفعہ کر سکتا ہے اور اگر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ ہزار روپے کی اشرافیوں کے عوض میں فروخت ہوا ہے یا عوض کے عوض میں فروخت ہوا جن کی قیمت ایک ہزار ہے تو شفعہ نہیں کر سکتا (ہدایہ) مسئلہ شفعہ کو یہ خبر ملی تھی کہ ثمن از قبیل مکمل و موزوں فلاں چیز ہے اور تسلیم شفعہ کر دی بعد کو معلوم ہوا کہ مکمل و موزوں کی دوسری جنس ثمن ہے تو شفعہ کر سکتا ہے اگرچہ اس کی قیمت اُس سے کم یا زیادہ ہو (مالگیری) مسئلہ یہ خبر ملی تھی کہ مشتری زید ہے اس نے تسلیم کر دی بعد کو معلوم ہوا کہ دوسرا شخص ہے تو شفعہ کر سکتا ہے اور اگر بعد کو معلوم ہوا کہ زید و عمرو دونوں مشتری ہیں



توزید کے حصہ میں نہیں کر سکتا عمرو کے حصہ میں کر سکتا ہے (ہدایہ) مسئلہ شفیع کو خبر ملی تھی کہ نصف مکان فروخت ہوا ہے اُس نے تسلیم شفعہ کر دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پورا مکان فروخت ہوا تو شفعہ کر سکتا ہے اور اگر پہلے یہ خبر تھی کہ کل فروخت ہوا اُس نے تسلیم کر دی بعد کو معلوم ہوا کہ نصف فروخت ہوا تو شفعہ نہیں کر سکتا (در مختار) یہ اُس صورت میں ہے کہ کل کا جو مشن تھا اتنے ہی میں نصف کا فروخت ہونا معلوم ہوا۔ اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ نصف کا مشن کل کے مشن کا نصف ہے تو شفعہ کر سکتا ہے مثلاً پہلے یہ خبر ملی تھی کہ پورا مکان ایک ہزار میں فروخت ہوا اور اب یہ معلوم ہوا کہ نصف مکان پانسو میں فروخت ہوا تو شفعہ ہو سکتا ہے پہلے کی تسلیم مانع نہیں ہے (عالمگیری) مسئلہ شفیع نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان جو فروخت ہوا ہے میرا ہی ہے باطل کا نہیں ہے شفعہ نہیں کر سکتا یعنی شفعہ باطل ہو گیا اور اگر پہلے شفعہ کا دعویٰ کیا اور اب کہتا ہے کہ میرا ہی مکان ہے یہ دعویٰ نامقبول ہے (خازن) انداگریوں کہا کہ یہ مکان میرا ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اگر مالک کی حیثیت سے ملا تو ملا ورنہ شفعہ سے لوں گا اس طرح کہنے سے نہ شفعہ باطل ہوا نہ دعویٰ ملک باطل (در مختار) مسئلہ جس جانب شفیع کا مکان یا زمین ہے اس جانب ایک کنارہ دوسرے کنارہ تک ایک ہاتھ چھوڑ کر باقی مکان بیع ڈالا یعنی جائداد بیعہ اور جائداد شفیع میں فاصلہ ہو گیا اب شفعہ نہیں کر سکتا دونوں میں اتصال ہی نہ رہا یوں اگر ایک ہاتھ کی قدر یہاں سے وہاں تک مشتری کو بیہ کر دیا اور شفعہ بھی دے دیا۔ اس کے بعد باقی جائداد کو فروخت کیا تو شفعہ نہیں کر سکتا (ہدایہ) مسئلہ مکان کے سوسہام میں سے ایک سہم پہلے خرید لیا باقی سہام کو بعد میں خریدا تو پڑوسی کا شفعہ صرف پہلے سہم میں ہو سکتا ہے کہ بعد میں جو کچھ خریدا ہے اس میں خود مشتری شریک ہے مشتری ان ترکیبوں سے شفعہ کا حق باطل کر سکتا ہے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ شفعہ ثابت ہو جانے کے بعد اُس کے استقاط کا حیلہ کرنا بالاتفاق مکروہ ہے مثلاً مشتری شفیع سے یہ کہے کہ تم شفعہ کر کے کیا کرو گے اگر تم اسے لینا ہی چاہتے ہو تو بتنے میں میں نے لیا ہے اتنے میں تمہارے ہاتھ فروخت کر دوں گا شفیع نے کہہ دیا ہاں یا کہا میں خرید لوں گا شفعہ باطل ہو گیا یا اس سے کسی مال پر مشتری نے مصالحت کر لی شفعہ بھی باطل ہو گیا اور مال بھی نہیں دینا پڑا (مذہب وغیرہ) مسئلہ ایسی ترکیب کرنا کہ شفعہ کا حق ہی نہ پیدا ہونے پائے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس میں کراہت نہیں قول امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ پر فتویٰ دیا جاتا ہے (در مختار) مسئلہ نابالغ بچہ کو بھی حق شفعہ حاصل ہو سکتا ہے بلکہ جو بچہ ابھی پیٹ میں ہے اس کو بھی یہ حق حاصل ہے جب کہ جائداد کی خریداری سے چھ ماہ کے اندر



پیدا ہو گیا ہو اور اگر شکم میں بچہ ہے اور اس کا باپ مر گیا اور یہ جائداد کا وارث ہو اور اس کے باپ کے مرنے کے بعد جائداد فروخت ہوئی تو اگرچہ وقت خریداری سے چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا ہو شفعہ کا بھی اسے حق ملے گا مسئلہ نابالغ کے لیے جب حق شفعہ ہے تو اس کا باپ یا باپ کا وصی یہ نہ ہو تو واد پھر اس کے بعد اس کا وصی یہ بھی نہ ہو تو قاضی نے جس کو وصی مقرر کیا ہو وہ شفعہ کو طلب کرے گا اور ان میں سے کوئی نہ ہو تو یہ خود بالغ ہو کہ مطالبہ کرے گا اور اگر ان میں سے کوئی ہو مگر اس نے قصداً طلب نہ کیا تو شفعہ کا حق جاتا رہا (عالمگیری) مسئلہ باپ نے ایک مکان خریدا اور اس کا نابالغ لڑکا شفعہ ہے اور باپ نے نابالغ کی طرف سے طلب شفعہ نہیں کی شفعہ باطل ہو گیا کہ خریدنا طلب شفعہ کے منافی نہ تھا اور اگر باپ نے مکان بیچا اور نابالغ لڑکا شفعہ ہے اور باپ نے طلب نہ کی شفعہ باطل نہ ہوا کہ بیع کرنا طلب شفعہ کے منافی تھا اور اس صورت میں وہ لڑکا بعد بیوع شفعہ طلب کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ باپ نے مکان غبن فاحش کے ساتھ خریدا تھا اس وجہ سے نابالغ کے لیے شفعہ طلب نہیں کیا کہ اس کے مال سے نقصان کے ساتھ اسے لینے کا حق نہ تھا اس صورت میں حق شفعہ باطل نہیں ہے وہ لڑکا بالغ ہو کہ شفعہ کر سکتا ہے (عالمگیری) :

## تقسیم کا بیان

تقسیم کا جواز قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت۔ متہ آن مجید میں فرمایا وَبَنِيهِمْ اَتَّالْمَاءُ قِسْمًا يُكْتَسِبُهُمْ ج (پارہ ۲۷ رکوع ۱۹) اور انھیں خبر دے دو کہ پانی کی ان کے مابین تقسیم ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُو الْقُرْبَىٰ ج (پارہ ۲۷ رکوع ۱۲) جب تقسیم کے وقت رشتہ والے آجائیں اور احادیث اس بارہ میں بہت ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنیمتوں اور میراثوں کی تقسیم فرمائی اور اس کے جواز پر اجماع بھی منعقد ہے مسئلہ شرکت کی صورت میں ہر ایک شریک کی ملک دوسرے کی ملک سے ممتاز نہیں ہوتی اور ہر ایک کسی مخصوص حصہ سے نفع پر قادر نہیں ہوتا ان حصوں کو جدا کر دینے کا نام تقسیم ہے جب شرکاء میں سے کوئی شخص تقسیم کی درخواست کرے تو قاضی پر لازم ہے کہ اس کی درخواست قبول کرے اور تقسیم کر دے (عالمگیری رد المحتار) مسئلہ قاضی کو اس کی درخواست قبول کرنا اس وقت ضروری ہے کہ تقسیم سے اس چیز کی منفعت فوت نہ ہو یعنی وہ چیز جس کام کے لیے عرف میں ہے وہ کام تقسیم کے بعد بھی اس سے لیا جاسکے اور اگر تقسیم سے منفعت باقی رہی مثلاً حمام کو اگر تقسیم کر دیا جائے تو حمام نہ رہے گا اگرچہ اس میں دوسرے



کام ہو سکتے ہوں لہذا اس کی تقسیم سے منفعت فوت ہوتی ہے یہ تقسیم قاضی کے ذمہ لازم نہیں جس چیز میں تقسیم سے منفعت فوت ہو اس کی تقسیم اس وقت کی جائے گی جب تمام شرکاء تقسیم پر راضی ہوں (در مختار رد المحتار) مسئلہ تقسیم میں اگرچہ ایک شریک کا حصہ دوسرے شرکاء کے حصوں سے جدا کرتا ہے مگر اس میں مبادلہ کا پہلو بھی پایا جاتا ہے کیونکہ شرکت کی صورت میں ہر چیز میں ہر ایک شریک کی ملک ہے اور تقسیم سے یہ ہوا کہ اس کے حصہ میں جو اس کی ملک تھی اس کے عوض میں اس حصہ میں جو اس کی ملک تھی حاصل کرنی مثلی چیزوں میں جدا کرنے کا پہلو غالب ہے اور قیمتی میں مبادلہ کا پہلو غالب (در مختار) مسئلہ مکمل و موزون اور دیگر مثلی چیزوں میں تقسیم کے بعد ایک شریک اپنا حصہ دوسرے کی عدم موجودگی میں نہیں لے سکتا (ہدایہ) مسئلہ دو شخصوں نے چیز خریدی پھر اس کو باہم تقسیم کر لیا اب ایک شخص اپنا حصہ مراجعہ کے طور پر بیع کرنا چاہتا ہے یہ نہیں کر سکتا (ہدایہ) مسئلہ مکمل یا موزون دو شخصوں میں مشترک ہے ان میں ایک موجود ہے دوسرا غائب ہے یا ایک بالغ ہے دوسرا نابالغ ہے تقسیم کے بعد اس موجود یا بالغ نے اپنا حصہ لے لیا یہ تقسیم اس وقت صحیح ہے کہ دوسرے شریک یعنی غائب یا نابالغ کو اس کا حصہ پہنچ جائے اور اگر ان کو حصہ نہ ملا فرض کر کے ہلاک ہو گیا تو تقسیم باقی نہیں رہے گی ٹوٹ جائے گی یعنی جو شخص حصہ لے چکا ہے اس حصہ کو ان دونوں کے مابین پھر تقسیم کیا جائے گا (در مختار) مسئلہ غیر مثلی چیزیں اگر ایک ہی جنس کی ہوں اور ایک شریک نے تقسیم کا مطالبہ کیا تو دوسرا شریک تقسیم پر مجبور کیا جائے گا یہ نہیں خیال کیا جائے گا کہ یہ مبادلہ ہے اس میں رضا مندی ضروری ہے البتہ شرکت کی لوندی غلام میں جبر یہ تقسیم نہیں ہے (در مختار) مسئلہ بہتر یہ ہے کہ تقسیم کے لیے کوئی شخص حکومت کی جانب سے مقرر کر دیا جائے جس کو بیت المال سے وظیفہ دیا جائے اور اگر بیت المال سے وظیفہ نہ دیا جائے بلکہ اس کی مناسب اجرت شرکاء کے ذمہ ڈال دی جائے یہ بھی جائز ہے (ہدایہ) مسئلہ بانٹنے والے کی اجرت تمام شرکاء پر برابر برابر ڈالی جائے ان کے حصوں کے کم زیادہ ہونے کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً ایک شخص کی ایک تہائی ہے دوسرے کی دو تہائیاں دونوں کے ذمہ اجرت تقسیم یکساں ہوگی کوئی فرق نہیں کیا جائے گا دوسرے مواقع پر مشترک چیز میں کام کرنے والے کی اجرت ہر ایک شریک پر بقدر حصہ ہے مثلاً مشترک غنہ کے ناپنے یا کسی چیز کے توڑنے کی اجرت یا مشترک دیوار بنانے یا اس میں کھنگل کرنے کی اجرت یا مشترک نہر کھودنے یا اس میں سے مٹی نکالنے کی اجرت سب شرکاء کے ذمہ برابر نہیں بلکہ ہر ایک کا جتنے حصہ ہے اسی مناسبت سے سب کو اجرت دینی ہوگی



(در مختار) مسئلہ تقسیم کرنے کے لئے ایسا شخص مقرر کیا جائے جو عادل ہو امین ہو اور تقسیم کرنا جانتا ہو بدویانت یا اناڑی کو یہ کام سپرد نہ کیا جائے (ہدایہ) مسئلہ ایک ہی شخص اس کام کے لئے معین نہ کیا جائے یعنی لوگوں کو اس پر مجبور نہ کیا جائے کہ اسی سے تقسیم کرائیں کہ اس صورت میں وہ جو چاہے گا اجرت لے لیا کرے گا اور واجبی اجرت سے زیادہ لوگوں سے وصول کر لیا کرے گا اور ایسا موقع بھی نہ دیا جائے کہ تقسیم کنندگان باہم شرکت کر لیں کہ جو کچھ اس تقسیم کے ذریعہ سے حاصل کریں گے سب بانٹ لیں گے کہ اس میں بھی اندیشہ ہے کہ اتفاق کر کے یہ لوگ اجرت میں اضافہ کر دیں گے (ہدایہ در مختار) مسئلہ شرکار نے باہم رضامندی کے ساتھ خود ہی تقسیم کر لی یہ تقسیم صحیح و لازم ہے ہاں اگر ان میں کوئی نابالغ یا مجنون ہے جس کا کوئی قائم مقام نہ ہو یا کوئی شریک غائب ہے اور اس کا کوئی وکیل بھی نہیں ہے جس کی موجودگی میں تقسیم ہو تو یہ اس وقت لازم ہوگی کہ قاضی اسے جائز کر دے یا وہ غائب حاضر ہو کر یا نابالغ بالغ ہو کر یا اس کا ولی اس تقسیم کو جائز کر دے یہ تمام احکام اس وقت ہیں کہ میراث میں ان کی شرکت ہو (در مختار) مسئلہ جائداد منقولہ میں چند اشخاص شریک ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم کو یہ جائداد وراثت میں ملی ہے یا ملک مطلق کا دعویٰ کرتے ہیں ہم نے خریدی ہے یا اور کسی سبب سے سب اپنی ملک و شرکت کا دعویٰ کرتے ہیں یہ لوگ تقسیم کرانا چاہتے ہیں محض ان کے کہنے پر تقسیم کر دی جائیگی ان سے خریداری وغیرہ کے گواہ کا مطالبہ نہیں ہوگا یو ہیں جائداد غیر منقولہ کے متعلق اگر یہ لوگ خدینا بتاتے ہیں یا ملک مطلق کا دعویٰ کرتے ہیں تو اسے بھی تقسیم کر دیا جائے گا (در مختار) مسئلہ جائداد غیر منقولہ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ ہم کو وراثت میں ملی ہے تو تقسیم اس وقت کی جائے گی جب لوگ یہ ثابت کر دیں کہ مورث مرگیا اور اس کے ورثہ ہم ہی ہیں ہمارے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے۔ یو ہیں اگر کسی جائداد غیر منقولہ کی نسبت چند شخص یہ کہتے ہیں کہ ہمارے قبضہ میں ہے۔ اور تقسیم کرانا چاہتے ہیں تو تقسیم نہیں کی جائے گی جب تک یہ ثابت نہ کر دیں کہ یہ جائداد انہیں کی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے قبضہ میں ہونا بطور عاریت و اجارہ ہو (در مختار) مسئلہ شرکار نے مورث کی موت اور ورثہ کی تعداد کو ثابت کر دیا۔ مگر ان وارثوں میں کوئی نابالغ بھی ہے یا کوئی وارث موجود نہیں ہے غائب ہے تو کسی شخص کو اس نابالغ یا غائب کے قائم مقام کیا جائے گا جو نابالغ کے بیٹے وھی اور غائب کی طرف سے وکیل ہوگا اس کی موجودگی میں تقسیم ہوگی (در مختار) مسئلہ ایک وارث



تنہا حاضر ہوتا ہے اور مورث کی موت کو ثابت کرنا چاہتا ہے تو اس کے کہنے پر تقسیم نہیں ہو سکتی جب تک کم از کم دو شخص نہ ہوں اگرچہ ان میں ایک نابالغ ہو یا موصیٰ لہ ہو (در مختار) مسئلہ چند اشخاص نے شریعت میں کوئی چیز خریدی ہے یا میراث کے سوا دوسرے طریقے سے چیز میں شرکت ہے اور ان سرکار میں سے بعض غائب ہیں تو جب تک یہ حاضر نہ ہو تقسیم نہیں ہو سکتی (در مختار) مسئلہ ایک وارث غائب ہے اور جائداد منقولہ کل یا اس کا جُز اسی غائب کے قبضہ میں ہے تو جو ورثہ حاضر ہیں وہ تقسیم نہیں کر سکتے یوں اگر وارث نابالغ کے قبضہ میں جائداد غیر منقولہ کل یا جُز ہے تو بالغین کے مطالبہ پر تقسیم نہیں ہو سکتی (ہدایہ) :

## کیا چیز تقسیم کی جائے گی اور کیا نہیں

مسئلہ مشترک چیز اگر ایسی ہے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک شریک کو جو کچھ حصہ ملے گا وہ قابل انتفاع ہوگا تو ایک شریک کی طلب پر تقسیم کر دی جائے گی اور اگر بعد تقسیم بعض شریک کو اتنی قلیل ملے گی کہ نفع کے قابل نہ ہوگی اور تقسیم وہ شخص چاہتا ہے جس کا حصہ زیادہ ہے تو تقسیم کر دی جائے گی اور جس کا حصہ اتنا کم ہے کہ بعد تقسیم قابل نفع نہیں رہے گا۔ اس کی طلب پر تقسیم نہیں ہوگی (ہدایہ) مسئلہ تقسیم کے بعد ہر شریک کو اتنا ہی حصہ ملے گا جو قابل نفع نہیں تو جب تک سب شرکا و راضی نہ ہوں ایک کے چاہنے سے تقسیم نہیں ہوگی مثلاً دکان دو شخصوں کی شرکت میں ہے اگر تقسیم کے بعد ہر ایک کو دکان کا اتنا حصہ ملتا ہے کہ جو کام اس میں کر رہا تھا اب بھی کر سکے گا تو ہر ایک کے کہنے سے تقسیم کر دی جائے گی اور اتنا حصہ نہ ملے تو تقسیم نہیں ہوگی جب تک دونوں راضی نہ ہوں (ہدایہ در مختار) مسئلہ ایک ہی جنس کی چیز جو یا چند طرح کی چیزیں ہوں مگر ہر ایک میں تقسیم کرنی ہو یعنی مثلاً گیموں یا صرف جو ہوں یا دونوں ہوں مگر دونوں میں تقسیم کرنی ہو تو ایک کے کہنے سے قاضی تقسیم کر دے گا اور دوسرے کی چیزیں جوں مگر دونوں میں تقسیم جاری نہ کرنی ہو بلکہ ایک کو ایک چیز دے دی جائے اور دوسرے کو دوسری اس طرح کی تقسیم بغیر ہر ایک کی رضا مندی سے نہیں ہو سکتی (در مختار وغیرہ) مسئلہ جو امیر کی تقسیم بغیر رضا مندی شرکا نہ نہیں کیونکہ ان میں بہت زیادہ تفاوت ہوتی ہے یوں حمام اور کنواں اور چکی کہ ان کی جبریہ تقسیم نہیں ہو سکتی کہ تقسیم کے بعد وہ چیز قابل انتفاع نہ رہے گی اور حمام اگر برابری ہے کہ بعد تقسیم ہر ایک کو جو کچھ حصہ ملے گا وہ کام کے قابل رہے گا تو تقسیم کر دیا



جائے گا اور اگر رضا مندی کے ساتھ حمام کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو تقسیم ہو سکتی ہے اگرچہ تقسیم کے بعد ہر ایک کا حصہ حمام میں نہ رہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان شرکا کا مقصود ہی یہ ہے کہ اسے حمام نہ رکھیں بلکہ کسی دوسرے کام میں لائیں (در مختار رد المحتار عالمگیری) مسئلہ چوکھٹ کو اڑ اور جانور اور موتی اور بانس اور کمان اور چراغ یہ چیزیں اگر ایک ایک ہوں تو ان کی تقسیم نہیں ہوگی کہ تقسیم سے یہ چیزیں خراب ہو جائیں گی اسی طرح ہر وہ چیز جس کی تقسیم میں توڑنے یا پھاڑنے کی ضرورت ہو تقسیم نہیں ہوگی (عالمگیری) مسئلہ کنواں یا چشمنہ یا نہر مشترک ہو شرکا تقسیم چاہتے ہوں اگر اس کے ساتھ زمین نہیں ہے تو تقسیم نہیں کی جائے گی اور اگر زمین بھی ہے تو زمین کی تقسیم کر دی جائے گی اور وہ چیزیں مشترک رہیں گی (عالمگیری) مسئلہ کتابوں کو ورثہ کے مابین تقسیم نہیں کریں گے کہ ان میں بہت زیادہ تفاوت ہوتا ہے بلکہ ہر ایک شریک مہایاۃ یعنی باری مقرر کر کے ان سے نفع حاصل کر سکتا ہے اور اگر رضا مندی کے طور پر تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں مگر وہ لوگ اگر یہ چاہتے ہیں کہ کتابوں کو ورق ورق کر کے تقسیم کر دیا جائے یعنی ہر ایک شریک کو اس کے حصہ کے اوراق دے دیئے جائیں یہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ وہ سب اس پر راضی بھی ہوں ہیں اگر ایک کتاب کی کئی جلدیں ہوں یعنی سب جلدیں مل کر وہ کتاب پوری ہوتی ہو اور ان جلدوں کو تقسیم کرنا چاہتے ہوں تقسیم نہیں کی جائے گی اگرچہ وہ سب رضا مند ہوں۔ ورثہ اگر یہ کہیں کہ کتابوں کی قیمتیں لگا کر قیمت کے لحاظ سے شرکا پر کتابیں تقسیم کر دی جائیں اگر سب اس طرح تقسیم پر راضی ہوں تقسیم کر دی جائے گی (در مختار) مسئلہ دو مکانوں کے مابین ایک دیوار مشترک ہے اس کی تقسیم بغیر دونوں کی رضا مندی کے نہیں ہو سکتی اور رضا مندی ہو تو تقسیم کر دی جائیگی یعنی جب کہ دیوار بدستور باقی رکھتے ہوں دونوں اپنے اپنے حصہ سے نفع اٹھا سکیں اور اگر یہ چاہیں کہ دیوار کو منہدم کر کے بنیاد کو تقسیم کر دیا جائے تو اگرچہ دونوں رضا مند ہوں اس طرح تقسیم نہیں کی جائے گی ہاں اگر وہ خود دیوار کو گر کر خود ہی تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو قاضی انہیں منع بھی نہ کرے گا (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص کی زمین میں دو شخصوں نے مالک زمین کی اجازت سے دیوار بنائی اور یہ دونوں دیوار کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں ان کی رضا مندی سے مالک زمین کی عدم موجودگی میں بھی دیوار کی تقسیم ہو سکتی ہے اور اگر مالک زمین نے ان دونوں سے کہہ دیا کہ میری زمین خالی کر دو تو دیوار منہدم کرنی ہوگی اور طلبہ اگر قابل تقسیم ہے تو تقسیم کر دیا جائے گا (عالمگیری) ایک شریک یہ چاہتا ہے کہ اس مشترک چیز کو بیع کر دیا جائے اور دوسرا انکار کرتا ہے



اس کو بیع کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا (در مختار) مسئلہ دوکان مشترک قابل تقسیم نہ ہو ایک شریک  
یہ کہتا ہے کہ مذا سے کرایہ دوں گا نہ باری مقرر کر کے اس سے نفع حاصل کروں گا یہاں باری  
مقرر کر دی جائے گی اور اس سے یہ کہہ دیا جائے گا کہ تم کو اختیار ہے اپنی باری میں دوکان کو  
بندر کھو یا کسی کام میں لاؤ (در مختار) مسئلہ زراعت مشترک ہے اگر دانے پر پکے ہیں مگر ابھی  
کاٹنے کے قابل نہیں ہے اس کی تقسیم نہیں ہو سکتی جب تک کھیت کٹ نہ جائے اگرچہ سب  
شرکا راضی ہوں اور اگر کھیتی بالکل کچی ہے یعنی دانے پیدا نہیں ہوئے اور شرکا تقسیم پر راضی  
ہوں تو تقسیم ہو سکتی ہے مگر اس شرط سے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک اپنا حصہ کاٹ لے یہ نہیں کہ  
پکنے تک کھیت ہی میں چھوڑ رکھے (عالمگیری) مسئلہ کپڑے کا تھان اپنی رضا مندی سے پھاڑ  
کر تقسیم کر سکتے ہیں اس میں جبری تقسیم نہیں ہو سکتی ہے مگر اس شرط سے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک  
اپنا حصہ کاٹ لے یہ نہیں کہ پکنے تک کھیت ہی میں چھوڑ رکھے (عالمگیری) مسئلہ کپڑے  
کا تھان اپنی رضا مندی سے پھاڑ کر تقسیم کر سکتے ہیں اس میں جبری تقسیم نہیں ہو سکتی بلکہ ہوا  
کپڑا مثلاً کرتہ یا اچکن اس کی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ دو کپڑے مختلف قیمت کے ہوں ان کی  
بھی جبری تقسیم نہیں ہو سکتی اس لیے کہ جو کم درجہ کا ہے اس کے ساتھ روپیہ شامل کرنا ہوگا تاکہ  
دونوں جانب برابری ہو جائے اور یہ بات بغیر دونوں کی رضا مندی کے ہو نہیں سکتی اور جب  
دونوں راضی ہوں تو تقسیم کر دی جائے گی (عالمگیری) مسئلہ ایک ہی دھات کے مختلف قسم  
کے برتن مثلاً دیگی۔ لوٹا۔ کھڑا۔ طشت ان کو بغیر رضا مندی شرکا تقسیم نہیں کیا جائے گا یوں  
سونے یا چاندی یا پیتل یا اور کسی دھات کے زیور بغیر رضا مندی شرکا تقسیم نہیں ہوں گے  
اگرچہ سب زیور ایک ہی دھات کے ہوں اور سونا چاندی وغیرہ دھاتیں اگر ان کی کوئی چیز  
بنی ہوئی نہ ہو تو ان کی تقسیم میں تمام شرکا کی رضا مندی درکار نہیں (عالمگیری) مسئلہ چند  
مکانات مشترک ہوں تو ہر ایک کو جدا تقسیم کیا جائے گا یہ نہیں کہا جائے گا کہ تمام مکانات  
کو ایک چیز منہض کر کے تقسیم کریں کہ ایک کو ایک مکان دے دیا جائے دوسرے کو دوسرا  
یہ سب مکانات ایک ہی شہر میں ہوں یا مختلف شہروں میں۔ دونوں کا ایک حکم ہے۔ یوں اگر چند  
قطعات زمین مشترک ہوں تو ہر قطعہ کی تقسیم جداگانہ ہوگی۔ یوں اگر مکان دوکان وزین سب  
چیزیں ہوں تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کیا جائے رہا یہ در مختار مسئلہ مشترک نالی یا پڑنا  
ہے ایک تقسیم چاہتا ہے دوسرا انکار کرتا ہے اگر اس کے مکان میں ایسی جگہ ہے کہ بغیر منرنالیا



یا پر نالہ ہو سکتا ہے تو تقسیم کر دیں ورنہ نہیں (مالگیری)

## طریقہ تقسیم

مسئلہ تقسیم کرنے والے کو یہ چاہیے کہ ہر شریک کے سهام جتنے ہوں انہیں پہلے لکھ لے اور زمین کی پیمائش کر کے ہر شریک کے سهام کے مقابل میں جتنی زمین پڑے صحیح طور پر قائم کر لے اور ہر حصہ کے لیے راستہ وغیرہ علیحدہ قائم کر دے تاکہ آئندہ جھگڑے کا احتمال نہ رہے اور ان حصص ایک دو تین وغیرہ نمبر ڈال دے اور جمیع شرکاء کے نام لکھ کر قرعہ اندازی کرے جس کا نام پہلے نکلے اُسے پہلا نمبر جس کا نام دوسری مرتبہ نکلے اُسے نمبر دوم دیدے و علیٰ ہذا القیاس (مالگیری) مسئلہ تقسیم میں قرعہ ڈالنا ضروریات میں نہیں بلکہ تطبیق قلب کے لیے ہے کہ کہیں حصہ داروں کو یہ وہم نہ ہو کہ فلاں کا حصہ میرے حصہ سے اچھا ہے اور قصداً ایسا کیا گیا ہے اول تو تقسیم کرنے والا ہر حصہ میں مساوات کا ہی لحاظ رکھے گا پھر اُن کے باوجود قرعہ بھی ڈالے تاکہ وہم ہی نہ پیدا ہو سکے اور اگر قاضی نے بغیر قرعہ ڈالے ہوئے خود ہی حصص کو نامزد کر دیا کہ یہ تمہارا ہے اور یہ تمہارا۔ تو اس میں بھی حرج نہیں کہ قاضی کے فیصلہ سے انکار کی گنجائش نہیں جس طرح نام نکلنے سے پہلے اسے انکار کا حق نہ تھا اب بھی نہیں ہے اور اگر باہم رضا مندی سے تقسیم کر رہے ہوں اور قرعہ ڈال گیا بعض نام نکل آئے تو بعض شرکاء انکار کر سکتے ہیں اور اگر سب شرکاء کے نام نکل آئے یا صرف ایک ہی نام باقی رہ گیا تو قسمت مکمل ہو گئی اب رضا مندی کی صورت میں بھی انکار کی گنجائش باقی نہیں (رد المحتار)

مسئلہ مکان کی تقسیم میں جب زمین کی پیمائش کر کے حصے قائم کرے گا عمارت کی قیمت لگائے گا کیونکہ آگے چل کر اس کی بھی ضرورت پڑے گی مثلاً کسی کے حصہ میں اچھی عمارت آئی اور کسی کے حصہ میں خراب تو بغیر قیمت معلوم کئے کیونکہ مساوات قائم رہے گی (ہدایہ) مسئلہ اگر زمین و عمارت دونوں کی تقسیم منظور ہے اور عمارت کچھ اچھی ہے کچھ بری یا ایک طرف عمارت زائد ہے اور ایک طرف کم اور ایک کو اچھی یا زیادہ عمارت ملے تو دوسرے کو زمین زیادہ دیکر وہ کمی پوری کی جائے اور اگر زمین زیادہ دینے میں بھی کمی پوری نہ ہو کہ ایک طرف کی عمارت ایسی اچھی یا اتنی زیادہ ہے کہ بقیہ کل زمین دینے سے بھی پوری نہیں ہوتی۔ تو یہ کمی روپے سے پوری کی جائے (ہدایہ) مسئلہ مکان کی تقسیم میں ایک کا پر نالہ یا راستہ دوسرے کے



حصہ میں پڑا اگر تقسیم میں یہ شرط مذکور ہو کہ اس کا پر مالہ یا راستہ دوسرے کے حصہ میں ہو گا جب  
 تو اس تقسیم کو بدستور باقی رکھا جائے گا اور شرط نہ ہو تو دو صورتیں ہیں اس حصہ کا راستہ وغیرہ  
 پھیر کر دوسرا کیا جاسکتا ہے یا نہیں اگر ممکن ہو تو راستہ وغیرہ پھیر کر دوسرا کر دیا جائے اور ناممکن ہو تو  
 اس تقسیم کو توڑ کر از سر نو تقسیم کی جائے (ہدایہ در مختار) مسئلہ اگر شرکاء میں اختلاف ہے بعض  
 یہ کہتے ہیں کہ راستہ کو تقسیم میں نہ لیا جائے بلکہ جس طرح پہلے پورے مکان کا ایک راستہ تھا اب بھی  
 رہے اور مکان کا ایسا موقع ہے کہ ہر حصہ کا جدا گانہ راستہ ہو سکتا ہے یعنی جدید دروازہ کھول کر آمد و  
 رفت ہو سکتی ہے تو اس شریک کا کہنا مانا جاسکتا ہے اور اگر یہ بات ناممکن ہے تو اس کا کہنا مانا جاسکتا  
 گا (در مختار) مسئلہ راستہ کی چوڑائی اور اونچائی میں اختلاف ہو تو صدر دروازہ کی چوڑائی  
 کی برابر راستہ کی چوڑائی رکھی جائے اور اس کی بلندی کی برابر راستہ کی بلندی رکھی جائے یعنی اس  
 بلندی سے اُوپر اگر اپنی دیوار میں چھبانکا لٹا چاہتا ہے نکال سکتا ہے اور اس سے نیچے نہیں نکال  
 سکتا (ہدایہ در مختار) مسئلہ مکان کی تقسیم میں اگر یہ شرط ہو کہ راستہ کی مقداریں مختلف ہوں گی اگرچہ شرکاء  
 کے حصے اس مکان میں برابر ہوں یہ جائز ہے جب کہ یہ تقسیم آپس کی رضا مندی سے ہو کہ غیر اموال بویہ  
 میں رضا مندی کے ساتھ کمی بیشی ہو سکتی ہے (در مختار) مسئلہ دو منزلہ مکان ہے اس میں چند صورتیں  
 ہیں پورا مکان یعنی دونوں منزلیں مشترک ہیں یا صرف نیچے کی منزل مشترک ہے یا صرف بالا خانہ مشترک  
 ہے اس کی تقسیم میں ہر ایک کی قیمت لگائی جائے اور قیمت کے لحاظ سے تقسیم ہوگی (در مختار) مسئلہ  
 زمین مشترک میں درخت اور زراعت تھی صرف زمین کی تقسیم ہوئی جس کے حصہ میں درخت یا زراعت پڑی  
 وہ قیمت دے کہ اُس کا مالک ہو گا (مالگیری) مسئلہ جو سے کی تقسیم گٹھڑیوں سے ہو سکتی ہے زن  
 کے ساتھ ہونا ضرور نہیں (مالگیری) مسئلہ ایک شخص کی دو روٹیاں ہیں اور ایک کی تین روٹیاں  
 دونوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا چاہا ایک میسر شخص آگیا اُسے دونوں نے کھانے میں شریک کر لیا  
 اور تینوں نے برابر کھایا اس نے کھانے کے بعد پانچ روپے دیئے اور یہ کہا کہ جتنی جتنی میں نے  
 تمہاری روٹی کھائی اس حساب سے روپے بانٹ لو تو جس کی دو تھیں اُسے ایک روپیہ ملے گا اور جس کی  
 تین تھیں اُسے چار (مالگیری) مسئلہ تقسیم ہونے کے بعد ایک شریک یہ کہتا ہے کہ فلاں چیر بھر  
 حصہ میں تھی اور غلطی سے دوسرے کے پاس پہنچ گئی اور اس سے پہلے یہ اقرار کر چکا تھا کہ میں نے  
 اپنا حصہ وصول پایا یا وصول پانے کا اقرار نہ کیا ہو دونوں صورتوں میں اس کی بات جب ہی بالی  
 جائے گی کہ اس کے قول کے صحیح ہونے پر دلیل ہو یعنی گواہوں سے ایسا ثبات کر دے یا دوسرا

تقسیم میں غلطی کا دوری



شریک اقرار کرے ہاں اس کے حصہ کی فلاں چیز میرے پاس ہے اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اس کے شریک پر قسم دی جائے اور وہ قسم کھانے سے انکول کرے (در مختار) مسئلہ تقسیم کے بعد کہتا ہے کہ مجھے میرا حصہ مل گیا تھا اور میں نے قبضہ بھی کر لیا تھا پھر میرے شریک نے اُس میں سے فلاں چیز لے لی اور شریک اس سے انکار کرتا ہے اس کا حاصل یہ ہوا کہ شریک پر غصب کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ انکار کرتا ہے اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو شریک پر حلف رکھا جائے اور اگر وصول پانے کا اقرار نہیں کیا ہے صرف اتنی بات کہی ہے کہ یہاں سے یہاں تک میرے حصہ میں آئی مگر مجھے وہی نہیں اور شریک اس کی تکذیب کرتا ہے تو دونوں کو حلف دیا جائے اور دونوں قسم کھا جائیں تو تقسیم نسخ کر دی جائے (در مختار) مسئلہ مکان دو شخصوں میں مشترک تھا دونوں نے اسے بانٹ لیا۔ پھر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ کمرہ جو میرے شریک کے پاس ہے یہ میرے حصہ کا ہے اور دوسرا اس سے انکاری ہے تو مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے اور اگر دونوں نے گواہ پیش کیے تو مدعی کے گواہ مقبول ہوں گے اور اگر قبضہ کرنے پر گواہ نہ کیے ہوں تو دونوں پر حلف ہے اور اس صورت میں اگر دونوں نے قسمیں کھالیں تو تقسیم نسخ کر دی جائے گی اسی طرح اگر حدود میں اختلاف ہو مثلاً ایک یہ کہتا ہے کہ یہ حد میری تھی جو اس کے حصہ میں چلی گئی اگر دونوں گواہ پیش کریں تو ہر ایک کے گواہ اُس کے حق میں معتبر ہیں جو اس کے قبضہ میں نہ ہو اور اگر فقط ایک نے گواہ پیش کیے تو اسی کے موافق فیصلہ ہوگا اور کسی نے بھی گواہ نہیں پیش کیے تو دونوں پر حلف ہے (ہدایہ) مسئلہ تقسیم میں چیزوں کی قیمتیں لگائی گئیں اب معلوم ہوا کہ قیمتوں میں بہت فرق ہے جس کو غبن فاحش کہتے ہیں یعنی اتنی کمی یا بیشی ہے جو اندازہ سے باہر ہے مثلاً جس چیز کی قیمت پانسو ہے اُس کی ہزار روپے قیمت قرار دی یہ تقسیم توڑ دی جائے گی قاضی نے اس کے متعلق فیصلہ کیا ہو یا دونوں کی رضامندی سے تقسیم ہوئی ہو بہر صورت توڑ دی جائے (در مختار) مسئلہ دو شخصوں کی سوبکداریاں تھیں تقسیم کے بعد ایک یہ کہتا ہے غلطی سے تم نے بچن بکریاں لے لیں اور مجھے پینتا لیس ہی ملیں دوسرا کہتا ہے غلطی سے نہیں بلکہ تقسیم اسی طرح ہوئی اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو دونوں پر حلف ہے یہ اُس وقت ہے کہ اُس نے اپنا پورا حق پالینے کا اقرار نہ کیا ہو اور اگر اقرار کر چکا ہو تو غلطی کا دعویٰ نامسموع ہے (مالگیری)۔

مسئلہ تقسیم ہو جانے کے بعد استحقاق ہو یعنی کسی دوسرے شخص نے اس میں اپنی ملک کا دعویٰ کیا اس کی عین صورتیں ہیں ایک کے حصہ میں جزو معین کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ چیز میری ہے یا جزو شائع کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے حصہ میں نصف یا تہائی میری ہے یا کل میں جزو شائع کا مدعی ہے یعنی پوری جائداد میں



مثلاً نصف یا تہائی کا مدعی ہے پہلی صورت میں کہ فقط ایک کے حصہ میں جزد معین کا استحقاق کرتا ہے اس میں تقسیم کو نسخ نہیں کیا جائے گا بلکہ مستحق نے جتنا اپنا ثابت کر دیا اس کو دے دیا جائے اور باقی اس کا ہے جس کے حصہ میں تھا اور اس کے حصہ میں جو کمی پڑی اسے شریک کے حصہ میں سے اتنی دلا دی جائے کہ اس کا حصہ سہام کے موافق ہو جائے دوسری صورت میں کہ ایک کے حصہ میں جزد شائع کا مدعی ہے اس میں حصہ والے کو اختیار ہے کہ مستحق کو دینے کے بعد جو کمی پڑتی ہے وہ شریک کے حصہ میں سے لے لے یا تقسیم توڑوا کر از سر نو تقسیم کر لے یہ اس صورت میں ہے کہ استحقاق سے پہلے اس میں کچھ بیع نہ کیا ہو ورنہ تقسیم نہیں توڑی جائے گی بلکہ اپنے حصہ کی قدر شریک کے حصہ میں سے لے سکتا ہے دوسری صورت میں کہ کل میں جزد و شائع کا مدعی ہے تقسیم نسخ کر دی جائے اور ان تینوں یعنی مستحق اور دونوں شریکوں کے مابین از سر نو تقسیم کی جائے گی (ہدایہ) مسئلہ استحقاق کی ایک اور چوتھی صورت بھی ہے وہ یہ کہ ہر ایک کے حصہ میں مستحق نے اپنا حصہ ثابت کر دیا اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ ہر ایک کے حصہ میں اس نے جزد و شائع ثابت کیا اس کا حکم یہ ہے کہ تقسیم نسخ کر دی جائے دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں میں جزد معین ثابت کرے اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں کے حصوں میں اس کا جو کچھ ہے اگر برابر ہے جب تو ظاہر ہے کہ مستحق کے لینے کے بعد ہر ایک کے پاس جو کچھ بچاؤ بقدر حصہ ہے لہذا نہ تقسیم توڑی جائے گی نہ رجوع کا حکم دیا جائے گا اور اگر مستحق کا حق ایک کے حصہ میں زائد ہے دوسرے کے حصہ میں کم تو اس زائد کی زیادتی کا اعتبار ہوگا کہ اسی کے حساب سے کم والے کے حصہ میں رجوع کرے گا (در مختار) مسئلہ سو بکریاں دو شخصوں میں مشترک تھیں تقسیم اس طرح ہوئی کہ ایک کو چالیس بکریاں ملیں جن کی قیمت پانسو ہے اور دوسرے کو ساٹھ بکریاں دی گئیں یہ بھی پانسو کی قیمت کی ہیں چالیس والے کی ایک بکری میں کسی نے اپنا حق ثابت کیا کہ یہ میری ہے اور یہ بکری دس روپے قیمت کی ہے تو یہ شخص پانچ روپے وصول کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ مکان یا زمین مشترک کا بٹوارہ ہوا ایک نے دوسرے کے حصہ میں ایک کمرہ کا دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے میں نے اسے بنایا ہے یا یہ درخت میرا ہے میں نے اسے لگایا ہے اور اپنی اس بات پر گواہ پیش کرتا ہے یہ گواہ مقبول ہیں کہ عمارت یا درخت زمین کی تقسیم میں تبعاً داخل ہو گئے (در مختار رد المحتار) مسئلہ درخت یا عمارت کی تقسیم ہوئی اس کے بعد ایک نے پوری زمین کا یا اس کے جز کا دعویٰ کیا یہ دعویٰ جائز و سمع ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ درخت یا عمارت مشترک ہو اور زمین مشترک نہ ہو اور زمین تو اربع میں بھی نہیں کہ تقسیم تبعاً داخل ہو جائے (رد المحتار) مسئلہ ایک کے حصہ میں جو درخت ملا اس کی شاخیں دوسرے کے حصہ میں لٹک رہی ہیں ان شاخوں



کو یہ شخص جبراً نہیں کٹوا سکتا اسی طرح مکان کی تقسیم میں جو دیوار ایک کے حصہ میں پڑی اس پر دوسرے کی کوئیاں ہیں تو دوسرے کو یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ اپنی کڑیاں اٹھالے مگر جب کہ تقسیم میں شرط ہو چکی ہو کہ وہ اپنی کڑیاں اٹھالے گا (مالگیری در مختار ردالمحتار) مسئلہ زمین مشترک میں ایک شریک نے بغیر اجازت شریک مکان بنالیا دوسرا یہ کہتا ہے کہ اس عمارت کو مٹا لو تو اس صورت میں زمین کو تقسیم کر دیا جائے اگر یہ عمارت اسی کے حصہ میں پڑی جس نے بنائی ہے فہا اور اگر دوسرے کے حصہ میں پڑی تو ہو سکتا ہے کہ عمارت کی قیمت دے کر عمارت خود لے لے یا اس کو منہدم کر دیا جائے زمین مشترک میں ایک نے ملامت لگایا اس کا بھی وہی حکم ہے اور اگر شریک کی اجازت سے مکان بنوایا یا پیر لگائے اگر اپنے لیے یہ تعمیر کی ہے یا پیر لگایا ہے اس کا بھی وہی حکم ہے کیونکہ معیار اختیار ہوتا ہے کہ عمارت کو جب چاہے واپس لے سکتا ہے اور اگر اجازت اس لیے ہے کہ وہ عمارت یا درخت شرکت کا ہوگا تو بقدر حصہ اس سے مضارف وصول کر سکتا ہے (رد مختار) مسئلہ ترکہ کی تقسیم کے بعد معلوم ہوا کہ میت کے ذمہ دین ہے تو تقسیم توڑ دی جائے گی کیونکہ اگر دین پورے ترکہ کی برابر ہے جب تو ظاہر ہے کہ یہ ترکہ وارثوں کی ملک ہے ہی نہیں تقسیم کیونکہ کریں گے اور اگر دین پورے ترکہ سے کم ہے جب بھی توڑی جائے کہ ترکہ کے ساتھ دوسروں کا حق متعلق ہے ہاں اگر میت کا مترکہ اس کے علاوہ بھی ہے جن سے دین ادا کیا جاسکے تو جو کچھ منقسم ہو چکا ہے اس کی تقسیم باقی رہے گی۔ اگر دین پورے ترکہ کی برابر تھا مگر جن کا تھا انھوں نے معاف کر دیا یا وارثوں نے اپنے مال سے دین ادا کر دیا تو ان صورتوں میں تقسیم نہ توڑی جائے کہ وہ جب ہی باقی نہ رہا (ہدایہ) مسئلہ جن دو شخصوں نے تقسیم کی ان میں ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ ترکہ میں دین ہے اس کا یہ دعویٰ سمجھ ہوگا تناقص قرار دے کہ دعویٰ کو رد نہ کیا جائے۔ ہاں جن چیزوں کی تقسیم ہوئی ان میں سے کسی معین چیز کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میت کی متروکہ نہیں ہے بلکہ میری ہے اور اس کا سبب کچھ بھی بتائے مثلاً میں نے میت سے خریدی ہے یا اس نے مجھ کی بہر حال یہ دعویٰ نامسموع ہے کہ اس چیز کو تقسیم میں داخل کرنا یہ مشترک ہونے کا اقرار ہے پھر اپنی بتانا اس کے منافی ہے لہذا یہ دعویٰ قابل سماعت نہیں (ہدایہ) مسئلہ ایک شخص مرا اور اس نے کسی کو وصی مقرر کیا اور ترکہ میں دین غیر مستغرق ہے وصی سے ورثا یہ کہتے ہیں کہ ترکہ میں سے بقدر دین جدا کر کے باقی کو ان میں تقسیم کر دے وہی کو یہ اختیار ہے کہ تقسیم نہ کرے بلکہ بقدر دین مشاع فرخت کر دے (مالگیری) میت نے دو شخصوں کو وصی کیا ہے دونوں نے مال کو تقسیم کر کے بعض ورثہ کا مال ایک نے رکھا



اور بعض کا دوسرے نے یہ جائز نہیں یو ہیں ایک وصی کی عدم موجودگی میں دوسرے نے ورثہ کے مقابل میں تقسیم کی یہ بھی ناجائز ہے (عالمگیری) مسئلہ ورثہ مسلمان ہیں اور وصی کافر ذمی اگرچہ اس کا وصی ہوتا جائز ہے مگر اس کو وصیت سے خارج کر دینا چاہیے کیونکہ کافر کی جانب سے اس کا اطمینان نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت نہ کرے گا بلکہ مسلمانوں کے ساتھ اُس کی مذہبی عداوت بہت ممکن ہے کہ خیانت پر آمادہ کرے۔ مگر جُدا کرنے سے پہلے اُس نے تقسیم کی ہو تو یہ تقسیم صحیح ہے (عالمگیری) مسئلہ ایک وارث کے میت کے ذمہ دین کا اقرار کیا دوسرے ورثہ انکار کرتے ہیں ترکہ ورثہ پر تقسیم کر دیا جائے جس نے اقرار کیا ہے اُس کے حصہ سے دین ادا کیا جائے (غایہ) مسئلہ میت کے ذمہ دین تھا ورثہ نے جائداد تقسیم کر لی جس کا دین ہے وہ مطالبہ کرتا ہے تو تقسیم توڑی جاسکتی ہے دین مستغرق ہے یا غیر مستغرق اور اگر قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست کریں اور قاضی کو معلوم ہے کہ میت پر دین ہے اگر وہ دین مستغرق ہے تو قاضی تقسیم کا حکم نہیں دے گا کہ ان لوگوں کا ترکہ میں حق ہی نہیں ہے اور اگر دین غیر مستغرق ہے تو بقدر دین الگ کر کے باقی کو تقسیم کر دے (عالمگیری) مسئلہ قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست گزری اور قاضی کو معلوم نہیں کہ میت کے ذمہ دین ہے تو ورثہ سے دریافت کرے اگر وہ کہیں نہیں ہے تو ان کی بات مان لی جائے گی ادا کر کہیں دین ہے تو ورثہ سے دریافت کرے کہ میت نے کوئی وصیت کی ہے یا نہیں اگر وصیت کی ہے تو کسی معین چیز کی وصیت ہے یا وصیت مرسلہ ہے یعنی اپنی جائداد کی تہائی چوتھائی وغیرہ کی ہے کسی معین چیز سے تعلق نہیں ہے اس کے بعد تقسیم کر دے گا اور اگر تقسیم کے بعد دین ظاہر ہو تو تقسیم توڑ دی جائے گی یو ہیں اگر قاضی نے دین کو بغیر ریانت کے تقسیم کر دی یہ تقسیم بھی توڑ دی جائے گی ہاں اگر ورثہ اپنے مال سے دین ادا کر دیں یا جس کا دین ہے وہ معاف کر دے تو تقسیم نہ توڑی جائے اور تقسیم توڑنا اس وقت ہے کہ دین کے لیے ورثہ نے کچھ ترکہ جدا نہ کیا ہو اور اگر دین کے لیے پہلے ہی جُدا کر دیا یا کل اموال کی تقسیم ہی نہ کی ہو تو تقسیم توڑنے کی کیا ضرورت (عالمگیری) تقسیم کے بعد کوئی نیا وارث ظاہر ہوا یا معلوم ہوا کہ کسی کے لیے تہائی یا چوتھائی کی وصیت ہے تو تقسیم توڑ کر از سر نو تقسیم کی جائے اگرچہ ورثہ کہتے ہوں کہ ان کے حق ہم اپنے مال سے ادا کر دیں گے ہاں اگر یہ وارث و موصلی نہ بھی راضی ہو جائیں تو نہ توڑیں اور اگر دین ظاہر ہو یا یہ کہ کسی کے لیے ہزار روپے کی مثلاً وصیت مرسلہ کی ہے اور ورثہ اپنے مال سے دین وصیت



ادا کرنے کو کہتے ہیں تو تقسیم نہ توڑی جائے وارث اور موصیٰ لہ کی رضا مندی کی بھی ضرورت نہیں اسی طرح اگر ایک ہی وارث نے دین ادا کرنا اپنے ذمہ لیا تو ترکہ میں سے رجوع بھی نہ کرے لگا تو توڑی نہ جائے اور اگر واپس لینے کی شرط ہے یا اس سے خاموش ہے تو توڑ دی جائے مگر جب کہ بقیہ ورثہ اپنے مال سے ادا کرنے کو کہتے ہوں (عالمگیری) مسئلہ بعض ورثہ نے میت کا دین ادا کر دیا تو وہ باقیوں سے رجوع کر سکتا ہے یعنی جب کہ میت نے ترکہ چھوڑا ہو جس سے دین ادا کیا جاسکے ادا کرنے کے وقت اس نے رجوع کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو دونوں کا ایک حکم ہے کیونکہ ہر وارث سے دین کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے اور ایک ہی وارث کو وارث کے قاضی کے پاس پیش کیا تو تنہا اسی پر پورے دین کا فیصلہ ہو سکتا ہے لہذا یہ وارث ادا دین میں متبرع نہ ہو اداں اگر متبرع ہو کہ وہ دیا ہو کہ میں رجوع نہ کروں گا تو اب رجوع نہیں کر سکتا (عالمگیری) مسئلہ میت کا ترکہ ورثہ نے تقسیم کیا اور ان وارثوں میں اس کی عورت بھی سے تقسیم کے بعد عورت نے دین مہر کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے ثابت کر دیا تقسیم توڑ دی جائے اسی طرح اگر کسی وارث نے ترکہ میں دین کا دعویٰ کیا اس کا دعویٰ صحیح ہے اور اس پر گواہ لیے جائیں گے اور ثابت ہونے پر تقسیم توڑ دی جائے گی (عالمگیری) مسئلہ میت کا دین دوسروں کے ذمہ تھا یہ دین وعین یعنی جو کچھ ترکہ موجود ہے دونوں کو تقسیم کیا مثلاً یوں کہ یہ وارث یہ چیز لے اور یہ دین جو فلاں کے ذمہ ہے اور وہ وارث چیرا اور دین لے جو فلاں کے ذمہ ہے یہ تقسیم دین وعین دونوں میں باطل اور اگر اعیان یعنی جو چیزیں موجود ہیں ان کو تقسیم کر کے پھر دین کی تقسیم کی تو عین کی تقسیم صحیح ہے اور دین کی باطل دین کی تقسیم باطل ہونے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ مدیون سے دین وصول ہوا تو وہ تنہا اسی کا نہیں ہوگا جس کے حصہ میں کر دیا گیا تھا بلکہ دوسرے ورثہ بھی اس میں شریک ہوں گے (عالمگیری) مسئلہ تین بھائی ہیں جن کو اپنے باپ سے زمین میراث میں ملی ان میں سے ایک کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا چھوڑا اس لڑکے اور اس کے دونوں چچاؤں کے مابین زمین تقسیم ہوئی یہ لڑکا تقسیم کے بعد یوں کہتا ہے کہ میرے دادا نے جو مورث اعلیٰ تھا اس نے اس میں ایک شلٹ کا میرے لیے وصیت کی تھی اور تقسیم کو باطل کرنا چاہتا ہے اس کی یہ بات کئی جملے کی اور گواہ لیے جائیں گے اگر گواہوں سے دین ثابت ہو جائے تو تقسیم توڑ دی جائے گی اس صورت میں چچا یہ نہیں کہہ سکتے کہ دین تمہارے باپ کے ذمہ ہے اس کا حصہ جو تمہیں ملا تم کو اختیار ہے کہ اسے دین میں فروخت کر لو یا اپنے پاس رکھو تمہارا دین تمہارے



دادا کے ذمہ نہیں کہ پوری جائداد سے دین وصول کیا جائے لہذا تقسیم توڑنے میں کوئی فائدہ نہیں  
 کیونکہ یہ لڑکا کہہ سکتا ہے کہ تقسیم توڑنے میں فائدہ یہ ہے کہ مشترک چیز میں جو حصہ ہوتا ہے اسکی  
 قیمت کبھی زیادہ ہوتی ہے اور تقسیم کے بعد وہ قیمت نہیں رہتی لہذا میرا یہ فائدہ ہے کہ تقسیم  
 نہ رہنے کی صورت میں میرے باپ کی مالیت زیادہ داموں میں فروخت ہوگی (عالمگیری) مسئلہ  
 تقسیم کو توڑا جا سکتا ہے یعنی شرکاء نے اپنی رضامندی سے تقسیم کر لی اس کے بعد یہ پابندی  
 ہیں کہ یہ چیزیں شرکت میں رہیں یہ ہو سکتا ہے (در مختار) مسئلہ محض تقسیم کر دینے سے کوئی  
 معین حصہ شرکاء میں سے کسی خاص شخص کی ملک نہیں ہوگا بلکہ اس کے لیے یہ ضروری ہے  
 کہ قاضی نے معین کر دیا ہو کہ یہ فلاں کا ہے اور یہ فلاں کا یا یہ کہ ایک نے تقسیم کے بعد ایک  
 حصہ پر قبضہ کر لیا تو یہ اس کا ہو گیا یا قرعہ کے ذریعہ سے حصص کی تعیین ہو جائے یا یہ کہ شرکاء  
 نے کسی کو وکیل کر دیا ہو کہ تقسیم کر کے ہر ایک کا مشخص کر دے اور اس نے مشخص کر دیا (عالمگیری)  
 مسئلہ دو شخصوں میں کوئی چیز مشترک تھی انھوں نے تقسیم کر لی اور قرعہ ڈال کر حصہ کا تعیین کر  
 کیا اس کے بعد ایک شریک اس تقسیم پر ناوم ہوا۔ اور چاہتا ہے کہ تقسیم ٹوٹ جائے یہ نہیں  
 ہو سکتا کہ تقسیم مکمل ہو چکی ہو پس اگر ان دونوں نے کسی تیسرے شخص کو تقسیم کے لیے مقرر کیا  
 اور اس نے انصاف کے ساتھ تقسیم کر کے قرعہ ڈالا تو جس کے نام کا جو حصہ قرعہ کے ذریعہ  
 بتعین ہو چکا۔ پس وہی اس کا مالک ہے (عالمگیری) مسئلہ تین شریکوں میں تقسیم ہوئی اور  
 قرعہ ڈالا گیا ابھی ایک کا نام نکلا ہے دو باقی ہیں تو ہر ایک رجوع کر سکتا ہے اور دوسرے نام نکلے  
 تو اب کوئی رجوع نہیں کر سکتا اور چار شریکوں میں دو کے نام نکل آئے تو رجوع کر سکتے ہیں اور  
 تین کے نام نکلنے کے بعد رجوع نہیں کر سکتے (عالمگیری) مسئلہ ترکہ میں اونٹ بگائے بکریاں  
 سب ہیں ایک حصہ اونٹوں کا دوسرا گالیوں کا تیسرا بکریوں کا قرار دیا اور قرعہ ڈالا گیا جس کے حصہ  
 میں جو جانور آئے لے لے یہ جائز ہے اور اگر یہ قرار پایا کہ جس کے حصہ میں اونٹ آئیں گے وہ  
 اونٹ لے گا اور اتنے روپے دے گا جو اس کے شریکوں کو دیئے جائیں گے یہ بھی جائز ہے  
 (عالمگیری) مسئلہ تقسیم میں ایک شریک نے بیع یا مہبہ یا صدقہ کی شرط کی یعنی اس شرط پر تقسیم کرتا  
 ہوں کہ میرا یہ مکان یا مکان مشترک میں جو میرا حصہ ہے تم خرید لو یا فلاں چیز مجھ کو مہبہ یا صدقہ کر دو  
 یہ تقسیم فاسد ہے تقسیم فاسد میں قبضہ کرنے سے ملک حاصل ہو جائے گی اور تصرفات نافذ ہو گئے  
 (عالمگیری) مسئلہ مکان مشترک کی اس طرح تقسیم ہوئی کہ ایک شریک پوری زمین لے گا اور



دوسرا ساری عمارت لے گا زمین اس کو بالکل نہیں ملے گی اس کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ جس کے حصہ میں عمارت آئی اس سے شرط یہ ٹھہری ہے کہ عمارت کھود کر نکال لے گا یہ صورت جائز ہے دوسری صورت یہ کہ عمارت کھودنے یا نہ کھودنے کا کوئی ذکر نہیں ہوا یہ بھی جائز ہے تیسری صورت یہ ہے کہ عمارت باقی رکھنے کی شرط ہے اس صورت میں تقسیم فاسد ہے (عالمگیری) ۱۰

## مہایاۃ کا بیان

مسئلہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشترک چیز کو تقسیم نہ کریں اس کو مشترک ہی رکھیں اور ہر ایک شریک نوبت اور باری کے ساتھ اس چیز سے نفع اٹھائے اسے اصطلاح فقہاء میں مہایاۃ اور تہایو کہتے ہیں اس طور پر نفع اٹھانا شرعاً جائز ہے بلکہ اگر بعض مشترک قاضی کے پاس اس کی درخواست کریں اور دوسرے شرکاء انکار کریں تو قاضی ان کو مہایاۃ پر مجبور کرے گا البتہ اگر بعض مہایاۃ کو چاہیں اور دوسرے تقسیم کرنا چاہیں تو قاضی تقسیم کا حکم دے گا کہ تقسیم کا مرتبہ مہایاۃ سے برتر ہے (غنیہ) مسئلہ جو چیز قابل تقسیم ہے اس سے بطور مہایاۃ باطل کر دی جائے گی اور دونوں شریکوں میں سے کوئی مرگیا یا دونوں مر گئے اس سے مہایاۃ باطل نہیں ہوگی بلکہ جو مرگیا اس کا وارث اس کے قائم مقام ہوگا (ہدایہ) مسئلہ مہایاۃ کی کئی صورتیں ہیں ایک مکان کے ایک حصہ میں ایک رہتا ہے دوسرے میں دوسرا یا ایک بالافانہ پر رہتا ہے دوسرا نیچے کی منزل میں یا ایک مہینہ میں ایک رہے گا اور دوسرے مہینہ میں دوسرا یا مکان ہیں ایک میں ایک رہے گا دوسرے میں دوسرا یا غلام سے ایک دن ایک کام کرائے گا دوسرے دن دوسرا یا دو غلام ہیں ایک سے ایک خدمت لے گا دوسرے سے دوسرا یا مکان کو کرایہ پر دیا ایک ماہ کا کرایہ ایک لے گا دوسرے مہینہ کا دوسرا یا دو مکان ہیں ایک کا کرایہ ایک لے گا دوسرے کا دوسرا یہ سب صورتیں جائز ہیں (در مختار) مسئلہ مہایاۃ کے طور پر جو چیز اس کے حصہ میں آئی یہ اس چیز کو کرایہ پر بھی دے سکتا ہے مثلاً اس مکان پر اس کو رہنا ہی ضرور نہیں بلکہ کرایہ پر اٹھا سکتا ہے اگرچہ مہایاۃ کے وقت یہ شرط اس کے ذکر نہیں کی ہوگی کہ میں اس کو کرایہ پر بھی دے سکوں گا (ہدایہ) مسئلہ غلاموں سے خدمت لینے میں یہ طے ہوا کہ جو غلام جس کی خدمت کرتا ہے اس کا نفقہ اسی کے ذمہ ہے یہ جائز ہے بلکہ اگر نفقہ کا ذکر نہیں آیا جب بھی اسی کے ذمہ ہے جس کی خدمت کرتا ہے (در مختار)۔



مسئلہ مکان مشترک کو کرایہ پر دیا گیا اور یہ ٹھہرا ہے کہ باری باری دونوں کو کرایہ وصول کریں گے اب اس کا کرایہ زیادہ ہو گیا اور جس کی باری میں کرایہ کی زیادتی ہوئی ہے تنہا یہی اس کا مستحق نہیں ہے بلکہ اس زیادتی کے دونوں حق دار ہیں اور اگر دو مکان تھے ایک کا کرایہ ایک لیتا تھا دوسرے کا دوسرا اور ایک مکان کے کرایہ میں اضافہ ہوا تو جو اس کا کرایہ لیتا تھا یہ زیادتی تنہا اسی کی ہے دوسرا اس میں مطالبہ نہیں کر سکتا (در مختار) مسئلہ دو چیزیں مشترک ہیں اور دونوں کی منفعت مختلف قسم کی ہے مثلاً ایک مکان اور ایک غلام مشترک ہیں اور مہایاۃ اس طرح ہوئی کہ ایک سے ایک شریک منفعت حاصل کرے اور دوسرے سے دوسرا یعنی ایک شخص غلام سے خدمت لے اور دوسرا مکان میں سکونت کرے یہ بھی جائز ہے (در مختار) مسئلہ اگر فریقین کی رضامندی سے مہایاۃ ہوئی تو اسے توڑ بھی سکتے ہیں دونوں توڑیں یا ایک عذر سے ہو یا بلا عذر سب جائز ہے ہاں اگر قضاے قاضی سے مہایاۃ ہوئی تو جب تک دونوں راضی نہ ہوں فقط ایک نہیں توڑ سکتا (عالمگیری) مسئلہ غلام میں اس طرح مہایاۃ ہوئی کہ اس سے اجرت پر کام کرایا جائے ایک مہینہ کی اجرت ایک شریک لے گا دوسرے مہینہ کی دوسرا یہ ناجائز ہے یو ہیں اگر دو غلام ہوں ایک کی اجرت ایک لے گا دوسرے کی دوسرا یہ بھی ناجائز ہے۔ ایک جانور یا دو جانوروں کی سواری لینے یا کرایہ پر دینے کی مہایاۃ ہوئی یہ بھی ناجائز ہے یو ہیں اگر گائے یا بھینس مشترک ہے یہ ٹھہرا کہ پندرہ روز ایک کے یہاں رہے اور دودھ سے نفع اٹھائے اور پندرہ دن دوسرے کے یہاں رہے اور یہ دودھ سے نفع اٹھائے یہ ناجائز ہے۔ اور دودھ جس کے یہاں کچھ زیادہ ہوا۔ یہ زیادتی بھی اس کے لیے حلال نہیں اگرچہ دوسرے نے اجازت دے دی ہو اور کہہ دیا ہو کہ جو کچھ زیادتی ہو وہ تمہارے لیے حلال ہے ہاں اس زیادتی کو خرچ کر دینے کے بعد اگر حلال کر دے تو ہو سکتا ہے کہ یہ ضمان سے ابرا ہے اور یہ جائز ہے (غایہ در مختار) مسئلہ درختوں کے پھلوں میں مہایاۃ ہوئی یہ ناجائز ہے یو ہیں بکریاں مشترک تھیں دونوں نے بطور مہایاۃ کچھ کچھ بکریاں لے لیں کہ ہر ایک اپنے حصہ کی چرائے گا اور دودھ وغیرہ سے نفع بھی اٹھائے گا یہ ناجائز ہے (عالمگیری) مسئلہ بکریوں اور بھلوں وغیرہ میں مہایاۃ جائز ہونے کا حیلہ یہ ہے کہ اپنی باری میں شریک کا حصہ خرید لے جب باری کی مدت پوری ہو جائے اس حصہ کو شریک کے ہاتھ بیع کر ڈالے دوسری صورت یہ ہے کہ روزانہ دودھ کا وزن کر لے اور شریک کے حصہ کا جتنا دودھ ہو اس سے قرض لے لے جب مدت پوری ہو جائے اور جانور



دوسرے کے پاس جائے اس زمانہ میں جو کچھ دودھ اس کے حصہ کا ہو قرض میں ادا کرتا رہے یہاں تک کہ جتنا قرض لیا تھا وہ مقدار پوری ہو جائے اس طرح کرنا جائز ہے کہ حشاع کو قرض لیا جا سکتا ہے (در مختار رد المحتار) مسئلہ کپڑا مشترک ہے اس میں اس طرح مہایاقہ ہوئی کہ دونوں باری باری سے پہنیں گے یا دو کپڑے ہیں ایک کو ایک پہنے گا دوسرے کو دوسرا۔ یہ مہایاقہ ناجائز ہے کہ کپڑے پہننے میں لوگوں کی مختلف حالت ہوتی ہے کسی کے بدن پر جلد پھٹتا ہے اور کسی کے دیر میں (رد المحتار) مسئلہ مکان میں دونوں باری سے سکونت کریں گے یا دوسری چیزوں میں جب کہ باری کے ساتھ نفع حاصل کرنا ہو اس میں شروع کس سے کریں۔ اس کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ قاضی متعین کر دے کہ پہلے فلاں شخص نفع اٹھائے دوسرا یہ کہ قرعہ ڈالا جائے جس کے نام قرعہ نکلے وہ پہلے نفع اٹھائے اور یہ دوسرا طریقہ بہتر ہے کہ پہلی صورت میں قاضی کی طرف بدگمانی کا موقع ہے (عالمگیری) مسئلہ دونوں شریکوں میں اختلاف ہے ایک ایک یہ کہتا ہے کہ باری مقرر کر دی جائے دوسرا یہ کہتا ہے کہ مکان کے حصے متعین کر دیئے جائیں کہ ایک حصہ میں سکونت کروں دوسرے میں دوسرا۔ اس صورت میں دونوں سے کہا جائے گا کہ تم دونوں ایک بات پر متفق ہو جاؤ جس ایک بات پر متفق ہو جائیں وہی کی جائے (ہدایہ) مسئلہ کسی گاؤں کی حفاظت کے لیے سپاہی مقرر ہوئے اور حکومت نے حفاظت کے مصارف گاؤں والوں پر ڈالے یہ خرچہ گاؤں کی مردم شماری کے حساب سے ہر ایک پر ڈالا جائے یعنی جتنے مرد ہوں سب سے برابر وصول کیا جائے عورتوں اور بچوں پر خرچہ نہ ڈالا جائے اور اگر اموال کی حفاظت مقصود ہے تو ان لوگوں کے اموال و املاک کے لحاظ سے خرچہ ڈالا جائے اور اگر دونوں کی حفاظت مقصود ہو تو دونوں کا لحاظ کیا جائے (در مختار رد المحتار) :

## متفرقات

مسئلہ زمین کی تقسیم میں درخت تبعاً داخل ہو جاتے ہیں اگر چہ یہ ذکر نہ کیا گیا ہو کہ یہ زمین مع حقوق و مرافق کے تم کو دی گئی جس طرح بیع زمین میں درخت ہوا کرتے ہیں اور زراعت اور پھل زمین کی تقسیم میں داخل نہیں اگر چہ حقوق و مرافق کا ذکر کر دیا ہو اور اگر تقسیم میں یہ کہہ دیا کہ جو کچھ قلیل و کثیر اس میں ہے سب کے ساتھ تقسیم ہوئی تو زراعت اور پھل بھی داخل ہیں جو کچھ سامان و متاع اس میں ہیں اس کمنے سے بھی تقسیم میں داخل نہ ہوں گے پر نالہ اور نالی



اور راستہ اور آپاشی کا حق تقسیم میں داخل ہوتے ہیں یا نہیں اس میں تفصیل ہے اگر یہ چیزیں تقسیم میں نہیں دی گئیں تو تقسیم جائز ہے اور یہ چیزیں نہیں ملیں گی اور اگر علم میں نہیں تو تقسیم باطل ہے (عالمگیری) مسئلہ اجناس مختلفہ کی تقسیم میں خیار رویت خیار شرط خیار عیب تینوں ثابت ہوتے ہیں اور ذوات الامثال جیسے مکملات و موزونات میں خیار عیب ہوتا ہے خیار شرط و خیار رویت نہیں ہوتا اور غیر مثلی جیسے گائے بکری اور ایک قسم کے کپڑوں میں خیار عیب ہوتا ہے اور فتویٰ اس پر ہے کہ خیار شرط و خیار رویت بھی ہوتا ہے صرف گیہوں تقسیم کئے گئے مگر وہ مختلف قسم کے ہیں تو اس میں بھی خیار رویت حاصل ہوگا۔ (عالمگیری) مسئلہ دو تھیلیوں میں روپے تھے ایک ایک تھیلی دونوں کو دی گئی اور ایک نے روپے دیکھ لئے تھے دوسرے نے نہیں یہ تقسیم دونوں کے حق میں جائز ہے مگر جبکہ جس نے نہیں دیکھے ہیں اُس کے حصہ میں خراب روپے آئے تو اسے خیار حاصل ہوگا (عالمگیری) مسئلہ مکان کی تقسیم ہوئی اُسے باہر سے دیکھ لیا ہے اندر سے نہیں دیکھا ہے تو خیار حاصل نہیں۔ بھان تہ گئے ہوئے اوپر سے دیکھ لیے اندر سے نہیں دیکھے خیار باقی نہ رہا (عالمگیری) مسئلہ تقسیم میں خیار کے وہی احکام ہیں جو بیع میں ہیں لہذا اس کے حصہ میں جو چیزیں آئیں ان میں کوئی چیز عیب دار ہے اور قبضہ سے پہلے اسے علم ہو گیا تو سب کو واپس کر دے اس کے حصہ میں ایک ہی قسم کی چیزیں ہوں یا مختلف قسم کی اور اگر قبضہ کے بعد عیب پر مطلع ہوا اور اس کا حصہ ایک چیز ہو حقیقتہً یا حکماً جیسے مکمل و موزوں تو سب واپس کر دے یہ نہیں کر سکتا کہ کچھ رکھ لے اور کچھ واپس کر دے اور اگر مختلف چیزیں ہوں جیسے بکریاں تو صرف عیب دار کو واپس کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ تقسیم میں جو چیزیں آئی اُس نے بیع ڈالی مشتری نے اس میں عیب پا کر واپس کر دی اگر یہ واپسی قاضی کے حکم سے ہوئی ہے تو تقسیم توڑی جاسکتی ہے اور بغیر حکم قاضی واپس ہوئی تو تقسیم کو نہیں توڑ سکتا (عالمگیری) مسئلہ جو شخص کسی کی چیز بیع کر سکتا ہے وہ اس کے اموال کی تقسیم بھی کر سکتا ہے نابالغ اور مجنون و معتوہ کے اموال کی تقسیم باپ نے کرانی یہ جائز ہے جب تک اس تقسیم میں غبن فاحش نہ ہو باپ نہ ہو تو اس کا وصی باپ کے قائم مقام ہے اور باپ کا وصی نہ ہو تو دادا اس کے قائم مقام ہے ماں نے اولاد کے لیے ترکہ چھوڑا ہے اور کسی کو وصی مقرر کر گئی ہے یہ وصی اس ترکہ میں تقسیم کر سکتا ہے بشرطیکہ تینوں جن کا پہلے ذکر کیا گیا نہ ہوں مگر



مال کا وصی جائیداد غیر منقولہ میں تقسیم نہیں کر سکتا۔ مال اور بھائی اور چچا اور نابالغہ عورت کے شوہر کو یا بالغہ عورت جو غائب ہے اس کے شوہر کو تقسیم کرنے کا حق حاصل نہیں (عالمگیری) مسئلہ نابالغ مسلم کا باپ کا فرہ ہے یہ اس کی ملک کی تقسیم نہیں کر سکتا یوں اگر نابالغ آزاد ہے اور اس کا باپ غلام ہے یا مکاتب اسے بھی ولایت حاصل نہیں اسی طرح پڑا ہوا بچہ کوئی اٹھا لیا وہ اگرچہ اس کی پرورش میں ہو اس کے اموال کو یہ تقسیم نہیں کر سکتا (عالمگیری) مسئلہ قاضی نے یتیم کے لیے کسی کو وصی کر دیا ہے اگر یہ ہر چیز میں وصی ہے تو تقسیم کر سکتا ہے جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ سب کو تقسیم کر سکتا ہے اور اگر وہ نفقہ یا کسی معین چیز کی حفاظت کے لیے وصی ہے تو تقسیم نہیں کر سکتا اور باپ کا وصی اگر ایک چیز میں وصی ہو تو سب چیزوں میں وصی ہے (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص دو بچوں کا وصی ہے تو ان کے مشترک اموال کو تقسیم نہیں کر سکتا جس طرح ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے بیع نہیں کر سکتا اور باپ اپنے نابالغ بچوں کے مشترک مال کو تقسیم کر سکتا ہے جس طرح ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے بیع کر سکتا ہے وصی اگر دونوں نابالغوں کے اموال کو تقسیم کرانا ہی چاہتا ہے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ ایک کا حصہ کسی کے ہاتھ بیع کر دے پھر اس مشتری اور دوسرے نابالغ کے درمیان تقسیم کرائے پھر اس مشتری سے پہلے نابالغ کی طرف سے خرید لے دونوں کے حصے ممتاز ہو جائیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں کے مال فروخت کر دے پھر ہر ایک کے لیے مشتری سے ممتاز کر کے خرید لے (عالمگیری) مسئلہ اگر یتیم وصی کے مابین مال مشترک ہو تو اس صورت میں وصی مال کو تقسیم نہیں کر سکتا مگر جبکہ تقسیم میں نابالغ کا کھلا ہوا نفع بھی نہ ہو (عالمگیری) مسئلہ بالغ و نابالغ بچہ کے مابین مال مشترک ہو تو باپ تقسیم کر سکتا ہے اگرچہ نابالغ کا کھلا ہوا نفع بھی نہ ہو (عالمگیری) مسئلہ بالغ و نابالغ دونوں قسم کے ورثہ ہیں اور بالغین موجود ہیں وصی نے بالغین کے مقابلہ میں تقسیم کرانی اور سب نابالغوں کے حصے یک جا کر رکھے یہ جائز ہے پھر نابالغوں کے حصے تقسیم کرنا چاہے یہ نہیں ہو سکتا اور اگر ایک نابالغ ہے باقی بالغ اور بالغین میں ایک غائب ہے اور باقی موجود وصی نے موجودین کے مقابلہ میں تقسیم کرانی اور غائب کے حصہ کو نابالغ کے ساتھ رکھا یہ جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ ورثہ میں بالغ و نابالغ دونوں میں وصی نے اس طرح تقسیم کرانی کہ ہر بالغ کا حصہ بھی ممتاز ہو گیا یہ تقسیم ناجائز ہے میت نے کسی کے لیے تہائی کی وصیت



کی ہے وصی نے وصی لہ اور بالغین کے مابین تقسیم کی وصی لہ کی تہائی اس کو دے دی اور دو تہائیاں نابالغین کے لیے رکھیں۔ یہ جائز ہے اور اگر ورثہ مانع ہوں مگر موجود نہیں ہیں وصی نے تقسیم کر کے وصی لہ کی تہائی اسے دے دی اور ورثہ کا حصہ محفوظ رکھا یہ بھی جائز ہے اور اگر وصی لہ غائب ہے وصی نے ورثہ کے مقابل میں تقسیم کر کے وصی لہ کا حصہ محفوظ رکھا یہ تقسیم باطل ہے (عالمگیری) :

## مزارعت کا بیان

مزارعت کے متعلق مختلف قسم کی حدیثیں آئیں بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور بعض سے عدم جواز اسی وجہ سے صحابہ دائمہ میں اس کے جواز و عدم جواز میں اختلاف رہا حدیث ۱۔ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں ہم مزارعت کیا کرتے تھے اس میں حرج نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو ہم نے اسے چھوڑ دیا حدیث ۲۔ صحیح بخاری و مسلم میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے اور ہم میں کوئی شخص زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتا کہ اس ٹکڑے کی پیداوار میری ہے اور اس کی تمھاری تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہیں ہوتی لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا حدیث ۳۔ صحیحین میں حنظلہ بن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میرے دو چچاؤں نے مجھے خبر دی کہ حضور کے زمانہ میں کچھ لوگ زمین کو اس طرح دیتے کہ جو کچھ نالیوں کے آس پاس پیداوار ہوگی وہ مالک زمین میں ہے یا مالک زمین پیداوار میں سے کسی مخصوص شے کو اپنے لیے مستثنیٰ کر لیتا لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہتے ہیں میں نے رافع سے پوچھا کہ روپیہ اشرفی سے زمین کو دینا کیسا ہے تو کہا اس میں حرج نہیں بعض راوی کہتے ہیں کہ جس صورت میں ممانعت ہے اس کو جب وہ شخص دیکھے گا جسے حلال و حرام کی سمجھ ہے تو جائز نہیں کہہ سکتا حدیث ۴۔ صحیح بخاری و مسلم میں عمرو بن دینار سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے طاؤس سے کہا کہ مزارعت چھوڑ دیتے تو اچھا تھا کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے انھوں نے کہا اے عمرو اس ذریعہ سے لوگوں کو میں دیتا ہوں اور لوگوں کی امانت



کرتا ہوں اور مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ خبر دی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو منع نہیں فرمایا اور حضور نے یہ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین مفت دے دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر اُجرت لے مسئلہ صحیح بخاری میں ابو جعفر یعنی امام بن محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو تھائی اور چوتھائی پر مزارعت نہ کرتا ہو اور حضرت علی و سعد بن مالک و عبداللہ بن مسعود و عمر بن عبدالعزیز و قاسم و عروہ و آل ابی بکر و آل عمر و آل علی و ابن سیرین سب نے مزارعت کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مسئلہ کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تھائی یا دو تھائیاں تقسیم ہو جائے گی اس کو مزارعت کہتے ہیں اسی کو ہندوستان میں بٹائی پر کھیت دینا کہتے ہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مزارعت ناجائز ہے مگر فتویٰ قول صاحبین پر ہے کہ مزارعت جائز ہے مزارعت کے جواز کے لیے چند شرطیں ہیں کہ بغیر ان شرطوں کے جائز نہیں (۱) عاقلین عاقل بالغ آزاد ہوں اگر نابالغ یا غلام ہو تو اس کا ماذون ہونا ضروری ہے (۲) زمین قابل زراعت ہو اگر شور زمین یا بنجر جس میں زراعت کی قابلیت نہیں ہے مزارعت پر دی گئی تو یہ عقد ناجائز ہے اگر کسی وجہ سے اس وقت زمین قابل زراعت نہیں ہے مگر وہ وجہ زائل ہو جائے گی مثلاً اس وقت وہاں پانی نہیں ہے مگر وقت پر پانی ہو جائے گا یا اس وقت کھیت پانی میں ڈوبا ہوا ہے بونے کے وقت تک سوکھ جائے گا تو مزارعت جائز ہے (۳) وہ زمین جو مزارعت پر دی گئی معلوم ہو (۴) مالک زمین کاشت کار کو وہ زمین سپرد کر دے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ مالک زمین بھی اس میں کام کرے گا تو مزارعت صحیح نہیں (۵) بیان مدت مثلاً ایک سال دو سال کے لیے زمین دی اور اگر مدت کا بیان نہ ہو تو صرف پہلی فصل کے لیے مزارعت ہوئی اور اگر ایسی مدت بیان کی جس میں زراعت نہ ہو سکے یا اتنی مدت بیان کی کہ اتنی مدت تک ایک کے زندہ رہنے کی بنیاد پر امید نہیں ہے تو ان دونوں صورتوں میں مزارعت فاسد ہے (۶) یہ بیان کہ بیج مالک زمین دے گا یا کاشتکار کے ذمہ ہوگا اگر بیان نہ ہو تو وہاں کا جو عرف ہو وہ کیا جائے جیسے یہاں ہندوستان بھر میں یہی عرف ہے کہ بیج کاشتکار کے ہوتے ہیں (۷) یہ بیان کیا چیز بونے کا اور اگر متعین نہ کرے تو اجازت دے کہ تیرا جی جو چاہے اس میں بونا یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ کتنے بیج ڈالے گا کہ زمین جتنی ہوتی ہے اسی حساب سے کاشتکار بیج ڈال کر تے



میں (۸) ہر ایک کو کیا ملے گا اس کا عقد میں ذکر کرنا ضروری ہے اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں دونوں کی شرکت ہو اگر فقط ایک کو دینا قرار پایا تو عقد صحیح نہیں اور یہ شرط کہ دوسری چیز میں سے دیا جائے گا اس سے بھی شرکت نہ ہوئی اور جو مقدار ہو ہر ایک کے لیے اس کا متعین ہو جانا ضروری ہے مثلاً نصف یا تہائی یا چوتھائی اور جو کچھ حصہ ہو وہ جز و شارح ہو لہذا اگر ایک کے لیے یہ ٹھہرا کہ ایک من یا دو من دیئے جائیں گے تو صحیح نہ ہوئی اسی طرح اگر یہ ٹھہرا کہ بیج کی مقدار نکالنے کے بعد باقی کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا تو مزارعت صحیح نہ ہوئی اسی طرح اگر یہ ٹھہرا کہ اگر یہ کھیت کے اس حصہ کی پیداوار فلاں لے گا اور باقی فلاں یا باقی کو دونوں میں تقسیم کیا جائے گا یہ مزارعت صحیح نہیں اور اگر یہ ٹھہرا کہ زمین کا عشر نکال کر باقی کو تقسیم کیا جائے گا تو حرج نہیں یوں اگر ملے ہوئے دونوں میں ایک کو پہلے پیداوار کا دسواں حصہ دیا جائے اس کے بعد اس طرح تقسیم ہو تو اس میں حرج نہیں شرط مندرجہ ذیل سے مزارعت فاسد ہو جاتی ہے (۱) پیداوار کا ایک کے لیے مخصوص ہونا (۲) مالک زمین کے کام کرنے کی شرط (۳) بل بیل مالک زمین نے ذمہ شرط کر دینا۔ کھیت کا ٹٹنا اور ڈھوک خرمن میں پہنچانا پھر وائیں چلانا اور غلہ کو بھوسہ اڑا کر جڈا کرنا ان سب کو مزارع پر شرط کرنا فاسد ہے یا نہیں اس میں دو رائے ہیں اور یہاں کا عرف یہ ہے کہ یہ چیزیں بھی مزارع ہی کرتا ہے مگر رواج یہ ہے کہ ان سب چیزوں میں مزدوری جو کچھ دی جاتی ہے وہ مشترک غلہ سے دی جاتی ہے مزارع اپنے پاس سے نہیں دیتا بلکہ ان تمام مصارف کے بعد جو کچھ غلہ بچتا ہے وہ حسب قرار داد تقسیم ہوتا ہے (۴) ایک کو غلہ ملے گا اور دوسرے کو صرف بھوسہ۔ (۵) غلہ بانٹا جائے گا اور بھوسہ وہ لے گا جس کے بیج نہیں ہیں مثلاً مالک زمین (۶) بھوسہ بانٹا جائے گا اور غلہ صرف ایک کو ملے گا اور اگر یہ شرط ہے کہ غلہ بنٹے گا اور بھوسہ اُس کو ملے گا جس کے بیج ہیں جیسا یہاں کا یہی عرف ہے کہ مزارع بیج دیتا ہے اور بھوسہ لیتا ہے یہ صورت صحیح ہے یوں اگر بھوسے کے متعلق کچھ ذکر ہی نہ آیا کہ اس کو کون لے گا یہ بھی صحیح ہے مگر اس صورت میں بھوسہ کون لے گا اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ یہ بھی ملے گا دوسرا یہ کہ جس کے بیج ہیں اسے ملے گا یہی ظاہر الردایہ ہے اور یہاں کا عرف دوسرے قول کے موافق ہے مسئلہ (۱۱) ایک شخص کی زمین اور بیج اور دوسرا شخص اپنے بل بیل سے جوتے بوئے گا یا (۱۲) ایک کی فقط زمین باقی سب کچھ دوسرے کا یعنی بیج بھی اسی کے اور بل بیل بھی اسی کے اور کام بھی یہی کرے گا یا مزارع صرف کام



کرے گا باقی سب کچھ مالک زمین کا یہ تینوں صورتیں جائز ہیں اور اگر یہ ہو کہ (۱) زمین اور بیل ایک کے اور کام کرنا اور بیج مزارع کے (۲) ذمہ یا یہ کہ بیل اور بیج ایک کے اور زمین اور کام دوسرے کا (۳) یا یہ کہ ایک کے ذمہ فقط بیل یا (۴) بیج باقی سب کچھ دوسرے کا یہ چاروں صورتیں ہی ناجائز و باطل ہیں (درمختار) مسئلہ مزارعت جب صحیح ہو تو جو کچھ پیداوار ہو اُس کو اس طور پر تقسیم کریں جیسا طے ہوا ہے اور کچھ پیداوار نہ ہوئی تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر مزارعت فاسد ہو تو بہر صورت کام کرنے والے کو اجرت ملے گی پیداوار ہو یا نہ ہو (درمختار) مسئلہ تین یا چار شخص مزارعت میں شریک ہوئے یوں کہ ایک کے فقط بیج یا بیل ہوں گے یا یوں کہ ایک کی زمین اور ایک کے بیج اور ایک کے بیل اور ایک کام کرے گا یا یوں کہ ایک کی زمین اور بیج اور دوسرے کے بیل اور تیسرا کام کرے گا یہ سب صورتیں مزارعت فاسدہ کی ہیں (ردالمحتار) مسئلہ عقد مزارعت ہو جانے کے بعد یہ عقد لازم ہوتا ہے یا نہیں اس میں یہ تفصیل ہے کہ جس کے بیج ہوں گے اُس کی جانب سے لازم نہیں وہ اس پر عمل پیرا ہونے سے انکار کر سکتا ہے اور جس کے بیج نہیں اُس پر لازم ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے یہ عقد منظور نہیں بلکہ اس کو عقد کے موافق کرنا ہی پڑے گا اور بیج زمین میں ڈال دینے کے بعد دونوں طرف سے لازم ہو گیا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا (عالمگیری) مسئلہ جس کے بیج ہیں اگر وہ اس عقد سے انکار اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے بونا چاہتا ہے یا اس کو کوئی دوسرا شخص مل گیا جو کم میں کام کرے گا مثلاً یہ مزارع نصف لینا چاہتا ہے وہ دوسرا تہائی پر کام کرنے کو تیار ہے ان صورتوں میں بیج والا انکار نہیں کر سکتا اُس کو اس عقد کے موافق کرنا ہی ہوگا (ردالمحتار) مسئلہ مزارعت میں اگر مزارع کے ذمہ کھیت کا جو تنا شرط ہے جب تو اسے جو تنا ہی ہے اور اگر عقد میں یہ شرط مذکور نہ ہوئی تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر وہ زمین ایسی ہے کہ بغیر جوتے بھی اس میں ویسی ہی پیداوار ہو سکتی ہے جو مقصود ہے تو جبراً اس سے نہیں جتوایا جاسکتا اور اگر بغیر جوتے کچھ پیداوار نہ ہوگی یا بہت کم ہوگی تو کھیت جوتے پر مجبور کیا جائے گا یہی حکم آپاشی کلہ ہے اگر محض آسمانی بارش کافی ہے پانی نہ دیا جائے جب بھی ٹھیک پیداوار ہوگی تو پانی دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ورنہ اُسے پانی (دینا ہی ہوگا انکار نہیں کر سکتا) (عالمگیری) مسئلہ مزارعت ہو جانے کے بعد پیداوار کی تقسیم جس طرح طے پاگئی ہے اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے یا نہیں مثلاً نصف نصف تقسیم کرنا طے



پا یا تھا اب ایک تہائی دو تہائیاں لینا دینا چاہتا ہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ کمی یا بیشی مالک زمین کی طرف سے ہوگی یا مزارع کی طرف سے اور بہر صورت بیج مالک زمین کے ہیں یا مزارع کے اگر کھیت تیار ہو گیا اور بیج مزارع کے ہیں اور پہلے مزارعت نصف پر تھی اب کاشتکار مالک زمین کا حصہ بڑھانا چاہتا ہے اُسے دو تہائیاں دینا چاہتا ہے یہ ناجائز ہے بلکہ پیداوار اسی طور پر تقسیم ہوگی جو طے ہے اور اگر مالک زمین مزارع کا حصہ بڑھانا چاہتا ہے بجائے نصف اُس کو دو تہائیاں دینا چاہتا ہے یہ جائز ہے اور اگر بیج مالک زمین کے ہیں اور یہ مزارع کا حصہ زیادہ کرنا چاہتا ہے یہ جائز ہے اور اگر فصل تیار ہونے سے پہلے کمی بیشی کرنا چاہتے ہیں تو مطلقاً جائز ہے مزارع کی طرف سے ہو یا مالک زمین کی طرف سے بیج اس کے ہوں یا اُس کے (مالگیری) مسئلہ مزارعت اس طرح ہوتی کہ ایک کی زمین ہے اور بیج دونوں کے ہیں اور مزارع کے ذمہ کام کرنا ہے اور شرط یہ ہے کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں برابر بانٹ لیں گے یہ مزارعت فاسدہ یو ہیں اگر ایک کے لیے دو تہائیاں اور دوسرے کے لیے ایک تہائی ملنا شرط ہو یہ بھی فاسدہ اور اگر زمین دونوں کی ہو اور بیج بھی دونوں دیں گے اور کام بھی دونوں کریں گے اور جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں برابر بانٹ لیں گے یہ مزارعت صحیح ہے اور اگر زمین دونوں میں مشترک ہے اور بیج ایک کے ہیں اور پیداوار برابر لیں گے یہ صورت فاسدہ ہے اور اگر اسی صورت میں کہ زمین مشترک ہے یہ شرط ہو کہ جو کام کرے گا اُس کی دو تہائیاں اور دوسرے کو یعنی جس کے بیج نہیں ہیں اُس کو ایک تہائی ملے گی یہ جائز ہے (مالگیری) مسئلہ مزارعت فاسدہ کے یہ احکام ہیں جو کچھ اس صورت میں پیداوار ہو اس کا مالک تنہا وہ شخص ہے جس کے بیج ہیں پھر اگر بیج مزارع کے ہیں تو یہ مالک زمین کو زمین کی اجرت مثل دے گا اور اگر بیج مالک زمین کے ہیں تو یہ مزارع کو اُس کے کام کی اجرت مثل دے گا اور اگر بیل بھی مالک زمین ہی کے ہیں تو زمین اور بیل دونوں کی اجرت مثل اس کو ملے گی۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اجرت مثل اتنی ہی دی جائے جو مقرر شدہ سے زائد نہ ہو یعنی اگر مقرر شدہ سے زائد ہوئی تو اتنی ہی دیں جو مقرر ہے یعنی مثلاً نصف پیداوار کی برابر اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک یہ پابندی نہیں بلکہ جتنی بھی اجرت مثل ہو اگرچہ مقرر شدہ سے زیادہ ہو وہی دی جائے گی (ہدایہ) مسئلہ مزارعت فاسدہ میں اگر بیج مالک زمین کے ہیں اور پیداوار اس نے لے لی یہ اس کے لیے حلال و طیب ہے اور اگر مزارع کے بیج تھے اور پوری پیداوار اس نے لے لی تو اس کے لیے



فقط اتنا ہی طیب ہے اور جو بیج اور لگان کے مقابل میں ہے باقی کو صدقہ کرے (ہدایہ) مسئلہ  
 مزارعت فاسدہ میں اگر یہ چاہیں کہ پیداوار کا جو کچھ حصہ ملا ہے وہ طیب و طاهر ہو جائے تو اس کی طریقہ  
 یہ ہے کہ حصے نبٹ جانے کے بعد مالک زمین مزارع سے کہے کہ تمہارا میرے ذمہ یہ واجب ہے  
 میرا تمہارے ذمہ یہ واجب ہے اس غلہ کو لے کر مصالحت کر لو اور مزارع بھی اسی طرح کرے اور  
 دونوں آپس میں مصالحت کر لیں اب کوئی حرج نہ رہے گا (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص نے  
 دوسرے کو بیج دیئے اور یہ کہا کہ تم انہیں اپنی زمین میں بودو اور جو کچھ غلہ پیدا ہو وہ تمہارا ہے یا پو  
 کہو کہ اپنی زمین میں میرے بیج سے کاشت کرو اور جو کچھ پیداوار ہو وہ تمہاری ہے یہ دونوں  
 صورتیں جائز ہیں مگر یہ مزارعت نہیں ہے کیونکہ پیداوار میں شرکت نہیں ہے بلکہ اس شخص نے  
 اپنے بیج اُسے قرض دیئے اور اگر بیج والے نے مالک زمین سے یہ کہا کہ میرے بیج سے تم  
 اپنی زمین میں کاشت کرو اور جو کچھ پیداوار ہو میری ہے یہ صورت بھی جائز ہے اور اس کا مطلب  
 یہ ہوا کہ اُس کی زمین کاشت کے لیے عاریت لی (عالمگیری) مسئلہ مزارع کو زمین دی اور یہ  
 کہا کہ اس میں گہیوں اور جو دونوں بوئے جائیں ایک کو گہیوں ملیں گے اور دوسرے کو جو۔ یہ  
 مزارعت فاسدہ ہے (عالمگیری) مسئلہ مزارع کو زمین دی اور یہ کہا کہ اگر تم نے گہیوں بوئے  
 تو نصف نصف دونوں کے اور جو بوئے تو کل مزارع کے یہ صورت جائز ہے اس کا مطلب یہ  
 ہے کہ گہیوں بونے کی صورت میں مزارعت ہے اور جائز ہے اور جو بوئے تو یہ کل مزارع  
 کے ہوں گے اور مالک زمین کو زمین کی اجرت مثل یعنی واجبی لگان دیا جائے (عالمگیری) مسئلہ  
 یہ کہہ کر زمین دی کہ اگر گہیوں بوئے تو نصف نصف اور جو بوئے تو مالک زمین کے لیے ایک تہائی  
 اور مزارع کے لیے دو تہائیاں اور تل بوئے تو مالک زمین کی ایک چوتھائی۔ باقی مزارع کی یہ صورت  
 جائز ہے جو کچھ بوئے گا اسی شرط کے موافق تقسیم ہوگی (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص کو تیس برس  
 کے لیے زمین دے دی کہ گہیوں یا جو یا جو کچھ ربیع یا خریف کی پیداوار ہو دونوں میں تقسیم ہوگی  
 اور اس زمین میں مزارع جو درخت لگائے گا وہ ایک تہائی مالک زمین کا باقی مزارع کا یہ جائز  
 ہے وہ جو کچھ بوئے یا جس قسم کے درخت لگائے اسی شرط کے موافق کیا جائے گا (عالمگیری) مسئلہ  
 مزارعت میں یہ شرط ہونی کہ اگر مزدور سے کام لیا جائے گا تو اس کی اجرت مزارع کے ذمہ ہوگی یہ  
 جائز ہے اور اگر یہ شرط ہو کہ مزدوری مالک زمین کے ذمہ ہوگی یہ ناجائز ہے اور مزارعت فاسدہ  
 ہوگی اگر یہ شرط ہو کہ مزدوری مزارع دے گا مگر جو کچھ اجرت میں صرف ہوگا اس کے عوض کا غلہ



نکال کر باقی کو تقسیم کیا جائے گا ناجائز ہے (عالمگیری) مسئلہ مزارعت میں ایسی شرط تھی جس کی وجہ سے مزارعت فاسد ہو گئی تھی اور وہ شرط جس کے لیے مفید تھی اس نے عمل سے پہلے شرط باطل کر دی مثلاً یہ شرط تھی کہ مالک زمین یا مزارع بیس روپے اور نصف پیداوار لے گا جس کو یہ روپے سے اس نے یہ شرط باطل کر دی تو اب یہ مزارعت جائز ہو گئی اور اگر وہ شرط دونوں کے لیے مفید ہو تو جب تک دونوں اس شرط کو باطل نہ کریں فقط ایک کے باطل کرنے سے مزارعت جائز نہ ہوگی (عالمگیری) مسئلہ کاشت کار نے کھیت جوت لیا اب مالک زمین کہتا ہے میں بٹائی پر بوانا نہیں چاہتا۔ اگر بیج کاشت کار کے ذمہ ہیں تو مالک زمین کو انکار کرنے کا کوئی حق نہیں اس سے زمین جبراً لی جائے گی اور کاشت کار بوائے گا اور اگر بیج مالک زمین کے ذمہ ہیں تو وہ انکار کر سکتا ہے اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ کہ کاشت کار کو کھیت جوت کی اہرت مثل دے کر راضی کرے۔ کیونکہ اگرچہ کھیت جوت پر وہ اجیر نہیں ہے مگر چونکہ مالک زمین نے اس سے عقد مزارعت کیا اس وجہ سے اس نے جوتا ور نہ کیوں جوتا درختار و المختار) مسئلہ کاشت کار کو مزارعت پر زمین دی کاشت کار یہ چاہتا ہے کہ دوسرے شخص کو مزارعت پر دیدے اگر بیج مالک زمین کے ہیں تو ایسا نہیں کر سکتا جب تک مالک زمین سے صراحۃً یا دلالتاً اجازت حاصل نہ کرے دلالتاً اجازت کی یہ صورت ہے کہ اس نے کہہ دیا ہو تم اپنی رائے سے کام کرو اور بغیر اجازت اس نے دوسرے کو دے دی تو ان دونوں کے مابین حسب شرائط غلہ تقسیم ہوگا اور مالک زمین بیج کا تاوان لے گا پہلے سے لے گا تو وہ دوسرے سے واپس نہیں لے سکتا اور دوسرے سے لے گا تو پہلے سے رجوع کرے گا اور زراعت کی وجہ سے زمین میں جو کچھ نقصان ہوگا وہ مزارع دوم سے مالک زمین وصول کرے گا۔ پھر اس صورت میں مزارع اول کو پیداوار کا جو حصہ ملا ہے اس میں سے اتنا حصہ اس کے لیے جائز ہے جوتاوان میں دے چکا ہے باقی کو صدقہ کر دے (عالمگیری) مسئلہ مالک زمین نے مزارع کو صراحۃً یا دلالتاً اجازت دیدی ہے کہ وہ دوسرے کو مزارعت کے طور پر دیدے اور مالک زمین نے نصف پر اس کو دی تھی اور اس نے دوسرے کو نصف پر دے دی تو دوسری مزارعت جائز ہے اور جو پیداوار ہوگی اس میں کا نصف مالک زمین لے گا اور نصف مزارع دوم لے گا مزارع اول کے لیے کچھ نہیں بچا اور اگر مزارع اول نے دوسرے سے یہ طے کیا ہے کہ آدھا مالک زمین کو ملے گا اور آدھے میں ہم دونوں برابر لیں گے یا ایک تہائی دو تہائیاں لیں گے تو جو کچھ طے پایا اس کے موافق تقسیم ہوگا (عالمگیری)



مسئلہ مالک زمین نے مزارعت پر زمین دی اور یہ کہا کہ اپنے بیج سے کاشت کرو اس نے زمین اور بیج دوسرے کو بونے کے لیے مزارعت پر دیدی یہ جائز ہے مالک زمین نے صراحتاً یا دلالتاً ایسا کرنے کی اجازت دی ہو یا نہ دی ہو دونوں کا ایک حکم ہے اب اگر پہلی مزارعت نصف پر تھی اور دوسری بھی نصف پر ہوئی تو نصف غلہ مالک زمین لے گا اور نصف مزارع دوم اور مزارع اول کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر دوسری مزارعت میں یہ ٹھہرا ہے کہ ایک تہائی مزارع دوم کی تو مالک زمین کا باوا اور ایک تہائی دوم کی اور چھٹا حصہ مزارع اول کا یا اس کے سوا جو صورت ملے پاگئی ہو اس کے مطابق تقسیم ہو (عالمگیری) مسئلہ مالک زمین نے مزارع سے کہا کہ تم اپنے بیجوں سے کاشت کرو دونوں نصف نصف لیں گے اور مزارع نے دوسرے کو دیدی کہ تم اپنے بیج سے کاشت کرو اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں دو تہائیاں تمہاری اس صورت میں مزارع دوم حسب شرط دو تہائیاں لے گا اور ایک تہائی مالک زمین لے گا اور مالک زمین مزارع اول سے تہائی زمین کی اجرت (لگان) لیگا اور اگر بیج مزارع اول ہی نے دیئے مگر مزارع دوم کے لیے پیداوار کی دو تہائیاں دینا ملے پایا اس صورت میں بھی وہی حکم ہے (عالمگیری) مسئلہ کاشت کے لیے دوسرے کو زمین دی اور یہ ٹھہرا کہ بیج دونوں کے ہوں گے اور پیداوار دونوں میں نصف نصف تقسیم ہو جائے گی کاشتکار نے یک دوسرے شخص کو اپنے حصہ میں شریک کر لیا کہ یہ بھی اس کے ساتھ کام کرے گا اس صورت میں مزارعت اور شرکت دونوں فاسد ہیں جتنے جتنے دونوں کے بیج ہوں اسی حساب سے غلہ دونوں میں تقسیم ہو گا اور مالک زمین مزارع اول سے نصف زمین کی اجرت مثل لے گا اور یہ دوسرا شخص بھی مزارع اول سے اپنے کام کی اجرت مثل لے گا اور مزارع اول اپنے بیج کی قدر اور جو کچھ زمین کی اجرت اور کام کی اجرت دے چکا ہے ان کی قیمت کا غلہ رکھ لے باقی کو صدقہ کر دے (عالمگیری) اور اگر کاشت کرنے والے دوسرے کو شریک نہ کیا ہو جب بھی فاسد ہے اور وہی احکام ہیں جو مذکور ہوئے (در مختار رد المحتار) مسئلہ جن دو شخصوں کے مابین مزارعت ہوئی ان میں سے کسی کے مرجانے سے مزارعت فسخ ہو جائے گی جیسا کہ اجارہ کا حکم تھا پھر اگر مثلاً تین سال کے لیے مزارعت پر زمین دی تھی اور پہلے سال میں کھیت بونے اور اُگنے کے بعد مالک زمین مر گیا اور کھیت ابھی کاٹنے کے قابل نہیں ہو تو زمین مزارع کے پاس اس وقت تک چھوڑ دی جائے گی کہ فصل تیار ہو جائے اس صورت میں پیداوار حسب قرارداد تقسیم ہوگی اور دوسرے تیسرے سال کے حق میں مزارعت فسخ ہو جائے گی (بہایہ) مسئلہ مزارع نے کھیت جوت کر تیار کیا مینڈھ



بھی درست کر لی نالیاں بھی بنالیں مگر ابھی بویا نہیں ہے کہ مالک زمین مرگیا تو زراعت فسخ ہو گئی اور  
 مزارع نے جو کچھ کام کیا ہے اس صورت میں اس کا کوئی معاوضہ نہیں (ہدایہ) مسئلہ کھیت بو  
 دیا گیا اور ابھی اُگا نہیں کہ مالک زمین مرگیا اس صورت میں مزارعت فسخ ہوگی یا باقی رہے گی اس  
 میں مشائخ کا اختلاف ہے (مالگیری) جو مشائخ یہ کہتے ہیں کہ مزارعت فسخ نہیں ہوگی اُن کا قول  
 بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مزارع کو نقصان سے بچانا ہے جب کہ بیج مزارع کے ہوں مسئلہ  
 مزارع نے کھیت بونے میں دیر کی مدت ختم ہو گئی اور ابھی زراعت کچی ہے کٹنے کے قابل نہیں  
 ہوئی مالک زمین کہتا ہے کچی کھیتی کاٹ لی جائے اور مزارع انکار کرتا ہے مالک زمین کو کھیت  
 کاٹنے سے روکا جائے گا اور چونکہ ادھی زراعت مزارع کی ہے کھیت تیار ہونے تک دونوں  
 کے مابین ایک جدید اجارہ قرار دیا جائے گا لہذا اتنے دنوں کی جو کچھ زمین اور قیمت زراعت  
 پر تقسیم کریں جو حصہ زمین کے مقابل میں ہو وہ مالک زمین کا ہے اور جو حصہ زراعت کے مقابل  
 میں ہے دونوں پر حسب قرار و تقسیم کی جائے اور اگر مزارع نے اجازت نہیں دی تو مشتری  
 کو اختیار ہے کہ بیع کو فسخ کر دے یا زراعت تیار ہونے کا انتظار کرے اور اگر صرف زمین  
 کی بیع ہوئی ہے اور مزارع نے اجازت دے دی تو زمین مشتری کی ہے اور زراعت بائع و مزارع  
 کی ہے اور اگر مزارع نے اجازت نہیں دی تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کر دے یا انتظار  
 کرے اور اگر مالک زمین نے زمین اور زراعت کا اپنا حصہ بیع کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں  
 ہیں اور مزارع یہ چاہے کہ بیع کو فسخ کر دے یہ حق اسے حاصل نہیں (ہدایہ در مختار مالگیری) مسئلہ  
 فصل تیار ہونے کے بعد دین ادا کرنے کے لیے زمین بیچی گئی اگر صرف زمین کی بیع ہوئی تو بلا توقف  
 جائز ہے اور اگر زمین اور پوری زراعت بیع کر دی تو زمین اور زراعت کے اس حصہ میں جو مالک  
 زمین کا ہے بیع جائز ہے اور مزارع کے حصہ میں اس کی اجازت پر موقوف ہے اور فرض کرو  
 مزارع نے اجازت نہیں دی اور مشتری کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ زمین مزارعت پر ہے تو مشتری کو اختیار  
 حاصل ہے کہ صرف بائع کے حصہ پر قناعت کر لے اور حصہ مزارع کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہو وہ  
 کم کر دے اور چاہے تو بیع فسخ کر دے کہ اس نے پوری زراعت خریدی تھی۔ فقط اتنا ہی حصہ  
 اسے خریدنا مقصود نہ تھا (مالگیری) مسئلہ کھیت میں بیج ڈال دیئے گئے اور ابھی اُگے نہیں  
 کھیت کو بیع کر دیا اگر وہ بیج سہڑ گئے ہیں تو مشتری کے ہیں اور اگر سہڑے نہیں ہیں تو یہ بیج  
 بائع کے ہیں اور فرض کرو مشتری نے پانی دیا۔ بیج اُگے غلہ پیدا ہوا تو یہ سب بائع ہی کا ہے۔



مشتری کو کوئی معاوضہ نہیں ملے گا کہ اس نے جو کچھ کیا تبرع ہے (عالمگیری) مسئلہ دیون دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور اس کے پاس یہی زمین ہے جو مزارعت پر اٹھا چکا ہے اور زمین میں کچی زراعت ہے جس کی وجہ سے بیع نہیں کی جاسکتی کہ بیع کر دین ادا کیا جاتا تو اسے قید خانہ سے رہا کیا جائے گا کہ دین کی ادائیگی جو کچھ دیر ہوگی وہ عذر سے ہے (ہدایہ) مسئلہ مزارع ایسا بیمار ہو گیا کہ کام نہیں کر سکتا یا سفر میں جانا چاہتا ہے یا وہ اس پیشہ زراعت ہی کو چھوڑنا چاہتا ہے ان صورتوں میں مزارعت فسخ کر دی جائے گی یا مزارع یہ کہتا ہے کہ میں دوسری زمین کی کاشت کروں گا اور بیج اسی کے ہیں تو چھوڑ سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ مدت پوری ہو گئی اور ابھی فصل تیار نہیں ہے تو مدت کے بعد جتنے دنوں تک زراعت تیار نہ ہوگی اتنے دنوں کی مزارع کے ذمہ نصف زمین کی اجرت مثل واجب ہے اور مدت کے بعد زراعت پر جو کچھ صرف ہوگا وہ دونوں کے ذمہ ہوگا کیونکہ مقدم زراعت ختم ہو چکا ہے اب یہ زراعت دونوں کی مشترک چیز ہے لہذا خرچ بھی دونوں کے ذمہ مگر یہ ضرور ہے کہ جو کچھ ایک خرچ کرے وہ دوسرے کی اجازت سے ہو یا حکم قاضی سے بغیر اس کے جو کچھ خرچ کیا متبرع ہے اس کا معاوضہ نہیں ملے گا (ہدایہ) مسئلہ مدت ختم ہو گئی مالک زمین یہ چاہتا ہے کہ یہی کچی کھیتی کاٹ لی جائے یہ نہیں کیا جاسکتا اور اگر مزارع کچی کاٹنا چاہتا ہے تو مالک زمین کو اختیار دیا جائے گا کہ کچا کھیت کاٹ کر دونوں بانٹ لیں یا مزارع کے حصہ کی قیمت دے کر کل زراعت لے لے یا کھیت پر اپنے پاس سے صرف کرے اور تیار ہونے پر اس کے حصہ سے وصول کرے (ہدایہ) مسئلہ دو شخصوں کی مشترک زمین ہے ایک غائب ہے تو جو موجود ہے وہ پوری زمین میں کاشت کر سکتا ہے جب شریک آجائے تو جتنے دنوں تک اس کی کاشت میں رہی اب یہ اتنے دنوں کاشت میں رکھے یہ اس صورت میں ہے کہ زراعت سے زمین کو نقصان نہ پہنچے اس کی قوت کم نہ ہو اور اگر معلوم ہے کہ زراعت سے زمین کمزور ہو جائے گی یا زراعت نہ کرنے میں زمین کو نفع پہنچے گا اس کی قوت زیادہ ہوگی تو شریک موجود کو زراعت کی اجازت نہیں (عالمگیری) مسئلہ دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی اور مالک کو اس وقت خیر ہوئی جب فصل تیار ہوئی اس نے اپنی رضا مندی ظاہر کی یا یہ ہوا کہ پہلے ناراض ہوا پھر رضا مندی دیدی دونوں میں کاشتکار کے لیے پیداوار خلل ہو گئی (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص نے دوسرے کی زمین پر غاصبانہ قبضہ کیا اور مزارعت پر اٹھا دی مزارع نے اپنے بیج بوسے اور ابھی اگے نہیں



تھے کہ مالک زمین نے اجازت دے دی تو اجازت ہو گئی اور جو کچھ پیداوار ہوگی وہ مالک زمین اور مزارع کے مابین اس طرح تقسیم ہوگی جو غاصب نے نطے کی تھی اور کھیتی لگائی ہے اور ایسی ہو گئی ہے کہ اس کی کچھ قیمت ہو اور اب مالک زمین نے اجازت دی تو مزارعت جائز ہو گئی یعنی مالک زمین اس کے بعد ناجائز کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا اور اجازت سے پہلے اپنا کھیت خالی کر سکتا ہے مزارعت کے جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پیداوار میں اسے حصہ ملے گا بلکہ اس صورت میں جو کچھ پیداوار ہوگی وہ مزارع و غاصب کے مابین تقسیم ہوگی (عالمگیری) مسئلہ بیج غصب کر کے اپنی زمین پر دیئے تو جب تک اگے نہ ہوں مالک اجازت دے سکتا ہے کہ ابھی بیج موجود ہیں اور اگنے کے بعد اجازت نہیں ہو سکتی کہ بیج موجود نہیں (عالمگیری) مسئلہ مالک زمین نے اپنی زمین رہن رکھی پھر وہ زمین مرہن کو مزارعت پر دے دی کہ مرہن اپنے بیج سے کاشت کرے گا یہ مزارعت صحیح ہے مگر زمین رہن سے خارج ہو گئی جب تک پھر سے رہن نہ رکھی جائے رہن میں نہیں آئے گی (عالمگیری) مسئلہ زمین کسی کے پاس رہن ہے اس کو بطور مزارعت کوئی شخص لینا چاہتا ہے تو رہن سے لے سکتا ہے جبکہ مرہن بھی اجازت دے دے (عالمگیری) مسئلہ زراعت تیار ہونے سے پہلے جو کچھ کام ہوگا مثلاً کھیت جو تیار ہونا۔ پانی دینا۔ حفاظت کرنا وغیرہ یہ سب مزارع کے ذمہ ہے چاہے وہ خود کرے یا مزدوروں سے کرے اور دوسری صورت میں مزدوری اسی کے ذمہ ہوگی اور جو کام زراعت تیار ہونیکے بعد کے ہیں مثلاً کھیت کاٹنا اسے لاکر خرمن میں جمع کرنا۔ بیل چلانا۔ بھوسہ اڑانا وغیرہ اس کے متعلق ظاہر الروایۃ ہے کہ دونوں کے ذمہ ہیں کیونکہ مزارع کا کام فصل تیار ہونے پر کم ہو گیا مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ کام بھی مزارع کے ذمہ ہیں اور بعض مشائخ نے اسی کو اختیار فرمایا کہ مسلمانوں کا اس پر عمل ہے اور جو کام تقسیم کے بعد ہے مثلاً غلہ مکان تک پہنچانا یہ بالاتفاق دونوں کے ذمہ ہے مزارع اپنا غلہ خود لے جائے اور مالک اپنا غلہ اپنے گھر لائے یا دونوں اپنے اپنے مزدوروں سے اٹھوائے جائیں (ہدایہ) قسم دوم یعنی فصل تیار ہونے کے بعد جو کام ہیں ان کے متعلق مزارع کے کرنے کی شرط کر لی تو یہ شرط صحیح ہے اس کی وجہ سے مزارعت ناسد نہیں ہوگی تنویر میں اس قول کو اصح کہا اور اور درمختار میں ملحق سے اسی پر فتویٰ ہونا بتایا۔ مگر ہندوستان میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ فصل تیار ہونے کے بعد مزدوروں سے کام کراتے ہیں اور مزدوری اسی غلہ میں سے دی جاتی ہے۔ یعنی



کھیت کاٹنے والے اور بیل چلانے والے وغیرہ کو جو کچھ مزدوری دی جاتی ہے وہ کوئی اپنے پاس سے نہیں دیتا بلکہ اسی غلہ کی کچھ مقدار مزدوری میں دی جاتی ہے یہ طریقہ کہ جس کام کو کیا ایسی سے مزدوری دی جائے اگرچہ ناجائز ہے جس کو ہم اجارہ میں بیان کر چکے ہیں مگر اس سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ فصل کی تیاری کے بعد جو کام کیا جائے گا یہاں کے عزت کے مطابق وہ تنہا مزارع کے ذمہ نہیں ہے بلکہ دونوں کے ذمہ ہے کیونکہ مزدوری میں دونوں کی مشترک چیز دی جاتی ہے مسئلہ فصل تیار ہونے کے بعد کے جو کام ہیں اگر مالک زمین کے ذمہ شرط کئے گئے یہ بالاتفاق فاسد ہے کہ اس کے متعلق عرف بھی ایسا نہیں جس کی وجہ سے جائز کہا جائے (ہدایہ) مسئلہ مزارعت میں جو کچھ غلہ ہے یہ مزارع کے پاس امانت ہے اگرچہ وہ مزارعت فاسد ہو لہذا اگر مزارع کے پاس ہلاک ہو جائے مگر اس کے فعل سے ہلاک نہ ہوا تو مزارع کے ذمہ اس کا تاوان نہیں اور اس غلہ کی مزارع کی طرف سے کسی نے کفالت بھی کی یہ کفالت صحیح نہیں اس کیلئے مطالبہ نہیں کیا جاسکتا ہاں اگر مالک زمین کے حصہ مزارع کی طرف سے کسی نے یوں کفالت کی کہ اگر مزارع خود ہلاک کر دے گا تو میں ضامن ہوں اور یہ کفالت مزارعت کے لیے شرط نہ ہو تو مزارعت بھی جائز ہے اور کفالت بھی اور اگر کفالت شرط ہو تو مزارعت فاسد (در مختار) مسئلہ مزارع نے کھیت کو پانی دینے میں کوتاہی کی جس کی وجہ سے زراعت برباد ہو گئی اگر یہ مزارعت فاسد ہے تو مزارع پر تاوان نہیں کہ اس میں مزارع پر کام کرنا واجب نہیں اور اگر مزارعت صحیحہ ہے تو تاوان واجب ہے کہ اس میں کام کرنا واجب تھا ضمان کی صورت یہ ہوگی کہ زراعت اُگی تھی اور پانی نہ دینے سے خشک ہو گئی تو زراعت کی قیمت ہو اس کا نصف بطور تاوان مالک زمین کو دے اور قیمت نہ ہو تو خالی کھیت کی قیمت اور اس بوئے ہوئے کھیت میں جو تفاوت ہو اس کا نصف تاوان دلایا جائے (در مختار) مسئلہ کاشتکار نے پانی دینے میں تاخیر کی تو تاوان ہے (در مختار) مسئلہ فصل کاٹنا کاشتکار کے ذمہ تھا اس نے کاٹنے میں دیر کی اور فصل ضائع ہو گئی اگر معمولی تاخیر ہے تو کچھ نہیں اور غیر معمولی دیر کی تو تاوان واجب ہے یوں اگر کاشتکار نے حفاظت نہیں کی جانوروں نے کھیت چر لیا کاشتکار کو تاوان دینا ہو گا ٹڈیاں کھیت میں گریں اگر اڑانے پر قدرت تھی اور نہ اڑائیں اور ٹڈیاں کھیت کھا گئیں تاوان ہے اور اگر اس کے بس کی بات نہ تھی تو تاوان واجب نہیں (در مختار) مسئلہ دو شخصوں نے کھیت بویا تھا ایک شریک اس میں پانی دینے سے انکار کرتا ہے یہ معاملہ حاکم کے پاس پیش کیا جائے اس کے



حکم دینے کے بعد بھی اگر اُس نے پانی نہیں دیا اور فصل ماری گئی تو اس پر تاوان ہے (در مختار)  
مسئلہ مزارعت میں بیج مزارع کے ذمہ تھے مگر مالک زمین نے خود اس کھیت کو بویا اگر اس  
سے مقصود مزارع کی مدد کرنا ہے جب تو مزارعت باقی رہے گی اور یہ مقصود نہ ہو تو مزارعت جاتی  
رہی (در مختار) مسئلہ کسی سے اجارہ پر زمین لی مثلاً زمیندار سے بونے کے لیے کھیت لیا پھر اُس  
مالک زمین کو اس میں کام کرنے کے لیے اجیر رکھا یہ جائز ہے اجرت پر کام کرنے سے زمین کے  
اجارہ میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی (در مختار) مسئلہ ایک شخص مر گیا اور اس نے بی بی اور نابالغ  
اور بالغ اولادیں چھوڑیں یہ سب چھوٹے بڑے ایک ساتھ رہتے ہیں اور وہ عورت سب کی نگہداشت  
کرتی ہے بڑے رطکوں نے زمین مشترک یا دوسرے سے زمین کے کمر اُس میں کاشت کی اور  
جو کچھ غلہ پیدا ہوا مکان پر لائے اور یکجائی طور پر سب کے خرچ میں آیا جیسا کہ عموماً دیہاتیوں میں  
ایسا ہوتا ہے۔ یہ غلہ آیا مشترک قرار پائے گا یا صرف بڑے رطکوں کا ہوگا جنہوں نے کاشت  
کی اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مشترک بیج بونے گئے ہیں اور سب کی اجازت سے بونے ہیں  
یعنی جو ان میں بالغ ہیں اُن سے اجازت حاصل کر لی ہے اور جو نابالغ ہیں ان کے دھی سے  
اجازت لے لی ہے تو پیداوار مشترک ہے اور اگر بڑوں نے خود اپنے بیج سے کاشت کی ہے  
یا مشترک سے کی ہے مگر اجازت نہیں لی ہے تو غلہ ان کاشت کرنے والوں کا ہے دوسرے  
اس میں شریک نہیں (عالمگیری ردالمحتار)۔

## بیمعاملہ یا مساقاۃ کا بیان

باغ یا درخت کسی کو اس لیے دینا کہ اس کی خدمت کرے اور جو کچھ اس سے پیداوار ہوگی اس  
کا ایک حصہ کام کرنے والے کو اور ایک حصہ مالک کو دیا جائے گا اس کو مساقاۃ کہتے ہیں اور  
اس کا دوسرا نام معاملہ بھی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے بعد وہاں  
کے باغات یہودیوں کو دے دیئے تھے کہ اُن باغات میں کام کریں اور جو کچھ پھل ہوں گے  
اُن میں سے نصف اُن کو دیے جائیں گے جس طرح مزارعت جائز ہے معاملہ بھی جائز ہے اور  
اُس کے جواز کے شرائط یہ ہیں (۱) عاقدین کا عاقل ہونا (۲) جو پیداوار ہو وہ دونوں میں مشترک  
ہو اور اگر فقط ایک کے لیے پیداوار مخصوص کر دی گئی تو عقد فاسد ہے (۳) ہر ایک کا حصہ مشاع  
ہو جس کی مقدار معلوم ہو مثلاً نصف یا تہائی یا چوتھائی (۴) باغ یا درخت عامل کو سپرد کر دینا یعنی



مالک کا قبضہ اُس پر نہ رہے اور اگر یہ قرار پایا کہ مالک بھی اُس میں کام کرے تو معاملہ فاسد ہے (۵) جو درخت مساقاۃ کے طور پر دیئے گئے وہ ایسے ہوں کہ عامل کے کام کرنے سے اس میں زیادتی ہو سکے یعنی اگر پھل پور ہو چکے جتنا بڑھتا تھا بڑھ چکے صرف پکنا ہی باقی رہ گیا ہے تو عقد صحیح نہیں بعض شرائط ایسے ہیں جن کی وجہ سے معاملہ فاسد ہو جائے گا مثلاً یہ کہ کل پیداوار ایک کو ملے گی یا پیداوار میں سے اتنا مالک یا عامل لے گا اس کے بعد نصف نصف تقسیم ہوگی۔ عامل کے ذمہ پھل توڑنا وغیرہ جو کام پھل تیار ہونے کے بعد ہوتے ہیں شرط کر دینا یا یہ کہ تقسیم کے بعد عامل ان کی حفاظت کرے یا مالک کے مکان میں پہنچائے ایسے کسی کام کی شرط کر دینا جس کی منفعت مدت معاملہ پوری ہونے کے بعد باقی رہے مثلاً پیڑوں میں گھات ڈالنا۔ انگوروں کے لیے چھپر بنانا باغ کی زمین کھودنا یا اس میں نئے پودے لگانا وغیرہ مسئلہ معاملہ انھیں پیڑوں کا ہو سکتا ہے جو ایک سال یا زیادہ تک باقی رہ سکیں اور جو ایسے نہیں ہیں اُن کا معاملہ جائز نہیں بیگن اور مرچ کے درختوں میں معاملہ ہو سکتا ہے کہ یہ مدتوں باقی رہتے اور پھلتے رہتے ہیں (ردالمحتار) مسئلہ درختوں کے سوا مثلاً بکریاں یا مرغیاں کسی مدت تک کے لیے بطور معاملہ کسی کو دیں یہ ناجائز ہے (ردالمحتار) مسئلہ ایسے درخت جو پھلتے نہ ہوں اور اُن کی شاخوں اور پتوں سے نفع اٹھایا جاتا ہو جیسے سینٹھے نوکل بید وغیرہ اگر اسے درختوں میں پانی دینے اور حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو معاملہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ مزارعت اور معاملہ میں بعض باتوں میں فرق ہے معاملہ عقد لازم ہے دونوں میں سے کوئی بھی اس سے انحراف نہیں کر سکتا ہر ایک کو پابندی پر مجبور کیا جائے گا اگر مدت پوری ہو گئی اور پھل تیار نہیں ہیں تو باغ عامل ہی کے پاس رہے گا اور اُن زائد دونوں کی اُسے اجرت نہیں ملے گی اور عامل کو بھی بلا اجرت اتنے دنوں کام کرنا ہوگا اور مزارعت میں مالک زمین اتنے دنوں کی اجرت لے گا اور مزارع بھی ان زائد دنوں کے کام کی اجرت لے گا اور مختار (ردالمحتار) مسئلہ معاملہ میں مدت بیان کرنا ضرور نہیں بغیر بیان مدت بھی معاملہ صحیح ہے اور اس صورت میں پہلی مرتبہ پھل تیار ہونے پر معاملہ ختم ہوگا اور ترکاریوں میں بیج تیار ہونے پر ختم ہوگا جب کہ بیج مقصود ہوں ورنہ خود ترکاریوں کی پہلی فصل ہو جانے پر معاملہ ختم ہوگا اور اگر مدت ذکر نہیں کی گئی اور اس سال پھل پیدا ہی نہ ہوئے تو معاملہ فاسد ہے (ردالمحتار ہدایہ) مسئلہ معاملہ میں مدت ذکر ہوئی مگر معلوم ہے کہ اُس مدت میں پھل نہیں پیدا ہوں گے تو معاملہ فاسد ہے اور اگر ایسی مدت ذکر کی جس میں احتمال ہے



کہ اُس مدت میں پھل نہیں پیدا ہوں گے تو معاملہ فاسد ہے اور اگر ایسی مدت ذکر کی جس میں احتمال ہے کہ پھل پیدا ہوں یا نہ ہوں تو معاملہ صحیح ہے پھر اس صورت میں اگر پھل آگئے تو جو شرائط ہیں ان پر عمل ہوگا اور اگر اس مدت میں نہیں آئے بلکہ مدت پوری ہونے کے بعد پھل آئے تو معاملہ فاسد ہے اور اس صورت میں عامل کو اجرت مثل ملے گی یعنی ابتداء سے پھل تیار ہونے تک کی اجرت مثل پائے گا۔ اور اگر اس صورت میں کہ مدت مذکور ہوئی اور یہ احتمال تھا کہ پھل آئیں گے مگر اُس سال بالکل پھل نہیں آئے نہ مدت میں نہ بعد میں تو عامل کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ یہ معاملہ صحیح ہے فاسد نہیں ہے کہ اجرت مثل دلائی جائے اور اگر اس مدت معینہ میں کچھ پھل نکلے اور کچھ بعد میں نکلے تو جو پھل مدت کے اندر پیدا ہوئے اُن میں عامل کو حصہ ملے گا بعد والوں میں نہیں (در مختار رد المحتار) مسئلہ نئے پودے جو ابھی پھلنے کے قابل نہیں ہیں بطور معاملہ دیئے کہ عامل اس میں کام کرے جب پھل آئیں تو دونوں نصف نصف تقسیم کر لیں گے یہ معاملہ فاسد ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں پھل آئیں زمین موافق ہے تو جلد پھلیں گے نا موافق ہے تو دیر میں پھلیں گے ہاں اگر مدت ذکر کر دی جائے اور وہ اتنی ہو کہ اُن میں پھلنے کا احتمال ہو تو معاملہ صحیح ہے (ہدایہ در مختار) مسئلہ ترک کاریوں کے درخت معاملہ کے طور پر دیئے کہ جب تک پھلتے رہیں کام کرو اور اتنا حصہ تم کو ملا کرے گا یہ معاملہ فاسد ہے یوں ہی باغ دیا اور کہہ دیا کہ جب تک یہ پھلتا رہے کام کرو نصف حصہ تم کو ملا کرے گا یہ معاملہ فاسد ہے کہ مدت نہ بیان کرنے کی صورت میں صرف پہلی فصل پر معاملہ ہوتا ہے (ہدایہ در مختار) مسئلہ ترک کاریوں کے درخت کا معاملہ کیا اور اب ان میں سے ترک کاریوں کے نکلنے کا وقت ختم ہو چکا بیج لینے کا وقت باقی ہے جیسے میتھی پالک سویا وغیرہ جب اس حد کو پہنچ جائیں کہ ان سے ساگ نہیں لیا جاسکتا بیج لیے جاسکتے ہیں اور یہ بیج کام کے ہوں ان کی خواہش ہوتی ہو اور عامل سے کہہ دیا کہ یہ کام کرے اُسے بیج اسے ملیں گے یہ معاملہ صحیح ہے اگرچہ مدت نہ ذکر کی جائے اور اس صورت میں وہ پیر مالک کے ہوں گے صرف بیجوں کی تقسیم ہوگی اور اگر پیر مالک کی تقسیم بھی مشروط ہو تو معاملہ فاسد ہے (در مختار) مسئلہ درختوں میں پھل آچکے ہیں ان کو معاملہ کے طور پر دینا چاہتا ہے مگر ابھی وہ پھل طیار نہیں ہیں عامل کے کام کرنے سے اُن میں زیادتی ہوگی تو معاملہ صحیح ہے اور اگر پھل بالکل پورے ہو چکے ہیں اب ان کے برٹھنے کا وقت ختم ہو چکا۔ تو معاملہ صحیح نہیں (در مختار) مسئلہ کسی کو خالی زمین دی کہ اس میں درخت لگائے پھل اور درخت دونوں نصف نصف تقسیم ہو جائیں گے یہ جائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ زمین و درخت دونوں چیزیں دونوں کے مابین



تقسیم ہوں گی تو یہ معاملہ ناجائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ زمین کے ہوں گے اور دوسرے کو پودوں کی قیمت ملے گی اور اجرت مثل اور قیمت سے مراد اس روز کی قیمت ہے جس دن لگائے گئے (در مختار) مسئلہ کسی شخص کے بارغ سے گٹھلی اڑ کر دوسرے کی زمین میں گئی اور یہاں جم گئی اور پیر ہو گیا جیسا کہ خود درختوں میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ ادھر ادھر سے بیج آ کر جم جاتا ہے یہ درخت اس کا ہے جس کی زمین ہے اُس کا نہیں جس کی گٹھلی ہے کیونکہ گٹھلی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اسی طرح شفتالو یا آم یا اسی قسم کے دوسرے پھل اگر دوسرے کی زمین میں گرے اور جم گئے یہ درخت بھی مالک زمین کے ہوں گے کہ پہلے یہ پھل سڑیں گے اُس کے بعد جمیں گے اور جب سڑ کر اُپر کا حصہ جاتا رہا تو فقط گٹھلی باقی رہی جس کی کوئی قیمت نہیں (در مختار) مسئلہ معاملہ صحیحہ کے احکام حسب ذیل ہیں (۱) درختوں کے لیے جن کاموں کی ضرورت ہے مثلاً نالیاں ٹھیک کرنا۔ درختوں کو پانی دینا۔ اُن کی حفاظت کرنا یہ سب کام عامل کے ذمہ ہیں اور جن چیزوں میں خرچ کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً زمین کو کھودنا اُس میں کھاٹ ڈالنا۔ انگوڑی پیلوں کے لیے پھپر بنوانا یہ بقدر حصص دونوں کے ذمہ ہیں اسی طرح پھل توڑنا (۲) جو کچھ پھل پیدا ہوں وہ حسب قرار داد دونوں تقسیم کر لیں (۳) کچھ پیدا نہ ہوا تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا (۴) یہ عقد دونوں جانب سے لازم ہوتا ہے بعد عقد دونوں میں سے کسی کو بغیر عذر منع کا اختیار نہیں اور نہ بغیر دوسرے کی رضا مندی کے فسخ کر سکتا ہے (۵) عامل کو کام کرنے میں مجبور کیا جائے گا مگر جب کہ عذر ہو۔ (۶) جو کچھ طرفین کے لیے مقرر ہوا ہے اس میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے عامل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو معاملہ کے طور پر دے دے مگر جب کہ مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ تم اپنی رائے سے کام کرو (مالگیری) مسئلہ معاملہ فاسدہ کے احکام یہ ہیں (۱) عامل کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا (۲) جو کچھ پیداوار ہو وہ کل مالک کی ہے اور اُس پر یہ ضرور نہیں کہ اس میں کا کوئی جز صدقہ کرے (۳) عامل کے لیے اجرت مثل واجب ہے پیداوار ہو یا نہ ہو اور اس میں وہی صاحبین کا اختلاف ہے کہ پوری اجرت مثل اگرچہ مقررے زیادہ ہو واجب ہے یا یہ کہ مقرر شدہ سے زائد نہ ہونے پائے اور اگر حصہ کی تعیین نہ ہوئی ہو تو بالاتفاق پوری اجرت مثل واجب ہے (مالگیری) مسئلہ عامل اگر چور ہے اس کا چور ہونا لوگوں کو معلوم ہے اندیشہ ہے کہ پھلوں کو چورائے گا تو معاملہ کو فسخ کیا جاسکتا ہے یہ ہیں اگر عامل بیمار ہو گیا کہ پوری طرح کام نہ کر سکے گا معاملہ فسخ کیا جاسکتا ہے دونوں میں سے ایک کے مرجانے سے



معاملہ خود ہی فسخ ہو جاتا ہے اور اسی طرح مدت کا پورا ہونا بھی سبب فسخ ہے جب کہ ان دونوں صورتوں میں پھل تیار نہ ہوئے ہوں (مالگیری) مسئلہ مرنے کی صورت میں اگرچہ معاملہ فسخ ہو جاتا ہے مگر رفع ضرر کے لیے عقد کو پھل تیار ہونے تک باقی رکھا جائے گا۔ لہذا عامل کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ اگر یہ چاہیں کہ پھل تیار ہونے تک ہم کام کریں گے تو ان کو ایسا موقع دیا جائے گا اگرچہ مالک زمین ان کو دینے سے انکار کرتا ہو۔ اور اگر ورثہ کام کرنا نہ چاہے ہوں کہتے ہوں کہ کچے پھل ہی توڑ کر تقسیم کر دیئے جائیں تو ان کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ اس صورت میں مالک کو اختیار دیا جائے گا کہ یہ بھی اگر چاہتا ہو تو توڑ کر تقسیم کر لیں یا ورثہ عامل کو ان کے حصہ کی قیمت دے دے یا خود اپنے صرفہ سے کام کر لے اور تیار ہونے کے بعد صرفہ ان کے حصہ سے منہا کر کے باقی پھل ان کو دے دے (بدایہ درمختار رد المحتار) مسئلہ دو شخص باغ میں شریک ہیں ایک نے دوسرے کو بطور معاملہ ویدیا یہ معاملہ فاسد ہے جب کہ عامل کو نصف سے زیادہ دینا قرر پایا اور اس صورت میں دونوں نصف نصف تقسیم کر لیں اور اگر یہ شرط ٹھہری ہے کہ دونوں نصف نصف لیں گے تو معاملہ جائز ہے (درمختار رد المحتار) مسئلہ دو شخصوں کو معاملہ پر دیا اور یہ ٹھہرا کہ تینوں ایک ایک تہائی لیں گے یہ جائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا کہ مالک ایک ایک تہائی لے گا اور ایک عامل نصف لے گا اور دوسرا عامل چھٹا لے گا یہ بھی جائز ہے (مالگیری) مسئلہ دو شخصوں کا باغ ہے اسے معاملہ پر دیا یوں کہ نصف عامل لے گا اور نصف میں وہ دونوں یہ جائز ہے اور اگر یہ شرط ہوئی کہ نصف ایک حصہ دار لے گا اور دوسرے نصف میں عامل اور دوسرا حصہ دار دونوں شریک ہوں گے یہ ناجائز ہے (مالگیری) مسئلہ کاشتکار نے بغیر اجازت زمیندار پر لگا دیا جب درخت بڑا ہو گیا تو زمیندار کہتا ہے میرا ہے اور کاشتکار کہتا ہے میرا ہے اگر زمیندار نے یہ اقرار کر لیا ہے کہ کاشتکار ہی نے لگایا ہے اور پودہ بھی اسی کا تھا تو کاشتکار کو ملے گا مگر دیانتہ اس کے لیے یہ درخت جائز نہیں کیونکہ بغیر اجازت لگایا ہے اور اگر اجازت لے کر لگاتا تو مالک زمین شرکت کی بھی شرط نہ کرتا تو کاشتکار کے لیے دیانتہ بھی جائز ہوتا (مالگیری) مسئلہ گاؤں کے بچوں کو معلم پڑھاتا ہے گاؤں کے لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ میاں جی کے لیے کھیت ہو دیا جائے تھوڑے تھوڑے بیج سب نے دیئے میاں جی کے لیے کھیت ہو دیا گیا تو جو کچھ پیداوار ہوئی وہ ان کی ملک ہے جنہوں نے بیج دیئے ہیں معلم کی ملک نہیں کیونکہ



بیچ انھوں نے معلوم کر دیا نہیں تھا کہ معلم مالک ہو جاتا ہاں اب پیداوار معلم کو دے دیں تو معلم مالک ہو جائے گا (مالگیری) مسئلہ خبر برہ یا تبریز کی پانیر مالک نے چل توڑنے کے بعد چھوڑ دی اگر چھوڑے گا یہ مقصد ہے کہ جس کا جی چاہے وہ باقی پھلوں کو لے جائے تو لوگوں کو اس کے پھل لینا جائز ہے جیسا کہ عموماً آخر فصل میں ایسا کیا کرتے ہیں اسی طرح کھیت کٹنے کے بعد جو کچھ بالیں یا دانے گرتے ہیں اگر مالک نے لوگوں کے لیے چھوڑ دیئے تو لینا جائز ہے (مالگیری) مسئلہ عامل پر لازم ہے کہ اپنے کو حرام سے بچائے مثلاً باغ کے درخت خشک ہو گئے تو ان کا جلاتا عامل کے لئے جائز نہیں یوں سوکھی شاخیں توڑ کر ان سے کھانا پکانا جائز نہیں چھپر تھنیاں اور اس کے بانس پھونس کو جلانا جائز نہیں یوں مہمان یا ملاقاتی آجائے تو پھلوں سے اس کی تواضع جائز نہیں ان سب میں مالک کی اجازت درکار ہے (مالگیری)

## ذبح کا بیان

اللہ عز وجل فرماتا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْتُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذَرَجَ عَلَى النَّصَبِ إِذَا أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْوَاجِ لَا يَكُفُّ عَنْكُمْ فِئْتَقُ طَمْرُ حَرَامٍ ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مر جائے اور دب کر مر ہو یعنی بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مر ہو اور جس کو کسی جانور نے سینگ مارا ہو اور جس کو ورنہ نے کچھ کھا لیا ہو مگر وہ جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور تیروں سے تقدیر کو معلوم کرنا یہ گناہ کا کام ہے اور فرماتا ہے الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کہ کتابیوں کا کھانا (ذبحہ) تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور فرماتا ہے فَكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اللَّهُ إِنَّ كُنْتُمْ بِلَايَتِهِ مُؤْمِنِينَ وَمَا لَكُمْ إِلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّرْتُمْ إِلَيْهِ رِپاہ ۸ رکوع اول) کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم ان آیتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تمہیں کیا ہو کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اور



اس نے تو مفصل بیان کر دیا جو کچھ تم پر حرام ہے مگر جب تم اس کی طرف مجبور ہو اور فرماتا ہے  
 وَلَا تَأْكُلُوا أَمْثَالَهُ يَذْكُرْ اِنَّهُمْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ ذَاتُ لَفِظٍ (پا ۸ رکوع اول) اور  
 اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے حدیث ۱۔ صحیح مسلم  
 میں ہے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے آپ لوگوں کو کوئی خاص بات ایسی بتائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتائی ہو فرمایا کہ نہیں مگر وہ  
 وہ باتیں جو میری تلوار کی میان میں ہیں پھر میان میں سے ایک پر چہ نکالا جس میں یہ تھا اللہ تعالیٰ  
 کی لعنت اُس پر جو غیر خدا کے نام پر ذبح کرے اور اللہ کی لعنت اُس پر جو زمین کی مینڈھ  
 بدل دے (جیسا کہ بعض کاشتکار کرتے ہیں کہ کھیت کی مینڈھ جگہ سے ہٹا دیتے ہیں) اور اللہ  
 کی لعنت اس پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ کی لعنت اُس پر جو بد مذہب کو پناہ دے  
 حدیث ۲۔ صحیح بخاری و مسلم میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے  
 ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمیں کل دشمن سے لڑنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں  
 ہے کیا ہم کھچی سے ذبح کر سکتے ہیں فرمایا جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اُسے  
 کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے (جو جدا ہوں) اور اُسے میں بتایا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور  
 ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور غنیمت میں ہم کو اونٹ اور بکریاں ملی تھیں ان میں سے  
 ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے اُسے تیر مار کر گرادیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اونٹوں میں سے بعض اونٹ وحشی جانوروں کی طرح ہو جاتے ہیں جب تم کو اُس  
 پر قابو نہ ملے تو اُس کے ساتھ یہی کہ حدیث ۳۔ صحیح بخاری شریف میں کعب بن مالک  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان کی بکریاں سلع (مدینہ منورہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے) میں  
 چرتی تھیں لونڈی (جو بکریاں چراتی تھی) نے دیکھا کہ ایک بکری مرنا چاہتی ہے اُس نے پھر  
 توڑ کر اُس سے ذبح کر دی انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو  
 حضور نے اُس کے کھانے کا حکم دے دیا حدیث ۴۔ ابو داؤد و نسائی نے عدی بن حاتم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرمائیے کسی کو شکار  
 ملے اور اُس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی کھچی سے ذبح کر سکتا ہے فرمایا جس  
 چیز سے چاؤ خون بہا دے اور اللہ کا نام ذکر کرے حدیث ۵۔ ترمذی و ابو داؤد و نسائی  
 ابو العشر اور وہ اپنے والد سے راوی انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ذکاة ذبح شرعی



حلق اور لبہ ہی میں ہوتی ہے فرمایا اگر تم ان کی ران میں نیزہ ٹھونک دو تو بھی کافی ہے۔ ذبح کی یہ صورت مجبوری اور ضرورت کی حالت میں ہے جیسا کہ ابو داؤد و ترمذی نے بھی اس کی تصریح کی ہے حدیث ۶۔ ترمذی نے ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجسمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ مجسمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیرا جائے اور وہ مرجائے حدیث ۷۔ ابو داؤد نے ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شریطۃ الشیطان سے ممانعت فرمائی یہ وہ ذبیحہ ہے جس کی کھال کاٹی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مر جائے حدیث ۸۔ صحیح بخاری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہاں کچھ لوگ ابھی نئے مسلمان ہوئے ہیں اور وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ کا نام انھوں نے ذکر کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ تم باسم اللہ کہو اور کھاؤ یعنی مسلم کی ذبیحہ میں اس قسم کے احتمالات نہ کئے جائیں حدیث ۹۔ صحیح مسلم میں شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر چیز میں خوبی کرنا لکھ دیا ہے۔ لہذا قتل کرو تو اس میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو یعنی بے سبب اس کو ایذا مت پہنچاؤ اور ذبح کرو تو ذبح میں خوبی کرو اور اپنی پٹھری کو تیر کر لو اور ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچاؤ حدیث ۱۰۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایہ یا اس کے سوا دوسرے جانور کو باندھ کر اس کو تیر سے قتل کرتے کی ممانعت فرمائی حدیث ۱۱۔ صحیحین میں انھیں سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر لعنت کی جس نے ذمی روح کو نشانہ بنایا۔ حدیث ۱۲۔ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں روح ہو اس کو نشانہ نہ بناؤ مسئلہ گلے میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں اور اس جانور کو جس کی وہ رگیں کاٹی گئیں ذبیحہ اور ذبح کہتے ہیں یہاں ذال کو زیر ہے اور پہلی جگہ زبر ہے مسئلہ بعض جانور ذبح کیے جاسکتے ہیں بعض نہیں جو شرعاً ذبح نہیں کیے جاسکتے ہیں ان میں یہ دو ٹھیلی اور ٹڈی بغیر ذبح حلال ہیں اور جو ذبح کیے جاسکتے ہیں وہ بغیر ذکاۃ شرعی حلال نہیں (در مختار) ذکاۃ شرعی کا یہ مطلب ہے کہ جانور کو اس طرح خریدا ذبح کیا جائے کہ حلال ہو جائے مسئلہ ذکاۃ شرعی دو قسم ہے اختیاری اور اضطراری۔ ذکاۃ اختیاری



کی دو قسمیں ہیں۔ ذبح اور سحر۔ ذکاۃ اضطرابی یہ ہے کہ جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ وغیرہ بھونک کر خون نکال دیا جائے اس سے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا ہے۔ جو بیان کی جائیں گی۔ حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو سحر کہتے ہیں ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے مابین ہے لبہ سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں۔ اونٹ کو سحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے اور اگر اس کا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو سحر کیا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہو جائے گا مگر ایسا کہ نامکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے (عالمگیری در مختار) مسئلہ عوام میں یہ مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ ذبح کیا جاتا ہے یہ غلط ہے اور یوں کہ نامکروہ ہے کہ بلا فائدہ ایذا دینا ہے مسئلہ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں حلقوم یہ وہ ہے جس میں سے سانس آتی جاتی ہے مری اس سے کھانا پانی اترتا ہے ان دونوں کے اگل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو دو جگہ کہتے ہیں (در مختار) مسئلہ پورا حلقوم ذبح کی جگہ ہے یعنی اس کے اعلیٰ اوسط اسفل جس جگہ میں ذبح کیا جائے جانور حلال ہو گا آج کل چونکہ چمڑے کا نرخ زیادہ ہے اور یہ وزن یا ناپ سے فروخت ہوتا ہے اس لیے قصاب اس کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح چمڑے کی مقدار بڑھ جائے اور اس کے لیے یہ ترکیب کرتے ہیں کہ بہت اوپر سے ذبح کرتے ہیں اور اس صورت میں ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ذبح فوق العقد ہو جائے اور اس میں علماء کو اختلاف ہے کہ جانور حلال ہو گا یا نہیں اس باب میں قول فیصل یہ ہے کہ ذبح فوق العقدہ میں اگر تین رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے ورنہ نہیں (در مختار رد المحتار) علماء کا یہ اختلاف اور رگوں کے کٹنے میں احتمال دیکھتے ہوئے احتیاط ضروری ہے کہ یہ معاملہ علت و حرمت کا ہے اور ایسے مقام پر احتیاط لازم ہوتا ہے مسئلہ ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا کہ اکثر کے لیے وہی حکم ہے جو کل کے لیے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہو جائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں (عالمگیری) مسئلہ ذبح سے جس جانور حلال ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں (۱) ذبح کرنے والا مقل ہو مجنون یا اتنا بچہ جو بے عقل ہو ان کا ذبیحہ جائز نہیں اور اگر چھوٹا بچہ ذبح کو سمجھتا ہو اور اس پر قدرت رکھتا ہو تو اس کی ذبیحہ حلال ہے (۲) ذبح کرنے والا مسلم ہو یا کتابی۔ مشرک اور مرتد کا ذبیحہ حرام و مہر دار ہے۔ کتابی



اگر غیر کتابی ہو گیا تو اب اس کا ذبیحہ حرام ہے اور غیر کتابی کتابی ہو گیا تو اس کا ذبیحہ حلال ہے اور معاذ اللہ مسلمان اگر کتابی ہو گیا تو اس کا ذبیحہ حرام ہے کہ یہ مرتد ہے لڑکا نابالغ ایسا ہے کہ اس کے والدین میں ایک کتابی ہے اور ایک غیر کتابی تو اس کو کتابی تسلیم کر دیا جائے گا اور اس کا ذبیحہ حلال سمجھا جائے گا مسئلہ کتابی کا ذبیحہ اس وقت حلال سمجھا جائے گا جب مسلمان کے سامنے ذبح کیا ہو اور یہ معلوم ہو کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کیا اور ذبح کے وقت اس نے حضرت یسوع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیا اور مسلمان کے علم میں یہ بات ہے تو جانور حرام ہے اور اگر مسلمان کے سامنے اس نے ذبح نہیں کیا اور معلوم نہیں کہ کیا پرٹھ کر ذبح کیا جب بھی حلال ہے (اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ذبح کرنا) ذبح کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کو نام ذکر کرے جانور حلال ہو جائے گا یہی ضروری نہیں کہ لفظ اللہ ہی زبان سے کہے مسئلہ نہا نام ہی ذکر کرے یا نام کے ساتھ صفت بھی ذکر کرے دونوں ہی صورتوں میں جانور حلال ہو جاتا ہے مثلاً اللہ اکبر - اللہ اعظم - اللہ جل - اللہ الرحمن - اللہ الرحیم یا صرف اللہ یا الرحمن یا الرحیم کے اسی طرح سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ پر پڑھنے سے بھی حلال ہو جائے گا۔ اللہ عزوجل کا نام عربی کے سوا دوسری زبان میں یا جب بھی حلال ہو جائے گا (مگر عام) (۴۷) خود ذبح کرنے والا اللہ عزوجل کا نام اپنی زبان سے کہے اگر یہ خود خاموش رہا دوسروں نے نام لیا اور اُسے یاد بھی تھا بھولانہ تھا تو جانور حرام ہے (۵) نام الہی لینے سے ذبح پر نام لینا مقصود ہو اور اگر کسی دوسرے مقصد کے لیے بسم اللہ پڑھی اور ساتھ لگے ذبح کر دیا اور اس پر بسم اللہ پڑھنا مقصود نہیں ہے تو جانور حلال نہ ہو مثلاً چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا اور جانور ذبح کر دیا اس پر نام الہی ذکر کرنا مقصود نہ تھا بلکہ چھینک پر مقصود تھا جانور حلال نہیں ہوا (۶) ذبح کے وقت غیر خدا کا نام نہ لے (۷) جس جانور کو ذبح کیا جائے وقت ذبح زندہ ہو اگرچہ اُس کی حیات کا تھوڑا ہی حصہ باقی رہ گیا ہو۔ ذبح کے بعد خون نکالنا یا جانور میں حرکت پیدا ہونا یا ضروری ہے کہ اس سے اس کا زندہ ہونا معلوم ہوتا ہے مسئلہ بکری ذبح کی اور خون نکلا مگر اُس میں حرکت پیدا نہ ہوئی۔ اگر وہ ایسا خون ہے جیسے زندہ جانور میں ہوتا ہے حلال ہے بیما بکری ذبح کی صرف اس کے منہ کو حرکت ہوئی۔ اگر وہ حرکت یہ ہے کہ منہ کھول دیا تو حرام ہے اور بند کر دیا تو حلال ہے اور آنکھیں کھول دیں تو حرام اور بند کر لیں تو حلال اور پاؤں پھیلا دیئے تو حرام اور سمیٹ لیے تو حلال اور بال کھڑے نہ ہوئے تو حرام اور کھڑے ہو گئے تو حلال یعنی اگر



صحیح طور پر اُس کے زندہ ہونے کا علم نہ ہو تو ان علامتوں سے کام لیا جائے اور اگر زندہ ہونا یقیناً معلوم ہے تو ان چیزوں کا خیال نہیں کیا جائے گا بہر حال جانور حلال سمجھا جائے گا (عائلیہ)

مسئلہ ذبح نہر اُس چیز سے کر سکتے ہیں جو رگیں کاٹ دے اور خون بہا دے یہ ضرور نہیں کہ پھری سکی ذبح کریں بلکہ کھچی اور دھار دار پتھر سے بھی ذبح ہو سکتا ہے صرف ناخن اور دانت سے ذبح نہیں کر سکتے جب کہ یہ اپنی جگہ پر قائم ہوں اور اگر ناخن کاٹ کر جدا کر لیا ہو یا دانت علاحدہ ہو تو اس سے اگرچہ ذبح ہو جائے گا مگر پھر بھی اس کی ممانعت ہے کہ جانور کو اس سے اذیت ہوگی اسی طرح کند پھری سے بھی ذبح کرنا مکروہ ہے (در مختار) مسئلہ مستحب یہ ہے کہ جانور کو لٹانے سے پہلے پھری تیر کر لیں اور لٹانے کے بعد پھری تیر کرنا مکروہ ہے یوہیں جانور کو پاؤں سے پکڑ کر کھیٹتے ہوئے مذبح کو لے جانا بھی مکروہ ہے (در مختار) مسئلہ اس طرح ذبح کرنا کہ پھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا سرٹ کر جدا ہو جائے مکروہ ہے مگر وہ ذبیحہ کھایا جائے گا یعنی کراہت اُس فعل میں ہے نہ کہ ذبیحہ میں (ہدایہ) عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ ذبح کرنے میں اگر سر جدا ہو جائے تو اس کا سر کھانا مکروہ ہے یہ کتب فقہ میں نظر سے نہیں گزرا بلکہ فقہاء کا یہ ارشاد کہ ذبیحہ کھایا جائیگا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سر بھی کھایا جائے گا مسئلہ ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا فائدہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے مثلاً جانور میں ابھی سیات باقی ہو۔ ٹھنڈا ہونے سے پہلے اُس کی کھال اتارنا اس کے اعضا کاٹنا یا ذبح سے پہلے اُس کے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا یوہیں جانور کو گردن کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کی بعض صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا (ہدایہ) مسئلہ سنت یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور کا منہ قبلہ کو کیا جائے اور لیا نہ کرنا مکروہ ہے (در مختار) مسئلہ اگر جانور شکار ہو تو ضرور ہے کہ ذبح کرنے والا حلال ہو یعنی احرام نہ باندھے ہوئے ہو اور ذبح کرنا بیرونِ حرم ہو لہذا محرم کا ذبح کیا ہو جانور حرام ہے اور حرم میں شکار کو ذبح کیا تو ذبح کرنے والا محرم ہو حلال دونوں صورتوں میں جانور حرام ہے اور اگر وہ جانور شکار نہ ہو بلکہ پلاؤ ہو جیسے مرغی بکری وغیرہ اس کو محرم بھی ذبح کر سکتا ہے اور حرام میں بھی ذبح کر سکتے ہیں۔ نصرانی نے حرم میں جنگلی جانور کو ذبح کیا تو جانور حرام ہے یعنی مسلم ذبح کرے یا کتانی دونوں صورتوں میں حرام ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ جنگلی جانور اگر مانوس ہو جائے مثلاً ہرن وغیرہ پال لیتے ہیں اور وہ مانوس ہو جاتے ہیں اُن کو اس طرح ذبح کیا جائے جیسے پلاؤ جانور ذبح کیے جاتے ہیں یعنی ذبح اختیاری ہو نا ضروری ہے جس کا ذکر گزر چکا ہے اور اگر گھریلو جانور وحشی کی طرح ہو جائے کہ



قابول نہ آئے تو اس کا ذبح اضطراری کہے جس طرح ممکن ہو ذبح کر سکتے ہیں یو ہیں اگر چہ پایہ کوئیں  
 میں گر پڑا کہ اُسے باقاعدہ ذبح نہ کر سکتے ہوں تو جس طرح ممکن ہو ذبح کر سکتے ہیں (ہدایہ) مسئلہ  
 ذبح میں عورت کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے یعنی مسلمہ یا کتابیہ عورت کا ذبیحہ حلال ہے اور مشرک و مرتدہ  
 کا ذبیحہ حرام ہے (مالگیری) مسئلہ گونگے کا ذبیحہ حلال ہے اگر وہ مسلم یا کتابی ہو اسی طرح اقلہ  
 کا یعنی جس کا جنت نہ ہو اور ابرص یعنی سپید داغ والے کا ذبیحہ بھی حلال ہے (رد المحتار مالگیری) مسئلہ  
 جن اگر انسان کی شکل میں ہو تو اس کا ذبیحہ جائز ہے اور انسانی شکل میں نہ ہو تو اس کا ذبیحہ جائز نہیں  
 (رد المحتار) مسئلہ جو سی نے آتش کدہ کے لیے یا مشرک نے اپنے معبودان باطل کے لیے مسلمان کے  
 جانور ذبح کر لیا اور اُس نے اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کیا یہ جانور حرام نہ ہوا مگر مسلمان کو ایسا کرنا  
 مکروہ ہے (مالگیری) مسئلہ مسلمان نے جانور ذبح کر دیا اس کے بعد مشرک نے اس پر چھری پھیری تو  
 جانور حرام نہ ہوا کہ ذبح تو پہلے ہی ہو چکا اور اگر مشرک نے ذبح کر ڈالا اس کے بعد مسلم نے چھری پھیری  
 تو حرام ہی ہے اس کے بعد چھری پھیرنے سے حلال نہ ہوگا (مالگیری) مسئلہ ذبح کرنے میں قصداً  
 بسم اللہ نہ کہی جانور حرام ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا جیسا کہ بعض مرتبہ شکار کے ذبح میں جلدی ہوتی  
 ہے اور جلدی سے بسم اللہ نہ کہنا بھول جاتا ہے اس صورت میں جانور حلال ہے (ہدایہ) مسئلہ ذبح کرتے  
 وقت بسم اللہ کے ساتھ غیر خدا کا نام بھی لیا اس کی دو صورتیں ہیں اگر بغیر عطف ذکر کیا ہے مثلاً یوں کہا کہ  
 بسم اللہ محمد رسول اللہ یا بسم اللہ تقبل من فلاں ایسا کہ نامکروہ ہے مگر جانور حرام نہیں ہوگا اور اگر عطف  
 کے ساتھ دوسرے کا نام ذکر کیا مثلاً یوں کہا بسم اللہ و اسم فلاں اس صورت میں جانور حرام ہے کہ یہ جانور  
 غیر خدا کے نام پر ذبح ہوا تیسری صورت یہ ہے کہ ذبح سے پہلے مثلاً جانور کو لٹانے سے پہلے اس نے  
 کسی کا نام لیا یا ذبح کرنے کے بعد نام لیا تو اس میں حرج نہیں جس طرح قربانی اور عقیقہ میں دوائیں پڑھیں  
 جاتی ہیں اور قربانی میں اُن لوگوں کے نام لیے جاتے ہیں جن کی طرف سے قربانی ہے اور حضور اقدس  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابراہیم السلام والتسلیم کے نام بھی لیے جاتے ہیں (ہدایہ وغیرہ)  
 یہاں سے معلوم ہوا کہ ما احل لغير الله به جو حرام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کے وقت  
 جب غیر خدا کا نام اس طرح لیا جائے گا اُس وقت حرام ہوگا اور وہاں یہ کہتے ہیں کہ آگے پیچھے جب بھی  
 غیر خدا کا نام لے دیا جائے حرام ہو جاتا ہے بلکہ یہ لوگ تو مطلقاً ہر چیز کو حرام کہتے ہیں جس پر غیر خدا کا  
 نام لیا جائے اُن کا یہ قول غلط اور باطل ٹھن ہے اگر ایسا ہو تو سب ہی چیزیں حرام ہو جائیں گی  
 کھانے پینے اور استعمال کی سب چیزوں پر لوگوں کے نام لیے جاتے ہیں اور ان سب کو حرام



تہ ارادینا شریعت پر افتراء اور مسلم کو زبردستی حرام کا مرتکب بنانا ہے معلوم ہوا کہ بعض مسلمان گائے بکرا مرغ جو اس لیے پالتے ہیں کہ ان کو ذبح کر کے کھانا پکھڑا کر کسی ولی اللہ کی روح کو ایصال ثواب کیا جائے گا یہ جائز ہے اور جانور بھی حلال ہے اس کو ما اهل به لغیر اللہ بہ میں داخل کرنا جہالت ہے کیونکہ مسلمان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اُس نے تقرب الی غیر اللہ کی نیت کی ہٹ دھرمی اور غت بدگمانی ہے مسلم ہرگز ایسا خیال نہیں رکھتا عقیقتہ اور ولیمہ اور فتنہ وغیرہ کی تقریبوں میں جس طرح جانور ذبح کرتے ہیں اور بعض مرتبہ پہلے ہی سے متعین کر لیتے ہیں کہ فلاں موقع اور فلاں کام کے لیے ذبح کیا جائے گا جس طرح یہ حرام نہیں ہے وہ بھی حرام نہیں مسئلہ بسم اللہ کی (۱) کو ظاہر کرنا چاہیے اگر ظاہر نہ کی جیسا کہ بعض عوام اس کا تلفظ اس طرح کرتے ہیں کہ (۲) ظاہر نہیں ہوتی اور مقصود اللہ کا نام ذکر کرنا ہے تو جانور حلال ہے اور اگر یہ مقصود نہ ہو اور (۳) کو چھوڑنا ہی مقصود ہو تو حلال نہیں (درمختار) مسئلہ مستحب یہ ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ اکبر کہے یعنی بسم اللہ اور اللہ اکبر کے درمیان واؤ نہ لائے اور اگر بسم اللہ واللہ اکبر واؤ کے ساتھ کہا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہوگا مگر بعض علماء اس طرح کہنے کو مکروہ بتاتے ہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ بسم اللہ کسی دوسرے مقصد سے پڑھی اور جانور کو ذبح کر دیا تو جانور حلال نہیں اور اگر زبان سے بسم اللہ کی اور دل میں یہ نیت حاضر نہیں کہ جانور ذبح کرنے کے لیے بسم اللہ کہتا ہوں تو جانور حلال ہے (درمختار) مسئلہ ذبح اختیاری میں شرط یہ ہے کہ ذبح کرنے والا ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھے یہاں مذبح پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے یعنی جس جانور کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا اور اس کے ذبح کرنے کو بسم اللہ پڑھی اس کو ذبح کر سکتے ہیں دوسرا جانور اس تسمیہ سے حلال نہ ہوگا مثلاً بکری ذبح کرنے کے لیے لٹائی اور اس کے ذبح کرنے کو بسم اللہ پڑھی مگر اس کو ذبح نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کر دی یہ حلال نہیں ہوتی یہ ضرور نہیں کہ جس چھری سے ذبح کرنا چاہتا ہے اور بسم اللہ پڑھ لے تو اس سے ذبح کرے بلکہ دوسری چھری سے بھی ذبح کر سکتا ہے اور شکار کرنے میں آلہ پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے یعنی اسی آلہ سے شکار کرنا ہوگا دوسرے سے کرے گا حلال نہ ہوگا مثلاً تیر چھوڑنا چاہتا ہے اور بسم اللہ پڑھی مگر اس کو رکھ دیا دوسرا تیر چلایا تو جانور حلال نہیں اور اگر جس جانور کو تیر سے مارنا چاہتا ہے اُس کو تیر نہیں لگا دوسرا جانور اس تیر سے مارا تو حلال ہے (ہدایہ) مسئلہ خود ذبح کرنے والے کو بسم اللہ کہنا ضرور ہے دوسرے



کا کہنا اس کے کہنے کے قائل مقام نہیں یعنی دوسرے کے بسم اللہ پڑھنے سے جانور حلال نہ ہوگا جبکہ ذابح نے قصداً ترک کیا ہو اور دو شخصوں نے ذبح کیا تو دونوں کا پڑھنا ضروری ہے ایک نے قصداً ترک کیا ہو اور دو شخصوں نے ذبح کیا تو دونوں کا پڑھنا ضروری ہے ایک نے قصداً ترک کیا تو جانور حرام ہے (رد المحتار) معین ذابح سے یہی مراد ہے کہ ذبح کرنے میں اس کا معین ہو یعنی دونوں نے مل کر ذبح کیا ہو دونوں نے چھری پھیری ہو مثلاً ذابح کمزور ہے کہ اس کی تنہا قوت کام نہیں دیگی دوسرے نے بھی شرکت کی دونوں نے مل کر چھری چلائی، اگر دوسرا شخص جانور کو فقط پکڑے ہوئے ہے تو یہ معین ذابح نہیں اس کے پڑھنے نہ پڑھنے کو کچھ دخل نہیں، یہ اگر پڑھتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ ذابح کو بسم اللہ یاد دہائے اور پڑھ لے **مسئلہ** بسم اللہ کہنے اور ذبح کرنے کے درمیان طویل فاصلہ نہ ہو اور مجلس بدلنے نہ پائے اگر مجلس بدل گئی اور عمل کثیر بیچ میں پایا گیا تو جانور حلال نہ ہوا، ایک نغمہ کھایا، ذرا سا پانی پیا یا چھری تیز کر لی عمل تلیل ہے جانور اس صورت میں حلال ہے (رد مختار رد المحتار) **مسئلہ** دو بکریوں کو نیچے ادھر لٹا کر دونوں کو ایک ساتھ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر دیا، دونوں حلال ہیں اور اگر ایک کو ذبح کر کے فوراً دوسری کو ذبح کرنا چاہتا ہے تو اس کو پھر بسم اللہ پڑھنی ہوگی، پہلے جو پڑھ چکا ہے وہ دوسری کے لیے کافی نہیں (رد مختار) **مسئلہ** بکری ذبح کے لئے لٹائی تھی بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنا چاہتا تھا کہ وہ اٹھ کر بھاگ گئی پھر اُسے پکڑ کے لایا اور لٹایا تو اب پھر بسم اللہ پڑھے پہلے کا پڑھنا ختم ہو گیا یوں بکریوں کا گلہ دیکھا اور بسم اللہ پڑھ کر ان میں سے ایک بکری پکڑ لایا اور ذبح کر دی اس وقت قصداً بسم اللہ ترک کر دی یہ خیال کر کے کہ پہلے پڑھ چکا ہے بکری حرام ہو گئی (مالگیری) **مسئلہ** پلا دے جانور اگر بھاگ جائے اور پکڑنے میں نہ آئے تو اس کے لیے ذبح اضطراری سے یعنی تیر یا نیزہ وغیرہ سے بہ نیت ذبح بسم اللہ پڑھ کر اڑے اور اس کے لیے گردن میں ہی ذبح کرنا ضرور نہیں بلکہ جس جگہ بھی زخمی کر دیا جائے کافی ہے یوں اگر جانور کنوئیں میں گر گیا اُس کو نیزہ وغیرہ سے بہ نیت ذبح بسم اللہ کہہ کر ہلاک کر دیں ذبح ہو گیا اسی طرح اگر جانور اس پر حملہ آور ہوا جیسا کہ بھینے اور سانڈھ اکثر حملہ کر دیتے ہیں ان کو بھی اسی طرح ذبح کیا جاسکتا ہے اور اگر محض اپنے سے دفع کرنے کے لیے اُسے نیزہ مارا ذبح کرنا مقصود نہ تھا تو جانور حرام ہے (رد مختار رد المحتار) **مسئلہ** آبادی میں اگر بکری بھاگ گئی تو اس کے لیے ذبح اضطراری نہیں ہے کہ بکری پکڑی جاسکتی ہے اور میدان میں بھاگ گئی تو ذبح اضطراری ہو سکتی ہے اور گائے بیل اونٹ اگر بھاگ جائیں تو آبادی اور جنگل دونوں کا ان کے لیے یکساں حکم ہے۔



ہو سکتا ہے کہ آبادی میں بھی ان کے پکڑنے پر قدرت نہ ہو (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ مرغی اگر درخت پر چلی گئی اگر وہاں تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر اُسے تیر مار کر ہلاک کیا گیا اگر اُس کے جاتے رہنے کا اندیشہ نہ تھا تو نہ کھائی جائے اور اگر اندیشہ تھا تو کھا سکتے ہیں کہ اس صورت میں ذبح اضطراری ہو سکتا ہے کہ تو تراڑ گیا اگر وہ مکان پر واپس آ سکتا ہے اور اُسے تیر سے مارا اگر تیر جائے ذبح پر لگا کھایا جا سکتا ہے ورنہ نہیں اور اگر وہ واپس نہیں آ سکتا تو بہر صورت کھایا جا سکتا ہے (غائبہ) مسئلہ ہرن کو پال لیا وہ اتفاق سے جنگل میں چلا گیا کسی نے بسم اللہ کہہ کر اُسے تیر مارا اگر تیر ذبح کی جگہ پر لگا حلال ہے ورنہ نہیں ہاں اگر وحشی ہو گیا اور اب بغیر شکار کئے ہاتھ نہ آئے گا تو جہاں بھی لگے حلال ہے (غائبہ) مسئلہ گائے یا بکری ذبح کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے ذبح کر دیا جائے حلال ہو جائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے اُس کی ماں کا ذبح کرنا اُس کے حلال ہونے کے لیے کافی نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ بلی نے مرغی کا سر کاٹ لیا اور وہ ابھی زندہ ہے پھر تک رہی ہے ذبح نہیں کی جا سکتی (مالگیری) مسئلہ جانور کو دین میں ذبح کرنا بہتر ہے اور مستحب یہ ہے کہ ذبح سے پہلے چھری تیز کر لے۔ کُند چھری یا ایسی چیزوں سے ذبح کرنے سے بچے جس سے جانور کو ایذا ہو (مالگیری) :

## حلال و حرام جانوروں کا بیان

حدیث ۱۔ ترمذی نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیمبر کے دن کیلے والے درندہ سے اور بچہ والے پرندہ سے اور گھریلو گدے اور مجسمہ اور غلیسہ سے ممانعت فرمائی اور حاملہ عورت جب تک وضع حمل نہ کر لے اس کی وطی سے ممانعت فرمائی۔ یعنی حاملہ لونڈی کا مالک ہو یا زانیہ عورت سے نکاح کیا تو جب تک وضع حمل نہ ہو اُس سے وطی نہ کرے مجسمہ یہ ہے کہ پرند یا کسی جانور کو باندھ کر اُس پر تیر مارا جائے۔ غلیسہ یہ ہے کہ بھیر ٹیٹے یا کسی درندہ نے جانور پکڑا اُس سے کسی نے چھین لیا اور ذبح سے پہلے وہ مر گیا حدیث ۲۔ ابو داؤد دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنین رپیٹ کا بچہ اکاذب اُس کی ماں کے ذبح کی مثل ہے حدیث ۳۔ احمد و نسائی و دارمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چروایا یا کسی جانور کو ناحق قتل اُس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال کرے گا عرض کیا گیا کہ



یا رسول اللہ اُس کا حق کیا ہے نہ مایا کہ اُس کا حق یہ ہے کہ ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ  
 لڑکائے اور پھینک دے حدیث ۴۔ ترمذی ابو داؤد ابو داؤد اقلیشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
 کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اُس زمانہ میں یہاں کے لوگ زندہ  
 اونٹ کا لوبان کاٹ لیتے اور زندہ دنبہ کی چکی کاٹ لیتے حضور نے فرمایا زندہ جانور کا جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے  
 وہ مردار ہے کھایا نہ جائے حدیث ۶۔ دارقطنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کے جانور (مچھلی) کو خدا نے حلال کر دیا ہے حدیث ۷۔ صحیح بخاری و مسلم میں  
 ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انھوں نے ہماروٹی (گورخ) دیکھا اُس کا شکار کیا حضور اقدس صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمھارے پاس اُس کے گوشت کا کچھ حصہ ہے عرض کی ہاں اس کی ران ہے  
 اُس کو حضور نے قبول فرمایا اور کھایا حدیث ۸۔ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
 کہتے ہیں ہم نے مرالطہران میں خرگوش بھگا کر پکڑا میں اُس کو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انھوں  
 نے ذبح کیا اور اس کی پٹھ اور رانیں حضور کی خدمت میں بھیجیں حضور نے قبول فرمائیں حدیث ۹۔  
 صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے حدیث ۱۰۔ صحیحین میں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں تھے کہ ہمیں  
 حضور کی موجودگی میں مڈی کھاتے تھے حدیث ۱۰۔ صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی  
 کہتے ہیں میں حبشہ الحبشہ میں گیا تھا اور امیر لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ہمیں  
 بہت سخت بھوک لگی تھی دریا نے مری ہوئی ایک پھلی پھینکی کہ ویسی پھلی ہم نے نہیں دیکھی اُس کا نام  
 ۱۔ اس لشکر میں جب توشہ کی کمی ہوئی تو سب کے پاس جو کچھ تھا اکٹھا کر لیا گیا روزانہ فی کس ایک ٹھکی کھجور ملتی جب اور کمی ہوئی تو روزانہ  
 ایک کھجور ملتی جس کو صحابہ کرام منہ میں رکھ کر چوس کر نکال لیتے پھر اوپر سے پانی پی لیتے اسی ایک کھجور کو چوس کر ایک دن رات گزارتے اور  
 شدت گرمی سے درختوں کے پتے بھاڑ کر کھاتے جس سے ان کے منہ پھل گئے اور زخمی ہو گئے اسی وجہ سے اس کا نام حبشہ الحبشہ  
 ہے کہ حبشہ درختوں کے پتوں کو کہتے ہیں جو بھاڑ لیے جاتے ہیں اور پتوں کے کھانے کی وجہ سے اونٹ اور بکری کی ٹیگنی کی طرح ان کو  
 اہانت ہوتی خدا نے اپنا کرم کیا کہ ساحل پر ٹیلے برابر کی یہ نہر پھلی ان کو ملی جس کی آنکھوں کے حلقے سے مثلے برابر چربی نکلی  
 اُس کو پندرہ دن تک یا ایک ماہ تک جیسا کہ دوسری روایت میں ہے ان حضرات نے کھایا اس واقعہ کو مختصر طور پر بیان کر نیک  
 یہ مقصد بھی ہے کہ مسلمان دیکھیں اور غور کریں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کیسی  
 کالیف برداشت کی انھیں حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام اپنی کمال تابانی سے تمام عالم کو منور کر رہا ہے ۱۲ منہ



ہے ہم نے اُدھے مہینے تک اُسے کھایا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کی ایک بڑی کھڑی کی  
بعض روایت میں ہے پسلی کی بڑی تھی اس کی کچی اتنی تھی کہ اُس کے نیچے سے اونٹ مع سوار گزر  
گیا جب ہم واپس آئے تو حضور سے ذکر کیا فرمایا کھاؤ اللہ نے تمہارے لیے رزق بھیجا ہے اور تمہارے  
پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے اس سے حضور کے پاس بھیجا حضور نے تناول فرمایا حدیث  
۱۱ و ۱۲۔ صحیح بخاری و مسلم میں امام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے وزغ (چھپکلی اور گرگٹ) کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کافروں  
نے جو آگ جلائی تھی اُسے یہ پھونکتا تھا اور صحیح مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
جو روایت ہے اس میں یہ بھی ہے کہ اُس کا نام حضور نے فوسیق رکھا یعنی جھوٹا فاسق یا بڑا فاسق  
اس لفظ میں دونوں معنی کا احتمال ہے حدیث ۳۱۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھپکلی یا گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے اس کے  
لیے تئو نیکیاں اور دوسری میں اس کے کم اور تیسری میں اس کے بھی کم حدیث ۱۲۲ ترمذی نے  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جلالہ اور  
اس کا دودھ کھاتے سے منع فرمایا حدیث ۱۵۔ ابو داؤد نے عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے  
حدیث ۱۶۔ ابو داؤد و ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے بٹی کھاتے سے اور اس کے ٹن کھانے سے منع فرمایا حدیث ۱۷۔ امام احمد و ابن ماجہ  
و دارقطنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے  
لیے دوسرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردے ٹھیلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلبھی  
اور تلی ہیں حدیث ۱۸۔ ابو داؤد و ترمذی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریائے جس ٹھیلی کو پھینک دیا ہو اور وہاں سے پانی جاتا رہا۔ اُسے کھاؤ  
اور جو پانی میں مر کر تیر جائے اُسے نہ کھاؤ حدیث ۱۹۔ شرح السنہ میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرغ کو بُرا کہنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نماز کے  
لیے اذان کہتا ہے یا خبردار کہ تلہ ہے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے  
قذیبہ گوشت یا جو کچھ غذا کھائی جاتی ہے وہ جزو بدن ہو جاتی ہے اور اُس کے اثرات  
ظاہر ہوتے ہیں اور چونکہ بعض جانوروں میں مذموم صفات پائے جاتے ہیں اُن جانوروں کے



کھانے میں اندیشہ ہے کہ انسان بھی اُن بری صفتوں کے ساتھ متصف ہو جائے لہذا انسان کو کھانے سے منع کیا گیا حلال و حرام جانوروں کی تفصیل و شواہد یہاں چند کلیات بیان کئے جاتے ہیں جن کے ذریعہ سے جزئیات جانے جاسکتے ہیں مسئلہ کیلے والا جانور جو کیلے سے شکار کرتا ہو حرام ہے جیسے شیر۔ گیدڑ۔ لومڑی۔ بچو۔ کتا وغیرہ کہ ان سب میں کیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں اونٹ کے کیلا ہوتا ہے مگر وہ شکار نہیں کرتا لہذا وہ اس حکم میں داخل نہیں (درمختار) مسئلہ پنچہ والا پرند جو پنچہ سے شکار کرتا ہے حرام ہے جیسے شکار۔ باز۔ بہری۔ چیل۔ حشرات الارض حرام ہیں جیسے چوہا۔ بھچکلی۔ گرگٹ۔ گھونس۔ سانپ۔ بچھو۔ بر۔ مچھر۔ پتو۔ کھٹمل۔ مکھی۔ بکلی۔ مینڈک وغیرہ (درمختار ردالمحتار) مسئلہ گھریلو گدھا اور بچھو حرام ہے اور جنگلی گدھا ہے گورخر کہتے ہیں حلال ہے گھوڑے متعلق روایتیں مختلف ہیں یہ آلہ جہاد ہے اس کے کھانے میں قلیل آلہ جہاد ہوتی ہے لہذا نہ کھایا جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ کچھو خشکی کا ہو یا پانی کا حرام ہے۔ غراب البقع یعنی کوا جو مردار کھاتا ہے حرام ہے اور مہو کا کہ یہ بھلی کوئے سے ملتا جلتا ہے ایک جانور ہوتا ہے حلال ہے (درمختار ردالمحتار) مسئلہ پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے جو مچھلی پانی میں مرکب تیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مرکب پانی کی سطح پر اُٹ گئی وہ حرام ہے مچھلی کو مارا اور وہ مرکب الٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں (درمختار) مڈی بھی حلال ہے مچھلی اور مڈی یہ دونوں بغیر ذبح حلال ہیں جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ دو مردے حلال ہیں مچھلی اور مڈی مسئلہ پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مر گئی یا مچھلی کو دور سے میں باندھ کر پانی میں ڈال اور مر گئی یا حبال میں پھنس کر مر گئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مر گئیں اور یہ معلوم ہے کہ اُس چیز کے ڈالنے سے مریں یا گھڑے یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا بگہ کی تنگی کی وجہ سے مر گئی ان سب صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے (درمختار ردالمحتار) مسئلہ جھینگے کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں اسی بنا پر اس کی حلت و حرمت میں بھی اختلاف ہے بظاہر اس کی صورت مچھلی کی ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیرا معلوم ہوتا ہے لہذا اس سے بچنا ہی چاہیے مسئلہ چھوٹی مچھلیاں بغیر شکم چاک کئے بھون لی گئیں ان کا کھانا حلال ہے (درمختار) مسئلہ مچھلی کا پیٹ چاک کیا۔ اُس میں موتی نکلا اگر یہ سیپ کے اندر سے تو مچھلی والا اس کا مالک ہے شکاری نے مچھلی بیچ ڈالی ہے تو وہ موتی مشتری کا ہے اور اگر موتی سیپ میں نہیں ہے تو مشتری شکاری کو دیدے اور یہ نقطہ سے اور مچھلی



کے حکم میں انگوٹھی یا روپیہ یا اشرفی یا کوئی زیور ملا تو قطعاً ہے اگر یہ شخص خود محتاج و فقیر ہے تو اپنے  
 صرف میں لاسکتا ہے ورنہ تصدق کر دے (در مختار رد المحتار) مسئلہ بعض گائیں بکریاں غلیظ کھانے  
 لگتی ہیں ان کو جلالہ کہتے ہیں۔ اُس کے بدن اور گوشت وغیرہ میں بد بو پیدا ہو جاتی ہے اس کو کئی دن  
 تک باندھ رکھیں کہ نجاست نہ کھائے جب بد بو جاتی رہی ہو ذبح کر کے کھائیں۔ اسی طرح جو مرغی غلیظ  
 کھانے کی عادی ہو اُسے چند روز بند رکھیں جب اثر جاتا رہے ذبح کر کے کھائیں جو مرغیاں چھوٹی بھرتی  
 ہیں ان کو بند کرنا ضروری نہیں جب کہ غلیظ کھانے کی عادی نہ ہوں اور ان میں بد بو نہ آئے ہاں بہتر  
 یہ ہے کہ ان کو بھی بند رکھ کر ذبح کریں (عالمگیری رد المحتار) مسئلہ بکرا جو خضی نہیں ہوتا وہ اکثر پیشانی  
 پینے کا عادی ہوتا ہے اور اس میں ایسی سخت بد بو پیدا ہو جاتی ہے کہ جس راستے سے گزرتا ہے وہ راستہ  
 کچھ دیر کے لیے بد بو دار ہو جاتا ہے اس کا حکم بھی وہی ہے جو جلالہ کا ہے اگر اس کے گوشت سے بد بو  
 دفع ہو گئی تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ و ممنوع ہے مسئلہ بکری کے بچہ کو کتیا کا دودھ پلاتا رہا اس کا بھی  
 حکم جلالہ کا ہے کہ چند روز تک اسے باندھ کر چارہ کھلائیں کہ وہ اثر جاتا رہے (عالمگیری) مسئلہ بکری  
 سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہوا اگر وہ بھونکتا ہے تو نہ کھایا جائے اور اگر اس کی آواز بکری کی طرح  
 ہے کھایا جاسکتا ہے اور اگر دونوں طرح آواز دیتا ہے تو اُس کے سامنے پانی رکھا جائے اگر زبان  
 سے چاٹے کتا ہے اور منہ سے پئے تو بکری ہے اور اگر دونوں طرح پئے تو اُس کے سامنے گھاس  
 اور گوشت دونوں چیزیں رکھیں گھاس کھائے تو بکری مگر اُس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے کھایا نہ  
 جائے اور گوشت کھائے تو کتا ہے اور اگر دونوں چیزیں کھائے تو اُسے ذبح کر کے دیکھیں اُس کے  
 پیٹ میں معدہ ہے تو کھا سکتے اور نہ ہو تو نہ کھائیں (عالمگیری رد المحتار) مسئلہ جانور کو ذبح کیا وہ اٹھ کر  
 بھاگا اور پانی میں گر کر مر گیا یا اُدبھی جگہ سے گر کر مر گیا اُس کے کھانے میں حرج نہیں کہ اُس کی موت ذبح  
 ہی سے ہوئی پانی میں گرنے یا لڑکھکنے کا اعتبار نہیں (عالمگیری) مسئلہ زندہ جانور سے کوئی ٹکڑا  
 جدا کر لیا مثلاً ڈنبہ کی چکی کا ٹی یا اُون کا کوہان کاٹ لیا یا کسی جانور کا پیٹ پھاڑ کر اس کی کلیجی نکال  
 لی یہ ٹکڑا حرام ہے جدا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ گوشت سے جدا ہو گیا اگرچہ ابھی چمڑا لگا ہوا ہو اور  
 اگر گوشت سے اس کا تعلق باقی ہے تو مردار نہیں یعنی اُس کے بعد اگر جانور کو ذبح کر لیا تو یہ ٹکڑا بھی کھایا  
 جاسکتا ہے (در مختار رد المحتار) مسئلہ جانور کو ذبح کر لیا ہے مگر ابھی اس میں حیاۃ باقی ہے اُس کا کوئی  
 ٹکڑا کاٹ لیا یہ حرام نہیں کہ ذبح کے بعد اس جانور کا زندوں میں شمار نہیں اگرچہ جب تک جانور ذبح  
 کے بعد ٹھنڈا نہ ہو جائے اُس کا کوئی عضو کاٹنا مکروہ ہے (در مختار) مسئلہ شکار پر تیر چلا یا اُس کا



کوئی ٹکڑا کٹ کر جُدا ہو گیا اگر وہ ایسا عضو ہے کہ بغیر اس کے جانور زندہ رہ سکتا ہے تو اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بغیر اس کے زندہ نہیں رہ سکتا مثلاً سر جُدا ہو گیا تو سر بھی کھایا جائے گا اور وہ جانور بھی (مالگیری) مسئلہ زندہ مچلی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا یہ حلال ہے اور کاٹنے سے اگر مچلی پانی میں مر گئی تو وہ بھی حلال ہے (ہدایہ) مسئلہ کسی نے دوسرے سے اپنے جانور کے متعلق کہا اے ذبح کرو اُس نے اُس وقت ذبح نہیں کیا مالک نے وہ جانور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالا اب اُس نے ذبح کر دیا اس کو تاوان دینا ہو گا اور جس نے اُس سے ذبح کرنے کو کہا تھا تاوان کی رقم اس سے واپس نہیں لے سکتا ذبح کرنے والے کو بیع کا علم ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے (مالگیری) مسئلہ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا شرع ذبح سے اُن کا گوشت اور چربی اور چھڑا پاک ہو جاتا ہے مگر خنزیر کہ اُس کا ہر جزء نجس ہے اور آدمی اگر چہ ظاہر ہے اُس کا استعمال ناجائز ہے (در مختار) اُن جانوروں کی چربی وغیرہ اگر کھانے کے سوا خارجی طور پر استعمال کرنا چاہیں تو ذبح کر لیں کہ صورت میں اُس کے استعمال سے بدن یا کپڑا نجس نہیں ہو گا اور نجاست کے استعمال کی قیامت سے بچنا ہو گا۔

## اصحیہ یعنی قربانی کا بیان

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے اور کبھی اُس جانور کو بھی اصحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لیے باقی رکھی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قربانی کا حکم دیا گیا ارشاد فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں پھر فقہی مسائل بیان ہوں گے حدیث ۱۔ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذوالحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے اور قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھڑوں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو حدیث ۲۔ طبرانی حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے خوش دل سے طالب ثواب ہو کر



قربانی کی وہ آتش جہنم سے بحباب روک ہو جائے گی حدیث ۳۴۔ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں حدیث ۳۵۔ ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے حدیث ۵۔ ابن ماجہ نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ تمہارے لیے اس میں کیا ثواب ہے فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی ان کا کیا حکم ہے فرمایا ان کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے حدیث ۶۔ صحیح بخاری میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اس کے بعد قربانی کریں گے۔ جس نے ایسا کیا اس نے ہماری (طریقہ) کو پایا اور جس نے پہلے ذبح کر لیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کر لیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکا تھے اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انھوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس بکری کا چھ ماہ کا ایک بچہ ہے فرمایا تم اسے ذبح کر لو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہ بچہ کفایت نہیں کرے گا حدیث ۷۔ امام احمد وغیرہ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے اس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر ڈالا وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھروالوں کے لیے پہلے ہی کر لیا نسک یعنی قربانی سے اس کو کچھ تعلق نہیں حدیث ۸۔ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کر لو پھر حضور نے چھری لی اور مینڈ کو لٹایا اور اسے ذبح کیا پھر نہ یا یا بسم اللہ اللہم تقبل من محمد و من اُمتہ محمد الف تو اس کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اور ان کی آل اور اُمت کی طرف سے قبول فرما



حدیث ۹۔ امام احمد ابو داؤد ابن ماجہ و دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چیت کبرے خسی کئے ہوئے ذبح کئے جب ان کا منہ قبلہ کو کیا یہ پڑھا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِذَٰلِکَ فَطَرَتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِثْلِهِۦ اِبْرٰهَیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَا حَیَّ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُتِیْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمّتِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس کو پڑھ کر ذبح فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے یہ فرمایا کہ الہی یہ میری طرف سے ہے اور میری اُمت میں اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی حدیث ۱۰۔ امام بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چیت کبرے سینگ والے کی قربانی کی انھیں اپنی دست مبارک سے ذبح کیا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا کرتے ہیں میں نے حضور کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا حدیث ۱۱۔ ترمذی میں حنظل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حضور کی طرف سے قربانی کروں لہذا میں حضور کی طرف سے قربانی کروں لہذا میں حضور کی طرف سے قربانی کرتا ہوں حدیث ۱۲۔ ابو داؤد و نسائی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یوم النحر کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس اُمت کے لیے عید بنایا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بتائے میرے پاس مینحہ کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کروں فرمایا نہیں ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈو اور اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اُسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا حدیث ۱۳۔ مسلم و ترمذی و نسائی ابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھا اور اُس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔

حدیث ۱۴۔ طبرانی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا۔ قربانی میں گائے سات کی طرف سے اونٹ سات کی طرف سے ہے حدیث ۱۵۔ ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ



مجاہد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بھیڑ کا جذع (چھ مہینے کا بچہ) سال بھر والی بکری کے قائم مقام ہے حدیث ۱۶۔ امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو حدیث ۱۷۔ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا حدیث ۱۸۔ امام احمد وغیرہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں کانا جس کا کانپن ظاہر ہو اور بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور سنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہو اور ایسا لالہ جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اسی کی مثل امام مالک و احمد و ترمذی و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و ابن عساکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حدیث ۱۹۔ امام احمد و ابن ماجہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا حدیث ۲۰۔ ترمذی و ابو داؤد و نسائی و دارمی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لیں اور اس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو اور نہ اس کی جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو نہ اس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو حدیث ۲۱۔ امام بخاری ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ میں غروف فتح فرماتے تھے مسائل فقہیہ قربانی کئی قسم کی ہے غنی اور فقیر دونوں پر واجب۔ فقیر پر واجب ہو غنی پر واجب نہ ہو۔ غنی پر واجب ہو فقیر پر واجب نہ ہو۔ دونوں پر واجب ہو اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کی منت مانی یہ کہہا کہ اللہ کے لیے مجھ پر بکری یا گائے کی قربانی کرنا ہے یا اس بکری یا اس گائے کو قربان کرنا ہے۔ فقیر پر واجب غنی پر نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ فقیر نے قربانی کے لیے جانور خریدا اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہے اور غنی اگر خریدا اس خریدنے سے قربانی اس پر واجب نہ ہوتی غنی پر واجب ہو فقیر پر نہ ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کا دھوب نہ خریدنے سے ہو نہ منت مانتے سے بلکہ خدا نے جو اسے زندہ رکھا ہے اس کے شکر یہ میں اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت کے ایما میں جو قربانی واجب ہے وہ صرف غنی پر ہے (عالمگیری) مسئلہ مسافر پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر نے قربانی کی یہ تطوع (نفل) ہے اور فقیر نے اگر نہ منت مانی ہو نہ قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہو اس کا قربانی کرنا بھی تطوع ہے (عالمگیری) مسئلہ بکری کا مالک تھا اور اس کی



قربانی کی نیت کر لی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی بعد میں نیت کر لی تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہوگی (عالمگیری) مسئلہ قربانی واجب ہونے کے شرائط یہ ہیں اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں اقامت یعنی مقیم ہونا۔ مسافر پر واجب نہیں۔ تو نگرانی یعنی مالک نصاب ہونا یہاں مالدار سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے حریت یعنی آزاد ہونا۔ جو آزاد نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہذا عبادت مالیہ اس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اس کے لیے بلوغ شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا ظاہر الردایہ ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے (رد مختار وغیرہ) مسئلہ مسافر پر اگرچہ واجب نہیں مگر نفل کے طور پر کرے تو کر سکتا ہے ثواب پائے گا۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں ان پر قربانی واجب نہیں اور مقیم ہوں تو واجب ہے جیسے کہ مکہ کے رہنے والے حج کریں تو چونکہ یہ مسافر نہیں ان پر واجب ہوگی (رد مختار و المحتار) مسئلہ شرائط کا پورا وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لیے جو وقت مقرر ہے اس کے کسی حصہ میں پایا جانا وجوب کے لیے کافی ہے مثلاً ایک شخص ابتداء وقت قربانی میں کافر تھا پھر مسلمان ہو گیا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے اس پر قربانی واجب ہے جب کہ دوسرے شرائط پائے جائیں اسی طرح اگر غلام تھا اور آزاد ہو گیا اس کے لیے بھی حکم ہے یومیں اول وقت میں مسافر تھا اور اثنائے وقت میں مقیم ہو گیا اس پر بھی قربانی واجب ہو گئی یا فقیر تھا اور وقت کے اندر مالدار ہو گیا اس پر بھی قربانی واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے قربانی واجب ہو گئی اور اس کا رکن ان مخصوص جانوروں میں کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔ قربانی کی نیت سے دوسرے جانور مثلاً مرغ کو ذبح کرنا ناجائز ہے (رد مختار) مسئلہ جو شخص دو سودرم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دو سودرم ہو وہ غنی ہے اس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ اس شخص پر دین ہے اور اس کے اموال سے دین کی مقدار مجرا کی جائے تو نصاب نہیں باقی رہتی اس پر قربانی واجب نہیں اور اگر اس کا مال یہاں



موجود نہیں ہے اور ایام قربانی گزارنے کے بعد وہ مال اُسے وصول ہوگا تو قربانی نہیں (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص کے پاس دو سو درم تھے سال پورا ہوا اور ان میں سے پانچ درم زکوٰۃ میں دیئے ایک سو پچانوے باقی رہے۔ اب قربانی کا دن آیا تو قربانی واجب ہے اور اگر اپنے ضروریات میں پانچ درم خرچ کرتا تو قربانی واجب نہ ہوتی (عالمگیری) مسئلہ مالک نصاب نے قربانی کے لیے بکری خریدی تھی وہ گم ہو گئی اور اس شخص کا مال نصاب سے کم ہو گیا اب قربانی کا دن آیا تو اس پر یہ ضرور نہیں کہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اگر وہ بکری قربانی ہی کے دنوں میں مل گئی اور یہ شخص اب بھی مالک نصاب نہیں ہے تو اس پر بکری کی قربانی واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ عورت کا مہر شوہر کے ذمہ باقی ہے اور شوہر مالدار ہے تو اس مہر کی وجہ سے عورت مالک نصاب نہیں مانی جائے گی اگرچہ مہر معجل ہو اور اگر عورت کے پاس اس کے سوا بقدر نصاب مال نہیں ہے تو عورت پر قربانی واجب نہیں ہوگی (عالمگیری) مسئلہ کسی کے پاس دو سو درم کی قیمت کا مصحف شریف (قرآن مجید) ہے اگر وہ اُسے دیکھ کر اچھی طرح تلاوت کر سکتا ہے تو اُس پر قربانی واجب نہیں چاہے اُس میں تلاوت کرتا ہو یا نہ کرتا ہو اور اگر اچھی طرح اُسے دیکھ کر تلاوت نہ کر سکتا ہو تو واجب ہے کتابوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اُس کے کام کی ہیں تو قربانی واجب نہیں ورنہ ہے (عالمگیری) مسئلہ ایک مکان جاڑے کے لیے اور ایک گرمی کے لیے یہ حاجت میں داخل ہے ان کے علاوہ اس کے پاس تیسرا مکان ہو جو حاجت سے زائد ہے اگر یہ دو سو درم کا ہے تو قربانی واجب ہے اسی طرح گرمی جاڑے کے بچھونے حاجت میں داخل ہیں اور تیسرا بچھونا جو حاجت سے زائد ہے اُس کا اعتبار ہوگا۔ غازی کے لیے دو گھوڑے حاجت میں ہیں تیسرا حاجت سے زائد ہے۔ اسلحہ غازی کی حاجت میں داخل ہیں ہاں اگر ہر قسم کے دو ہتھیار ہوں تو دوسرے کی حاجت سے زائد قرار دیا جائے گا۔ گاؤں کے زمیندار کے پاس ایک گھوڑا حاجت میں داخل ہے اور دو ہوں تو دوسرے کو زائد مانا جائے گا۔ گھر میں پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے وقت پہننے کے کپڑے اور جمعہ و عید اور دوسرے موقعوں پر پہن کر جانے کے کپڑے یہ سب حاجت میں داخل ہیں اور تین کے سوا چوتھا جوڑا اگر دو سو درم کا ہے تو قربانی واجب ہے (عالمگیری) و المختار) مسئلہ بالغ لڑکوں یا بی بی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو اُن سے اجازت حاصل کرے بغیر اُن کے کہے اگر کردی تو اُن کی طرف سے واجب ادا نہ ہوا اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے مگر کر دینا بہتر ہے (عالمگیری) مسئلہ قربانی کا حکم یہ ہے کہ اُن کے ذمہ جو قربانی واجب ہے کر لینے سے بری الذمہ ہو گیا اور اچھی نیت سے کی ہے ریا وغیرہ کی مداخلت نہیں ہے تو اللہ کے فضل سے اُمید ہے کہ



انوت میں اس کا ثواب ملے (در مختار وغیرہ) مسئلہ یہ ضرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے لہذا اگر ابتدائے وقت میں اس کا اہل نہ تھا وجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخرت میں اہل ہو گیا یعنی وجوب کے شرائط پائے گئے تو اس پر واجب ہو گئی اور اگر ابتدائے وقت میں واجب تھی اور ابھی کی نہیں اور آخر وقت میں شرائط جاتے رہے تو واجب نہ رہی (مالگیری) مسئلہ ایک شخص فقیر تھا مگر اس نے قربانی کر ڈالی اس کے بعد ابھی وقت قربانی کا باقی تھا کہ غنی ہو گیا تو اس کو پھر قربانی کرنی چاہیے کہ پہلے جو کی تھی وہ واجب نہ تھی اور اب واجب ہے بعض علماء نے فرمایا کہ وہ پہلی قربانی کافی ہے اور اگر باوجود مالک نصاب ہونے کے اس نے قربانی نہ کی اور وقت ختم ہونے کے بعد فقیر ہو گیا تو اس پر بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے یعنی وقت گزرنے کے بعد قربانی ساقط نہیں ہوگی اور اگر مالک نصاب بغیر قربانی کیے ہوئے انھیں دنوں میں مر گیا تو اس کی قربانی ساقط ہو گئی (مالگیری) مسئلہ قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کر دی یہ ناکافی ہے اس میں نیابت ہو سکتی ہے یعنی خود کرنا ضرور نہیں بلکہ دوسرے کو اجازت دے دی اس نے کر دی یہ ہو سکتا ہے (مالگیری) مسئلہ جب قربانی کے شرائط مذکورہ پائے جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ گائے کا ساتواں حصہ ہے جو واجب ہے۔ ساتویں سے کم نہیں ہوئی یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اس کی بھی قربانی نہیں ہوئی گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی نہیں ہو سکتی ہے مثلاً گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہو سکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ سب شرکار کے حصے برابر ہوں بلکہ کم و بیش بھی ہو سکتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ جس کا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو (در مختار و المختار) مسئلہ سات شخصوں نے پانچ گایوں کی قربانی کی یہ جائز ہے کہ ہر گائے میں ہر شخص کا ساتواں حصہ ہو اور آٹھ شخصوں نے پانچ یا چھ گایوں میں حصہ مساوی شرکت کی یہ ناجائز ہے کہ ہر گائے ہر ایک کا ساتویں حصہ سے کم ہے سات بکریوں کی سات شخصوں نے شریک ہو کر قربانی کی۔ یعنی ہر ایک کا ہر بکری میں ساتواں حصہ ہے استحساناً قربانی ہو جائے گی یعنی ہر ایک کی ایک ایک بکری پوری قرار دی جائیگی یومیں دو شخصوں نے دو بکریوں میں شرکت کر کے قربانی کی تو بطور استحسان ہر ایک کی قربانی ہو جائے گی (در المختار) مسئلہ شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضرور ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو کیونکہ ہو سکتا کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے۔ یہاں یہ خیال نہ کیا جائے



کہ کم و بیش ہوگا تو ہر ایک کو اس کو دوسرے کے لیے جائز کر دے گا کہ دے گا کہ اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں (اور مختار ردالمحتار) مسئلہ قربانی کا وقت دسویں ذالحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں لہذا نسیح کے دو دن ایام نحر و ایام تشریق دونوں میں اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر اور پچھلا دن یعنی تیرہویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ دسویں کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں ان میں بھی قربانی ہو سکتی ہے مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ پہلا دن یعنی دسویں تاریخ سب میں افضل ہے پھر گیارہویں اور پچھلا دن یعنی بارہویں سب میں کم درجہ ہے اور اگر تاریخوں میں شک ہو یعنی تیس کا چاند مانا گیا ہے اور اُنتیس ہونے کا بھی شبہ ہے مثلاً گمان تھا کہ اُنتیس کا چاند ہوگا مگر ابرو وغیرہ کی وجہ سے نہ دکھایا شہادتیں گزریں مگر کسی وجہ سے قبول نہ ہوئیں ایسی حالت میں دسویں کے متعلق شبہ ہے کہ شاید آج گیارہویں ہو تو بہتر یہ ہے کہ قربانی کو بارہویں تک مؤخر نہ کرے یعنی بارہویں سے پہلے کر ڈالے کیونکہ بارہویں کے متعلق تیرہویں تاریخ ہونے کا شبہ ہوگا تو یہ شبہ ہوگا کہ وقت سے بعد میں ہوئی اور اس صورت میں اگر بارہویں کو قربانی کی جس کے متعلق تیرہویں تاریخ ہونے کا شبہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت صدقہ کر ڈالے بلکہ ذبح کی ہوئی بکری اور زندہ بکری میں قیمت کا تفاوت ہو کہ زندہ کی قیمت کچھ زائد ہو تو اس زیادتی کو بھی صدقہ کر دے (عالمگیری) مسئلہ ایام نحر میں قربانی کرنا اتنی قیمت کے صدقہ کرنے سے افضل ہے کیونکہ قربانی واجب ہے یا سنت اور صدقہ کرنا تطوع محض ہے لہذا قربانی افضل ہوئی (عالمگیری) اور وجوب کی صورت میں بغیر قربانی کئے عہدہ برائیں ہو سکتا مسئلہ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے یہاں طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی ہو سکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے (عالمگیری) یعنی نماز ہو چکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے مسئلہ یہ جو شہر اور دیہات کا فرق بتایا گیا ہے یہ مقام قربانی کے لحاظ سے ہے قربانی کرنے والے کے اعتبار سے نہیں یعنی دیہات میں قربانی ہو تو وہ وقت ہے اگرچہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں ہو تو نماز کے بعد ہو



اگر چہ جس کی طرف سے قربانی ہو وہ دیہات میں ہو لہذا شہری آدمی اگر یہ چاہتا ہے کہ صبح ہی نماز سے پہلے قربانی ہو جائے تو جانور دیہات میں بھیج دے (در مختار) مسئلہ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہو گئی اور عید گاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہو سکتی ہے (در مختار رد المحتار) مسئلہ دسویں کو اگر عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کے لیے یہ ضرور ہے کہ وقت نماز جاتا ہے یعنی زوال کا وقت آجائے اب قربانی ہو سکتی ہے اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے قبل ہو سکتی ہے (در مختار) مسئلہ منی میں چونکہ عید کی نماز نہیں ہوتی لہذا وہاں جو قربانی کرنا چاہے طلوع فجر کے بعد سے کر سکتا ہے اُس کے لیے وہی حکم ہے جو دیہات کا ہے۔ کسی شہر میں اگر فتنہ کی وجہ سے نماز عید نہ ہو تو وہاں دسویں کی طلوع فجر کے بعد قربانی ہو سکتی ہے (در مختار رد المحتار) مسئلہ امام ابھی نماز میں ہی ہے اور کسی نے جانور ذبح کر لیا اگرچہ امام قعدہ میں ہو اور قدرتشہد بیٹھ چکا ہو مگر ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو قربانی نہیں ہوئی اور اگر امام نے ایک طرف سلام پھیر لیا دوسری طرف باقی تھا کہ اُس نے ذبح کر دیا قربانی ہو گئی اور بہتر یہ ہے کہ خطبہ سے جب امام فارغ ہو جائے اس وقت قربانی کی جائے (عالمگیری) مسئلہ امام نے نماز پڑھ لی اس کے بعد قربانی ہوئی پھر معلوم ہوا کہ امام نے بغیر وضو نماز پڑھا دی تو نماز کا اعادہ کیا جائے قربانی کے اعادہ کی ضرورت نہیں (در مختار) مسئلہ یہ گمان تھا کہ آج عرفہ کا دن ہے اور کسی نے زوال آفتاب کے بعد قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ عرفہ کا دن نہ تھا بلکہ دسویں تاریخ تھی تو قربانی جائز ہو گئی یہ ہیں اگر دسویں کو نماز عید سے پہلے قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ وہ دسویں نہ تھی بلکہ گیارہویں تھی تو اس کی بھی قربانی جائز ہو گئی (عالمگیری) مسئلہ نویں کے متعلق کچھ لوگوں نے گواہی دی کہ دسویں ہے اس بناء پر اسی روز نماز پڑھ کر قربانی کی پھر معلوم ہوا کہ گواہی غلط تھی وہ نویں تاریخ تھی تو نماز بھی ہو گئی اور قربانی بھی (در مختار) مسئلہ ایام خرگزہ گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اس نے نہیں کی ہے تو قربانی فوت ہو گئی اب نہیں ہو سکتی پھر اگر اُس نے قربانی کا جانور معین کر رکھا ہے مثلاً معین جانور کی قربانی کی منت مانی ہے وہ شخص غنی ہو یا فقیر ہر صورت اُسی معین جانور کو زندہ صدقہ کرے اور اگر ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ کرے اُس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر کچھ کھا لیا ہے تو جتنا کھا یا ہے اُس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر ذبح کئے ہوئے جانور کی قیمت زندہ جانور سے کچھ کم ہے تو بقینی کی ہے اُسے بھی صدقہ کرے اور فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا ہے اور قربانی کے



دن نکل گئے چونکہ اس پر بھی اسی معین جانور کی قربانی واجب ہے لہذا اس جانور کو زندہ صدقہ کر دے اور اگر ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو منیت میں مذکور ہوا یہ حکم اسی صورت میں ہے کہ قربانی ہی کے لیے خریدنا ہو اور اگر اس کے پاس پہلے سے کوئی جانور تھا اور اس نے اس کے قربانی کرنے کی نیت کر لی یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تو اس پر قربانی واجب نہ ہوئی اور غنی نے قربانی کے لیے جانور خرید لیا ہے تو وہی جانور صدقہ کر دے اور ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور نہ خریدنا ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے (در مختار رد المحتار عالمگیری) مسئلہ قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقر عید آگئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کرے یہ نہیں ہو سکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے (عالمگیری) مسئلہ جس جانور کی قربانی واجب تھی ایام سحر گزرنے کے بعد اسے بیچ ڈالا تو شتن کا صدقہ کرنا واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے قربانی کر دی جائے اور یہ نہیں بتایا کہ گائے یا بکری کس جانور کی قربانی کی جائے اور نہ قیمت بیان کی کہ اتنے کا جانور خرید کر قربانی کی جائے یہ وصیت جائز اور بکری قربان کر دینے سے وصیت پوری ہو گئی اور اگر کسی کو وکیل کیا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا اور گائے یا بکری کا تعین نہ کیا اور قیمت بھی بیان نہیں کی تو یہ وکیل صحیح نہیں (عالمگیری) مسئلہ قربانی کی منت مانی اور یہ معین نہیں کیا کہ گائے کی قربانی کرے گا یا بکری کی تو منت صحیح ہے بکری کی قربانی کر دینا کافی ہے اور بکری کی قربانی کی منت مانی تو اونٹ یا گائے قربانی کر دینے سے منت پوری ہو جائے گی منت کی قربانی میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ سارا گوشت وغیرہ صدقہ کر دے اور کچھ کھا لیا تو جتنا کھایا اس کی قیمت صدقہ کرے (عالمگیری) ❖

## قربانی کے جانور کا بیان

مسئلہ قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں اونٹ گائے - بکری ہر قسم میں اس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں۔ زاول مادہ خاصی اور غیر خاصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھیر اور دنبہ بکری میں داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے (عالمگیری) مسئلہ وحشی جانور جیسے نیل گائے اور ہرن ان کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ وحشی اور گھریلو جانور سے مل کر بچہ پیدا ہوا مثلاً ہرن اور بکری سے اس میں مال کا



اعتبار ہے یعنی اُس بچہ کی ماں بکری ہے تو جائز ہے اور بکرے اور ہرنی سے پیدا ہے تو ناجائز ہے  
 عالمگیری مسئلہ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے۔ اونٹ پانچ سال کا گائے دو سال  
 کی بکری ایک سال کی۔ اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے ہاں  
 دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دوسرے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی  
 قربانی جائز ہے (در مختار) مسئلہ بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصہ کی برابر ہو  
 تو بکری افضل ہے اور گائے کے ساتویں حصہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے یعنی  
 جب دونوں کی ایک ہی قیمت ہو اور مقدار بھی ایک ہی ہو تو جس کا گوشت اچھا ہو وہ افضل ہے اور  
 گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے اور مینڈھا بھیڑ سے اور دنبہ دُہنی  
 سے افضل ہے جب کہ دونوں کی ایک قیمت ہو اور دونوں میں گوشت برابر ہو بکری بکرے سے افضل ہے  
 مگر خسی بکری سے افضل ہے اور اُنٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جبکہ گوشت اور  
 قیمت میں برابر ہوں (در مختار رد المحتار) مسئلہ قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا  
 ساعیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں جس کے پیدائشی سینگ نہ  
 ہوں اس کی قربانی جائز ہے اور اگر سینگ تھے مگر ایک ٹوٹ گیا اور سینگ تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اس  
 سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے جس جانور میں جنون ہے اور اس حد کا ہے کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں ہے تو  
 اس کی قربانی ناجائز ہے اور اس حد کا نہیں ہے تو جائز ہے ختی یعنی جس کے خسیے نکال لیے گئے ہیں یا  
 محبوب یعنی جس کے خسیے اور عضو تناسل سب کاٹ لیے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے۔ اتنا بڑھا  
 کہ بچہ کے قابل نہ رہا یا داغ ہو یا جانور یا جس کے دودھ نہ اُترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے خارش جانور کی  
 قربانی جائز ہے جب کہ فرہ ہو اور اتنا لاغر ہو کہ ہڈی میں مغز نہ رہا تو قربانی جائز نہیں (در مختار رد المحتار عالمگیری)  
 مسئلہ بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور کان جس کا کانپن ظاہر ہو اس  
 بھی قربانی ناجائز ہے۔ اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اور لنگڑا جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جاسکے اور  
 اتنا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور جس کے کان یا دم یا چکی کٹے ہوں یعنی وہ عضو تناسل سے زیادہ کٹا ہو ان سب  
 کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تنائی یا اس سے کم کٹی ہو تو جائز ہے جس جانور کے پیدائشی کان  
 نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اُس کی ناجائز ہے اور جس کے کان چھوٹے ہوں اس کی جائز ہے جس جانور کی  
 تنائی سے زیادہ نظر جاتی رہی اس کی بھی قربانی ناجائز ہے اگر دونوں آنکھوں کی روشنی کم ہو تو اس کا پچھنا اُس  
 سے اور صرف ایک آنکھ کی کم ہو تو اُس کے پچھاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو ایک دودن بھوکا رکھا جائے پھر



اُس کو آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے جس کی روشنی کم ہے اور اچھی آنکھ کھلی رکھی جائے اور اتنی دُور چارہ کھیں جس کو جانور نہ دیکھے پھر چارہ کو نزدیک لاتے جائیں جس جگہ وہ چارے کو دیکھنے لگے وہاں نشان رکھ دیں پھر اچھی آنکھ پر پٹی باندھ دیں اور دوسری کھول دیں اور چارہ کو قریب کرتے جائیں جس جگہ اس آنکھ سے دیکھ لے یہاں بھی نشان کر دیں پھر دونوں جگہوں کی پیمائش کریں اگر یہ جگہ اس پہلی جگہ کی تہائی ہے تو معلوم ہوا کہ تہائی روشنی کم ہے اور اگر نصف ہے تو معلوم ہوا کہ بہ نسبت اچھی آنکھ کی اُس کی روشنی آدھی ہے (اب یہ در مختار عالمگیری) مسئلہ جس کے دانت نہ ہوں یا جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں اُس کی قربانی ناجائز ہے بکری میں ایک کا خشک ہونا ناجائز ہونے کے لیے کافی ہے اور گائے بھینس میں دو خشک ہوں تو ناجائز ہے جس کی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعہ اُس کا دودھ خشک کر دیا ہو اور خنثے جانور یعنی جس میں زرمادہ دونوں کی ٹانگیں ہوں اور جلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے (در مختار) مسئلہ بھیر یا دنبہ کی اُون کاٹ لی گئی ہو اس کی قربانی جائز ہے اور جس جانور کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اُس کی قربانی ناجائز ہے (عالمگیری) مسئلہ جانور کو جس وقت خرید اتھا اس وقت اس میں ایسا عیب نہ تھا جس کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے بعد میں وہ عیب پیدا ہو گیا تو اگر وہ شخص مالک نصاب ہے تو دوسرے جانور کی قربانی کرے اور مالک نصاب نہیں ہے تو اُسی کی قربانی کرے یہ اُس وقت ہے کہ اُس فقیر نے پہلے سے اپنے ذمہ قربانی واجب نہ کی ہو اور اگر اُس نے منت مانی ہے کہ بکری کی قربانی کروں گا اور منت پوری کرنے کے لیے بکری خریدی اُس وقت بکری میں ایسا عیب نہ تھا پھر پیدا ہو گیا اس صورت میں فقیر کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے (اب یہ در مختار) مسئلہ فقیر نے جس وقت جانور خرید اتھا اُسی وقت اس میں عیب تھا جس سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور وہ عیب قربانی کے وقت تک باقی رہا تو اُس کی قربانی کر سکتا ہے اور غنی عیب دار خریدے اور عیب داری کی قربانی کرے تو ناجائز ہے اور اگر عیبی جانور کو خرید اتھا اور بعد میں اُس کا عیب جاتا رہا تو غنی اور فقیر دونوں کے لیے اُس کی قربانی جائز ہے مثلاً ایسا لاغر جانور خرید جس کی قربانی ناجائز ہے اور اُس کے یہاں وہ فربہ ہو گیا تو غنی بھی اس کی قربانی کر سکتا ہے (در مختار رد المحتار) مسئلہ قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کو داجس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اُچھلنے کو دینے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا اور ذبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی (در مختار رد المحتار) مسئلہ قربانی کا جانور مر گیا تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گم ہو گیا یا چوہ ری ہو گیا اور اُس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے (در مختار)



مگر غنی نے اگر پہلے جانور کی قربانی کی تو اگرچہ اس کی قیمت دوسرے سے کم ہے کوئی حرج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اتنی رقم صدقہ کرے ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کر دیا تو اب وہ تصدق واجب نہ رہا (ردالمحتار) مسئلہ سات شخصوں نے قربانی کے لیے گائے خریدی تھی ان میں ایک کا انتقال ہو گیا اس کے ورثہ نے شرکاء سے یہ کہہ دیا کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اُس کی طرف سے قربانی کرو اور انھوں نے کر لی تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور اگر بغیر اجازت ورثہ ان شرکاء نے کی تو کسی کی نہ ہوئی (ہدایہ) مسئلہ گائے کے شرکاء میں ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوئی بلکہ اگر شرکاء میں سے کوئی غلام یا مدبر ہے جب بھی قربانی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ لوگ اگر قربانی کی نیت بھی کریں تو نیت صحیح نہیں۔ (رد مختار رد المحتار) مسئلہ شرکاء میں سے ایک کی نیت اس سال کی قربانی ہے اور باقیوں کی نیت سال کوئی کی قربانی ہے تو جس کی اس سال کی نیت ہے اُس کی قربانی صحیح ہے اور باقیوں کی نیت باطل کیونکہ سال گزشتہ کی قربانی اس سال نہیں ہو سکتی ان لوگوں کی یہ قربانی تطوع یعنی نفل ہوئی اور ان لوگوں پر لازم ہے کہ گوشت کو صدقہ کر دیں بلکہ ان کا ساتھی جس کی قربانی صحیح ہوئی ہے وہ بھی گوشت صدقہ کر دے (رد المحتار) مسئلہ قربانی کے سب شرکاء کی نیت تقرب ہو اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت نہ ہو اور یہ ضرور نہیں کہ وہ تقرب ہی قسم کا ہو مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہیں بلکہ اگر مختلف قسم کے تقرب ہیں وہ تقرب سب پر واجب ہو کسی پر واجب ہو اور کسی پر واجب نہ ہو۔ ہر صورت میں قربانی جائز ہے مثلاً دم احصار اور احرام میں شکار کرنے کی جزا اور سر منڈانے کی وجہ سے دم واجب ہوا ہو اور تمتع و قرآن کا دم کہ ان سب کے ساتھ قربانی کی شرکت ہو سکتی ہے اسی طرح قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہو سکتی ہے کہ عقیقہ بھی تقرب کی ایک صورت ہے (رد المحتار) مسئلہ تین شخصوں نے قربانی کے جانور خریدے ایک نے دس کا دوسرے نے بیس کا تیسرے نے تیس کا اور ہر ایک نے جتنے میں خریدا ہے اُس کی واجبہ قیمت بھی اتنی ہی ہے یہ تینوں جانور مل گئے یہ پتہ نہیں چلتا کہ کس کا کون سے تینوں نے یہ اتفاق کر لیا کہ ایک ایک جانور ہر شخص قربانی کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا سب کی قربانیاں ہو گئیں مگر جس نے تیس میں خریدا تھا وہ بیس روپے خیرات کرے کیونکہ ممکن ہے کہ دس روپے والے کو اُس نے قربانی کیا ہو اور جس نے بیس میں خریدا تھا وہ دس روپے خیرات کرے اور جس نے دس میں خریدا تھا اُس پر کچھ صدقہ واجب نہیں اور اگر ہر ایک نے دوسرے کو ذبح کرنے کی اجازت دے دی تو قربانی ہو جائے گی اور اس پر کچھ واجب نہ ہوگا (رد مختار) مسئلہ مستحب یہ ہے کہ قربانی کا

قربانی کے جانور میں شرکت



جانور خوب قرب اور خوبصورت اور بڑا ہوا اور بکری کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈا چٹکرا ہو جس کے خصبے کوٹ کر خصبی کر دیا ہو کہ حدیث میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے مینڈے کی قربانی کی (عالمگیری) مسئلہ ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز کر لیا جائے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کے تمام اعضاء سے روح نکل نہ جائے اس وقت تک ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں اور چمڑا نہ اتاریں اور بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو۔ اور اگر اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی حاضر ہو حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ کہ اُس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو کچھ گناہ کئے ہیں سب کی مغفرت ہو جائے گی اس پر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ یہ آپ کی آل کے لیے خاص ہے یا آپ کی آل بھی ہے اور عامہ مسلمان کے لیے بھی فرمایا کہ میری آل کے لیے خاص بھی ہے اور تمام مسلمان کے لیے عام بھی ہے (عالمگیری زلیعی شعبیہ) مسئلہ قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہیے اگر کسی مجوسی یا دوسرے مشرک سے قربانی کا جانور ذبح کرادیا تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ یہ جانور حرام و مردار ہے اور کتابی سے جانور ذبح کرنا مکروہ ہے کہ قربانی سے مقصود تقرب الی اللہ ہے اس میں کافر سے مدد نہ لی جائے بلکہ بعض ائمہ کے نزدیک اس صورت میں بھی قربانی نہیں ہوگی مگر بہار مذہب وہی پہلا ہے کہ قربانی ہو جائے گی اور مکروہ ہے (زلیعی شعبیہ) مسئلہ قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے بلکہ اُس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے۔ ایک حصہ فقراء کے لیے اور ایک حصہ دوست احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے اور کل کو صدقہ نہ دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے تین دن سے زائد اپنے گھر والوں کے کھانے کے لیے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے اگر اُس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بچوں کے لیے رکھ چھوڑے (عالمگیری) مسئلہ قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں مسئلہ قربانی اگر منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ انبیاء کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔ وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے (زلیعی) مسئلہ میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا بھی



وہی حکم ہے کہ خود کھائے۔ دوست احباب کو دے یہ ضرور نہیں کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے  
 کیونکہ گوشت اس کی ملک ہے یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اگر میت نے کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے  
 قربانی کرو یا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے (در المختار) مسئلہ قربانی کا چمڑا  
 اور اس کی جھول اور رسی اور اس کے گلے میں ہار ڈالا ہے۔ بیان سب چیزوں کو صدقہ کر دے قربانی  
 کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لا سکتا ہے یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتا ہے  
 مثلاً اس کی جانناز بنائے۔ چلنی۔ تھیلی۔ مشکیزہ۔ دسترخوان۔ ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں  
 نکلے یہ سب کر سکتا ہے (در مختار) چمڑے کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لائے اُجرت پر نہ دے  
 اور اگر اُجرت پر دے دیا تو اس اُجرت کو صدقہ کرے (در المختار) مسئلہ قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں  
 سے بدل سکتا ہے جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اُٹھایا جائے جیسے کتاب ایسی چیز سے بدل  
 نہیں سکتا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہو جیسے روٹی۔ گوشت۔ سرکہ۔ روپیہ۔ پیسہ۔ اور اگر اس نے  
 ان چیزوں کو چمڑے کے عوض میں حاصل کیا تو ان چیزوں کو صدقہ کر دے (در مختار) مسئلہ اگر قربانی کی کھال  
 کو روپے کے عوض میں بیچا مگر اس لیے نہیں کہ اس کو اپنی ذات پر بال بچوں پر صرف کرے گا بلکہ اس لئے  
 کہ اُسے صدقہ کر دے گا تو جائز ہے (عالمگیری) جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کھال ہڈیاں دینیہ میں دیا کرتے  
 ہیں اور بعض مرتبہ وہاں کھال بھینے میں وقت ہوتی ہے اُسے بیچ کر روپیہ بھیج دیتے ہیں یا کئی شخصوں کو  
 دینا ہوتا ہے اُسے بیچ کر دام ان فقرا پر تقسیم کر دیتے ہیں یہ بیع جائز ہے اس میں حرج نہیں اور حدیث  
 میں جو اس کے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد اپنے لیے بیچنا ہے مسئلہ گوشت کا بھی وہی  
 حکم ہے جو چمڑے کا ہے کہ اس کو اگر ایسی چیز کے بدلے میں بیچا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جائے  
 تو صدقہ کر دے (ہدایہ) مسئلہ قربانی کی چربی اور اس کی سرے پائے اور اُون اور دودھ جو ذبح کے  
 بعد دہا ہے ان سب کا وہی حکم ہے کہ اگر ایسی چیز اس کے عوض میں لی جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل  
 کرے گا تو اس کو صدقہ کر دے (عالمگیری) مسئلہ قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاً  
 یا ذبح کرنے والے کو اُجرت میں نہیں دے سکتا کہ اس کو اُجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے  
 (ہدایہ) مسئلہ قصاب کو اُجرت میں نہیں دیا بلکہ جیسے دوسرے مسلمانوں کو دیتا ہے اس کو بھی دیا  
 اور اُجرت اپنے پاس سے دوسری چیز دے گا تو جائز ہے مسئلہ بھیڑ کے کسی جگہ کے بال نشانی  
 کے لیے کاٹ لیے ہیں ان بالوں کو پھینک دینا یا کسی کو مہرہ کر دینا ناجائز ہے بلکہ انہیں صدقہ کرے۔  
 (عالمگیری) مسئلہ ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے کسی کام کے لیے کاٹ لینا یا اس کا



دودھ دہنا مکروہ و ممنوع ہے اور قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا اس کو اُجرت پر دینا غرض اُس سے منافع حاصل کرنا منع ہے اگر اُس نے اُون کاٹ لی یا دودھ دودھ لیا تو اُسے صدقہ کر دے اور اُجرت پر جانور کو دیا ہے تو اُجرت کو صدقہ کر دے اور اگر خود سوار ہوا یا اس پر کوئی چیز لادی تو اس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئی اتنی مقدار میں صدقہ کر دے اور مختار و املتار) مسئلہ جانور دودھ والا ہے تو اُس کے تھن پر ٹھنڈا پانی پھیر کے کہ دودھ خشک ہو جائے اگر اس سے کام نہ چلے تو جانور کو دودھ کہہ دودھ صدقہ کر دے (مالگیری) مسئلہ جانور ذبح ہو گیا تو اب اُس کے بال کو اپنے کام کے لیے کاٹ سکتا ہے اور اگر اس کے تھن میں دودھ ہے تو دودھ سکتا ہے کہ جو مقصود تھا وہ پورا ہو گیا اب یہ اس کی ملک ہے اپنے صرف میں لا سکتا ہے (مالگیری) مسئلہ قربانی کے لیے جانور خریدنا تھا قربانی کرنے سے پہلے اس کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو بھی ذبح کر ڈالا اور اگر بچہ کو بیع ڈالا تو اُس کا ثمن صدقہ کر دے اور اگر کچھ نہ کیا اور بچہ اُس کے یہاں رہا اور نہ بیع کیا اور ایام نحر گزر گئے تو اس کو زندہ صدقہ کر دے اور اگر کچھ نہ کیا اور بچہ اُس کے یہاں رہا اور قربانی کا زمانہ آ گیا یہ چاہتا ہے کہ اس سال کی قربانی میں اسی کو ذبح کر دے یہ نہیں کر سکتا اور اگر قربانی اسی کی کر دی تو دوسری قربانی پھر کر دے کہ وہ قربانی نہیں ہوئی اور وہ بچہ کو ذبح کیا ہو ا صدقہ کر دے بلکہ ذبح سے جو کچھ اس کی قیمت میں کمی ہوئی اُسے بھی صدقہ کر دے (مالگیری) مسئلہ قربانی کی اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اُسے بھی صدقہ کر دے اور اسے صرف میں لا سکتا ہے اور مرا ہوا بچہ ہو تو اُسے پھینک دے مردار ہے مسئلہ دو شخصوں نے غلطی سے یہ کیا کہ ہر ایک نے دوسرے کی قربانی کی بکری ذبح کر دی یعنی ہر ایک نے دوسرے کی بکری کو اپنی سمجھ کر قربانی کر دیا تو بکری جس کی تھی اسی کی قربانی ہوئی اور چونکہ دونوں نے ایسا کیا لہذا دونوں کی قربانیاں ہو گئیں اور اس صورت میں کسی پر تاوان نہیں بلکہ ہر ایک اپنی اپنی بکری ذبح شدہ ہے لے۔ اور فرض کرو کہ ہر ایک کو اپنی غلطی اس وقت معلوم ہوئی جب اُس بکری کو صرف کر چکا تو چونکہ ہر ایک نے دوسرے کی بکری کھا ڈالی لہذا ہر ایک دوسرے سے معاف کر لے اور اگر معافی پر راضی نہ ہوں تو چونکہ ہر ایک نے دوسرے کی بکری قربانی کا گوشت بلا اجازت کھا ڈالا گوشت کی قیمت کا تاوان لے لے اس تاوان کو صدقہ کر دے کہ قربانی کے گوشت کے معاوضہ کا یہی حکم ہے۔ یہ تمام باتیں اُس وقت ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے اس فعل پر کہ اُس نے اس کی بکری ذبح کر ڈالی راضی ہو تو جس کی بکری تھی اسی کی قربانی ہوئی اور اگر راضی نہ ہو تو بکری کی قیمت کا تاوان لے لے گا اور اس صورت میں جس نے ذبح کی اُس کی قربانی ہوئی یعنی بکری کا جب تاوان لیا تو بکری ذابح کی ہو گئی اور اس کی جانب سے قربانی ہوئی اور گوشت کا بھی یہی مالک ہوا اور مختار و املتار



مسئلہ دوسرے کی قربانی کی بکری بغیر اس کی اجازت کے قصداً ذبح کر دی اس کی دو صورتیں ہیں مالک کی طرف سے اس نے قربانی کی یا اپنی طرف سے اگر مالک کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی ہوگئی کہ وہ جانور قربانی کے لیے تھا اور قربان کر دیا گیا اس صورت میں مالک اس سے تاوان نہیں لے سکتا اور اگر اس نے اپنی طرف سے قربانی کی اور ذبح شدہ بکری کے لینے پر مالک راضی ہے تو قربانی مالک کی جانب سے ہوئی اور ذبح کی نیت کا اعتبار نہیں اور مالک اگر اس پر راضی نہیں بلکہ بکری کا تاوان لیتا ہے تو مالک کی قربانی نہیں ہوئی بلکہ ذبح کی ہوئی کہ تاوان دینے سے بکری کا مالک ہو گیا اور اس کی اپنی قربان ہوگئی (ردالمحتار) مسئلہ اگر بکری قربانی کے لیے معین نہ ہو تو بغیر اجازت مالک اگر دوسرا شخص قربانی کر دے گا تو قربانی نہ ہوگی مثلاً ایک شخص نے پانچ بکریاں خریدی تھیں اور اس کا یہ خیال تھا کہ ان میں سے ایک بکری کو قربانی کروں گا اور ان میں سے کسی کو معین نہیں کیا تھا تو دوسرا شخص مالک کی جانب سے قربانی نہیں کر سکتا اگر کرے گا تو تاوان لازم ہوگا۔ ذبح کے بعد مالک اس کی قربانی کی نیت کرے بیکار ہے یعنی اس صورت میں قربانی نہیں ہوئی (ردالمحتار) مسئلہ دوسرے کی بکری غصب کر لی اور اس کی قربانی کر لی اگر مالک نے زندہ بکری کا اس شخص سے تاوان لے لیا تو قربانی ہوگئی مگر یہ شخص گنہگار ہے اس پر توبہ و استغفار لازم ہے اور اگر مالک نے تاوان نہیں لیا بلکہ ذبح کی ہوئی بکری لی اور ذبح کرنے سے جو کچھ کمی ہوئی اس کا تاوان لیا تو قربانی نہیں ہوئی (ردالمحتار) مسئلہ اپنی بکری دوسرے کی طرف سے ذبح کر دی اس کے حکم سے ایسا کیا یا بغیر حکم بہ صورت اس کی قربانی نہیں کیونکہ اس کی طرف سے قربانی اس وقت ہو سکتی ہے جب اس کی ملک ہو (شلبیہ) مسئلہ ایک شخص کے پاس کسی کی بکری امانت کے طور پر تھی امین نے قربانی کر دی یہ قربانی صحیح نہیں نہ مالک کی طرف سے نہ امین کی طرف سے اگرچہ مالک نے امین سے اپنی بکری کا تاوان لیا ہو اسی طرح اگر کسی کا جانور اس کے پاس عاریت یا اجارہ کے طور پر ہے اور اس نے قربانی کر دیا یہ قربانی جائز نہیں مرہون کی راہن نے قربانی کی تو ہو جائے گی کہ جانور اس کی ملک ہے اور مرہون نے کیا تو اس میں اختلاف ہے (ردالمحتار) مسئلہ مولیٰ غائبہ کے جانور ایک مدت مقررہ کے بعد نیلام ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ اُسے لے لیتے ہیں اس کی قربانی جائز نہیں کیونکہ یہ جانور اس کی ملک نہیں مسئلہ دو شخصوں کے مابین ایک جانور مشترک ہے اس کی قربانی نہیں ہو سکتی کہ مشترک مال میں دونوں کا حصہ ہے ایک کا حصہ دوسرے کے پاس امانت ہے اور اگر دو جانوروں میں دو شخص برابر کے شریک ہیں ہر ایک نے ایک ایک کی قربانی کر دی دونوں کی قربانیاں ہو جائیں گی



(ردالمحتار) مسئلہ ایک شخص کے فوبال بچے ہیں اور ایک خود اُس نے دس بکریوں کی قربانی کی اور یہ نیت نہیں کی کہ کس کی طرف سے کس بکری کی قربانی ہے مگر یہ نیت ضرور ہے کہ دسوں بکریاں ہم دسوں کی طرف سے ہیں یہ قربانی جائز ہے سب کی قربانیاں ہو جائیں گی (عالمگیری) مسئلہ اپنی طرف سے اور بچوں کی طرف سے گائیں کی قربانی کی اگر وہ نابالغ ہیں تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور بالغ ہیں اور سب لڑکوں نے کہہ دیا ہے تو سب کی طرف سے صحیح ہے اور اگر انھوں نے کہا نہیں یا بعض نے نہیں کہا ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی (عالمگیری) مسئلہ بیع فاسد کے ذریعہ بکری خریدی اور قربانی کر دی یہ قربانی ہو گئی کہ بیع فاسد میں قبضہ کر لینے سے ملک ہو جاتی ہے اور بالغ کو اختیار ہے اگر اُس نے زندہ بکری کی واجبہ قیمت مشتری سے لے لی تو اب اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں اور اگر بالغ نے ذبح کی ہوئی بکری لے لی تو قربانی کرنے والا اس ذبح کی ہوئی بکری کی قیمت صدقہ کر دے (عالمگیری) مسئلہ ایک شخص نے دوسرے کو بکری تہہ کر دی موبوب لہٰذا نے اُس کی قربانی کر دی اس کے بعد واجب اپنا تہہ واپس لینا چاہتا ہے تو واپس لے سکتا ہے اور موبوب لہٰذا کی قربانی صحیح ہے اور اس کے ذمہ کچھ صدقہ کرنا بھی واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ دوسرے سے قربانی ذبح کر ائی ذبح کے بعد وہ یہ کہتا ہے میں نے قصد البسم اللہ نہیں پڑھی اس کو اس جانور کی قیمت دینی ہوگی پھر اگر قربانی کا وقت باقی ہے تو اس قیمت سے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اس کا صدقہ کرے خود نہ کھائے اور وقت باقی نہ ہو تو اس قیمت کو صدقہ کر دے (عالمگیری) مسئلہ تین شخصوں نے تین بکریاں قربانی کے لیے خریدیں پھر یہ بکریاں مل گئیں تپہ نہیں چلتا کہ کس کی کونسی بکری ہے اس صورت میں یہ کہنا چاہیے کہ ہر ایک دوسرے کو ذبح کرنے کا وکیل کر دے سب کی قربانیاں ہو جائیں گی کہ اس نے اپنی بکری ذبح کی جب بھی جائز ہے اور دوسرے کی ذبح کی جب بھی جائز ہے کہ یہ اُس کا وکیل ہے (عالمگیری) مسئلہ دوسرے سے ذبح کرایا اور خود اپنا ہاتھ بھی پھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجب ہے ایک نے بھی قصد اچھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضرورت دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا (ردالمحتار) مسئلہ قربانی کے لیے گائے خریدی پھر اس میں کچھ شخصوں کو شریک کر لیا سب کی قربانیاں ہو جائیں گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر خریدنے ہی کے وقت اس کا یہ ارادہ تھا کہ اس میں دوسرے کو شریک کروں گا تو مکروہ نہیں اور اگر خریدنے سے پہلے ہی شرکت کر لی جائے تو یہ سب سے بہتر اور اگر غیر مالک نصاب نے قربانی کے لیے گائے خریدی تو خریدنے سے ہی اُس پر اس گائے کی قربانی واجب ہو گئی اب وہ دوسرے کو شریک نہیں کر سکتا



مالگیری) مسئلہ پانچ شخصوں نے قربانی کے لیے گائے خریدی ایک شخص آتا ہے وہ یہ کہتا ہے مجھے بھی اس میں شریک کر لو چار نے منظور کر لیا اور ایک نے انکار کیا اس گائے کی قربانی ہوئی سب کی طرف سے جائز ہو گئی کیونکہ یہ چھٹا شخص ان چاروں کا شریک ہے اور ان میں ہر ایک کا ساتویں حصہ سے زیادہ ہے اور گوشت یوں تقسیم ہو گا کہ پانچواں حصہ اُس کا ہے جس نے شرکت سے انکار کیا باقی چار حصوں کو یہ پانچوں برابر بانٹ لیں یا یوں کر دو کہ پچیس حصے کر کے اس کو پانچ حصے دو جس نے شرکت سے انکار کیا ہے یا قبول کو چار چار حصے (مالگیری) مسئلہ قربانی کے لیے بکری خریدی اور قربان کر دیا پھر معلوم ہوا کہ بکری میں عیب ہے مگر ایسا عیب نہیں جس کی قربانی نہ ہو سکے اس کو اختیار ہے کہ اس کی وجہ سے جو کچھ قیمت میں کمی ہو سکتی ہے وہ بائع سے واپس لے اور اس کا صدقہ کرنا اُس پر واجب نہیں اور اگر بائع کہتا ہے کہ میں ذبح کی ہوئی بکری لوں گا اور من واپس کر دوں گا تو مشتری اس من کو صدقہ کر دے صرف اتنا حصہ جو عیب کی وجہ سے کم ہو سکتا ہے اس کو رکھ سکتا ہے (مالگیری) مسئلہ قربانی کی ذبح کی ہوئی بکری غصب کر لی۔ غاصب سے اس کا تاوان لے سکتا ہے مگر اس تاوان کو صدقہ کرنا ضروری ہے کہ یہ اُس قربانی کا معاوضہ ہے (مالگیری) مسئلہ مالک نصاب نے قربانی کی منت مانی۔ تو اُس کے ذمہ دو قربانیاں واجب ہو گئیں ایک وہ جو غنی پر واجب ہوتی ہے اور ایک منت کی وجہ سے۔ دو یا دو سے زیادہ قربانیوں کی منت مانی تو جتنی قربانیوں کی منت ہے سب واجب ہیں (در مختار رد المحتار) مسئلہ ایک سے زیادہ قربانی کی سب قربانیاں جائز ہیں ایک واجب باقی نفل اور اگر ایک پوری گائے قربانی کی تو پوری سے واجب ہی ادا ہو گا یہ نہیں کہ ساتواں حصہ واجب ہو باقی نفل (در مختار رد المحتار) تنبیہ قربانی کے مسائل تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکے ہیں اب مختصر طور پر اس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ عوام کے لیے آسانی ہو۔ قربانی کا جانور اُن شرائط کے موافق ہو جو مذکور ہوئیں یعنی جو اس کی عمر بتائی گئی ہے اُس سے کم نہ ہو اور اُن عیوب سے پاک جو جن کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور بہتر یہ کہ عمدہ اور فریب ہو۔ قربانی سے پہلے اُسے چارہ پانی دیدیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کریں اور پہلے سے چھری تیز کر لیں ایسا نہ کریں کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور کہ بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منہ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اُس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے اِنِّی دَجَّهْتُ وَجَّهَیْ لِذَلِیْ قُطْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا ذَمًا اَفَامِنَ الْمَشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحِیَّاتِیْ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهُ وَبِذَٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَفَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ دَمِیْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اے پرہیزگار



ذبح کر دے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ  
 خَلِيْلِكَ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْنِہِ السَّلَامُ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اِس طرح ذبح کرے کہ  
 چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے  
 ٹھہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے یعنی سب تک اُس کی  
 رُو ح بالکل نہ نکل جائے اُس کے نہ پاؤں وغیرہ کاٹیں نہ کھال اتاریں اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح  
 کرتا ہے تو متنی کی جگہ من کے بعد اس کا نام لے اور اگر وہ مشترک جانور ہے جیسے گائے اونٹ تو  
 وزن سے گوشت تقسیم کیا جائے محض تخمینہ سے تقسیم نہ کریں پھر اس گوشت کے تین حصے کر کے ایک حصہ  
 فقراء پر تصدق کرے اور ایک حصہ دوست و احباب کے یہاں بھیجے اور ایک اپنے گھر والوں کے لیے رکھے  
 اور اس میں سے خود بھی کچھ کھائے اور اگر اہل و عیال زیادہ ہوں تو تہائی سے زیادہ بلکہ کل گوشت بھی گھر کے  
 صرف میں لاسکتا ہے اور قربانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لیے  
 دے دے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دیدے یا کسی فقیر کو دے دے۔ بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا  
 ہے اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو بلکہ اعانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں بھرا لائق میں مذکور ہے کہ  
 قربانی کرنے والا بقر عید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے اس سے پہلے کوئی دوسری چیز نہ  
 کھائے یہ مستحب ہے اس کے خلاف کہے جب بھی حرج نہیں فائدہ کا احادیث سے ثابت ہے  
 کہ سید عالم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امت مرحومہ کی طرف سے قربانی کی یہ حضور کے پیشوا  
 الطاف ہیں سے ایک خاص کرم ہے کہ اس موقع پر بھی امت کا خیال فرمایا اور جو لوگ قربانی نہ کر سکے ان کی  
 طرف سے خود ہی قربانی ادا فرمائی۔ یہ شبہ کہ ایک مینڈھا ان سب کی طرف سے کیونکر ہو سکتا ہے یا ہو لوگ  
 ابھی پیدا ہی نہ ہوئے ان کی قربانی کیونکر ہوئی اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 خصائص سے ہے جس طرح حضور نے چھ ماہ کے بکری کے بچہ کی قربانی ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے  
 جائز فرمادی اور ان کے لیے اس کی ممانعت کر دی۔ اسی طرح اس میں خود حضور کی خصوصیت ہے کہنا یہ ہے  
 کہ جب حضور نے امت کی طرف سے قربانی کی تو جو مسلمان صاحب استطاعت ہو اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے نام کی ایک قربانی کرے تو زے قسمت اور بہتر سینگ والا مینڈھا ہے جس کی سیاحت میں  
 سفیدی کی بھی آئینہ نش ہو جیسے مینڈھے کی خود حضور اکرم نے قربانی فرمائی۔



## عقیدہ کا بیان

اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں: حدیث ۱۔ امام بخاری سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ عقیدہ ہے اُس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے اذیت کو دور کرو۔ یعنی اس کا سر مونڈاؤ حدیث ۲۔ ابوداؤد ترمذی و نسائی نے ام کرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک۔ اس میں حرج نہیں کہ نہ ہوں یا مادہ حدیث ۳۔ امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی سمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکا اپنے عقیدہ میں گروی ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اُس کا نام رکھا جائے اور سر مونڈا جائے گروی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا۔ جب تک عقیدہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا بچہ کی سلامتی اور اُس کی نشو و نما اور اُس میں اچھے اوصاف ہونا عقیدہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ حدیث ۴۔ ترمذی نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عقیدہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ اس کا طمہ اس کا سر مونڈاؤ اور بال کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ ہم نے بالوں کا وزن کیا تو ایک درم یا کچھ کم تھے حدیث ۵۔ ابوداؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیدہ کیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو مینڈھے حدیث ۶۔ ابوداؤد و بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب ہم کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کرتا اور اُس کا خون بچہ کے سر پر پوت دیتا اب جب کہ اسلام آیا تو ساتویں دن ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچہ کا سر منڈاتے ہیں اور سر پر زعفران لگا دیتے ہیں حدیث ۷۔ ابوداؤد و ترمذی ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے کان میں جو اذان کہی جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے حدیث ۸۔ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے حضور اُن کے لیے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک کرتے یعنی کوئی چیز مثلاً کھجور چبا کر اُس بچہ کے تالو میں لگا



دیتے ہیں کہ سب سے پہلے اُس کے شکم میں حضور کا لعاب دہن پہنچے حدیث ۹۔ بخاری و مسلم  
حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ ہی میں ہجرت سے قبل میرے پیٹ میں تھے بعد ہجرت قبا میں یہ پیدا  
ہوئے ہیں ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی۔ اور حضور کی گود میں ان کو  
رکھ دیا پھر حضور نے کھجور منگائی اور چبا کر ان کے منہ میں ڈال دی اور ان کے سینے دھائے برکت  
کی اور بعد ہجرت مسلمان مہاجرین کے یہاں یہ سب سے پہلے پتہ میں مسائل فقہیہ بچہ پیدا  
ہونے کے شکر یہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک عقیقہ  
مباح و مستحب ہے یہ جو بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ عقیقہ سنت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ سنت  
مؤکدہ نہیں ورنہ جب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فعل سے اس کا ثبوت موجود ہے تو  
مطلقاً اس کی سنت سے انکار صحیح نہیں بعض کتابوں میں یہ آیا ہے کہ قربانی سے یہ منسوخ  
ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کا وجوب منسوخ ہے جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ زکاة نے  
حقوق مالیہ کو منسوخ کر دیا یعنی ان کی فرضیت منسوخ ہو گئی جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس  
کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے اذان کہنے سے انشاء اللہ تعالیٰ بلائیں دور ہو جائیں گی بہتر  
یہ ہے کہ دہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے بہت لوگوں  
میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو  
نہیں کہتے یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان و اقامت کہی جائے۔ ساتویں دن اُس کا نام  
رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے اور بالوں کو وزن  
کر کے اتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے مسئلہ ہندوستان میں عموماً بچہ پیدا ہونے پر چٹھی  
کی جاتی ہے بعض لوگوں میں اس موقع پر نابھڑے رسمیں برتی جاتی ہیں مثلاً عورتوں کا گانا بجانا  
ایسی باتوں سے بچنا اور ان کو چھوڑنا ضروری و لازم ہے بلکہ مسلمانوں کو وہ کرنا چاہیے جو کہ  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول و فعل سے ثابت ہے عقیقہ سے بہت زائد رسوم  
میں صرت کر دیتے ہیں اور عقیقہ نہیں کرتے عقیقہ کریں تو سنت بھی ادا ہو جائے اور مہمانوں کے  
کھلانے کے لیے گوشت بھی ہو جائے مسئلہ بچہ کا اچھا نام رکھا جائے ہندوستان میں بہت  
لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا ان کے بُرے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں  
انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دین کے نام



پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شامل حال ہو **مسئلہ** عبد اللہ و عبد الرحمن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبد الرحمن اُس شخص کو بہت سے لوگ رحمن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمن کہنا حرام ہے اسی طرح عبد الخالق کو خالق اور عبد المعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں (عالمگیری) **مسئلہ** محمد بہت پیارا نام ہے اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا یہ نام ہو اور پکارنے کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے اور ہندوستان میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی برکت بھی ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے **مسئلہ** مردہ بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام رکھنے کی ضرورت نہیں بغیر نام اس کو دفن کر دیں اور زندہ پیدا ہوا تو اس کا نام رکھا جائے اگر چہ پیدا ہو کر مر جائے **مسئلہ** عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اُس دن کو یاد رکھیں اُس سے ایک دن پہلے والا جب آئے وہ ساتواں ہوگا مثلاً جمعہ کو پیدا ہوا تو ساتواں دن جمعہ ہوگا پہلی صورت میں جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس صورت میں عقیقہ کرے گا اُس میں ساتویں کا حساب ضرور آئے گا **مسئلہ** لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں زبانا اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے اور لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حرج نہیں اور عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ **مسئلہ** گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے جس کا ذکر قربانی میں گزرا **مسئلہ** بچہ کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زعفران پیس کہ لگا دینا بہتر ہے **مسئلہ** عقیقہ کا جانور

۱۵ چودہ اور اکیس وغیرہ امام شافعی کا مذہب ہے۔ اکیس کے بعد مستحب بھی باقی نہیں رہتا ۱۲ میزان۔ شرح سفر السعادتہ تقریر کیا

(وغیرہ)



انہیں شرائک کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے اُس کا گوشت فقراء اور عزیز  
اقرب دوست و احباب کو کچا تقسیم کر دیا جائے یا اُن کے بطور ضیافت و دعوت کھلایا جائے  
یہ سب صورتیں جائز ہیں مسئلہ بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں کے گوشت  
اُتار لیا جائے یہ بچہ کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈی نہ توڑ کر گوشت بنایا جائے اس میں  
بھی حرج نہیں گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکا یا جائے تو بچہ کے اخلاق اچھے  
ہونے کی فال ہے مسئلہ بعض کا یہ قول ہے کہ سری پائے حجام کو اور ایک ران دائی کو دیں  
باقی گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ فقرا کا ایک احباب کا اور ایک حصہ گھروالے کھائیں۔  
مسئلہ عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی  
نانا نانی نہ کھائیں یہ غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں مسئلہ بڑے کے عقیقہ میں دو بکریوں کی  
جگہ ایک ہی بکری کسی نے کی تو یہ بھی جائز ہے ایک حدیث میں بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے  
کہ عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح ہوا مسئلہ اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے  
کہ اپنے صرف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے  
مسئلہ عقیقہ میں جانور ذبح کرتے وقت ایک دعا پڑھی جاتی ہے۔ اُسے پڑھ سکتے ہیں اور  
یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھے بھی ذبح کرنے سے عقیقہ ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قد تم هذا الجزء بحمد الله تعالى وسبحانه وصلى الله  
على افضل خلقه محمد وآله وصحبه وآبائهم وحزبه  
اجمعين والحمد لله رب العلمين واخا الفقير ابو العلام محمد  
امجد على الاعظمى عفى عنه

محسن الکریم عبد الکریم بن محمد

طابع و ناشر: شیخ نیاز احمد ————— مطبع: علمی پرنٹنگ پریس لاہور







